اسلام کی عدالت میں فتنۂ قادیانیت

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر قیوم نقشبندی

اسلام کی عدالت میں فتنہ قادیانیت

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر قیوم نقشبندی

قال اللّٰہ تبارک وتعالٰی جلّ شانہٗ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب ۴۰)

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت ختم کرنے والے) ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

أنا خاتم النبیین ولا نبی بعدی (الحدیث)

میں (سلسلہ نبوت میں) آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

عقیدہ ختم نبوت:

رب کائنات نے جب گلشن ہستی کو آباد کیا تو اس میں ہنگامہ زندگی برپا کرنے کے لئے اپنی سب سے احسن تخلیق انسان کو اس میں بسایا اور اس کے ساتھ ساتھ انسانوں کی تعلیم وتربیت اور رشد وہدایت کے لئے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا۔ یہ گراں قدر ہستیاں مختلف اوقات میں مختلف ادوار میں مختلف مقامات پر تشریف لاتی رہیں اور انسانیت کی رہبری کا فریضہ سرانجام دیتی رہیں۔ نبوت کا یہ سلسلہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور سیدالبشر جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگیا۔ اس بزم گیتی میں سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آدم علیہ السلام سے پہلے کوئی نبی نہیں اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ دین اسلام میں اس عقیدہ کو عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ دین اسلام کی رفیع الشان عمارت اسی عقیدہ کی بنیاد پر کھڑی ہے۔ دین اسلام کا مرکز ومحور یہی عقیدہ ہے اور دین اسلام کی روح وجان یہی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ میں معمولی سی لچک یا جھول انسان کو ایمان کی رفعتوں سے گرا کر کفر کی پستیوں میں پٹخ دیتی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اس اہمیت وحیثیت کا حامل ہے کہ قرآن مجید ایک سو مرتبہ خاتم

النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا اعلان کر رہا ہے اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو سو دس مرتبہ سے زائد اپنی زبانِ نبوت سے اس عقیدہ کی حقانیت پر گواہی دے رہے ہیں۔

اب ہم قرآن پاک کی چند آیات بینات سے مسئلہ نبوت ثابت کرتے ہیں۔

اعلان ختم نبوت:

اللہ رب العزت اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تخت ختم نبوت پر بٹھا کر آپ کے سر اقدس پر تاج ختم نبوت سجا کر اور کائنات کی فضاؤں میں ''لا نبی بعدی'' کا پرچم لہرا کر آپ کی ختم نبوت کا اعلان یوں کر رہے ہیں۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب ۴۰)

نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا۔

جب ہم مندرجہ بالا آیت کے الفاظ کی گہرائی میں جاتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ زبان عرب میں خاتَم یا خاتِم کا لفظ جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنی آخری اور ختم کرنے والا ہی ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی معنی نہیں ملتے۔ جیسا کہ عربی زبان کی سب سے ضخیم اور سب سے مستند لغت کی کتاب ''لسان العرب'' میں لکھا ہے۔

ختام القوم و خاتمهم و خاتمهم ختام القوم خاتم القوم (ت کے زیر سے) اور خاتم القوم آخرهم

لغت کی مشہور کتاب ''تاج العروس'' میں ہے کہ

ومن اسمائه علیه السلام الخاتمه والخاتم وهوالذی ختم النبوة بمجیئه اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں میں سے خاتِم اور خاتَم ہے۔ اور وہ ذات اقدس جس نے آ کر نبوت ختم کر دی۔

خاتم کا مادہ ختم ہے۔ ختم کے لغوی معنی کسی چیز کو اس طرح بند کرنے کے ہیں کہ نہ اس کے اندر کی چیز باہر

نکل سکے اور نہ باہر کی چیز اس کے اندر جا سکے۔اس کے دوسرے معنی کسی چیز کو بند کر کے اس پر مہر لگانے کے ہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ اس کے اندر سے نہ کوئی چیز باہر نکل سکتی ہے اور نہ کوئی باہر کی چیز اس کے اندر جا سکتی ہے۔حضور خاتم الانبیاء ﷺ صحابہ کرام محدثین مفسرین اور اکابرین امت نے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے کیے ہیں کہ جن کے بعد اور کوئی نبی پیدا نہ ہو۔

تکمیل دین:

عرفات کا وسیع و عریض میدان تھا حجۃ الوداع کا مبارک موقعہ تھا جمعہ کا دن تھا ختم نبوت کے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پروانے جمع تھے۔نبیوں کے سردار ختم نبوت کے تاجدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان پروانوں کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے اور تاریخ میں انقلاب برپا کر دینے والا خطاب فرما رہے تھے۔انسانیت کو دستور حیات عطا کر رہے تھے کہ ملائکہ کے سردار اور وحی کے پیامبر جناب جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر حاضر ہو جاتے ہیں۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی

ورضیت لکم الاسلام دیناه

یہ آیت کریمہ اس بات کا اعلان تھا کہ دین اسلام ظاہری' باطنی' صوری' معنوی ہر لحاظ سے مکمل ہو چکا نبوت کی نعمت پوری ہو چکی قانون و شریعت کے معاملات طے ہو چکے عقائد' اعمال' اخلاق' حکومت' سیاست' مکروہات و مستحبات اور حرام و حلال کے اصول بن چکے۔تاریخ انبیاء شاہد ہے کہ جب بھی کوئی نیا دین آیا اسے کوئی نیا نبی لے کر آیا۔اب تکمیل دین کی وجہ سے کوئی نیا دین نہیں آتا تو کوئی نیا نبی بھی نہیں آئے گا۔اس لئے تکمیل نبوت کے ساتھ تکمیل دین بھی ہو گئی لہٰذا نبوت و رسالت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ختم' دین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم' شریعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ختم' سلسلہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ختم' آسمانی کتب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ختم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین خاتم الادیان' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت خاتم الشرائع' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب خاتم الکتب' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد خاتم المساجد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ختم نبوت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

عالمگیر نبوت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل تشریف لانے والے سارے نبیوں کی نبوتیں محدود علاقے' محدود وقت اور محدود انسانوں کے لئے تھیں۔ کوئی نبی ایک گاؤں کے لئے نبی بن کر آیا' کوئی ایک قصبہ کے لئے بن کر آیا' کوئی ایک شہر کے لئے نبی بن کر آیا اور کوئی ایک ملک کے لئے نبی بن کر آیا۔ لیکن جب آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دریتیم جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری آئی تو رب کائنات نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ئنات کا تعارف یوں کرایا۔

قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

نبوت محمدی کا دامن ساری کائنات کی وسعتوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ نبوت محمدی کا بحر بیکراں زمان و مکان کی قیود سے بالاتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ہر زماں کے لئے' ہر مکاں کے لئے' ہر جہاں کے لئے اور ہر انسان کے لئے! کوئی رنگت کوئی زبان' کوئی قومیت اور کوئی وطن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالمگیر نبوت سے مستثنیٰ نہیں۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں ہر گورے کے لئے' ہر کالے کے لئے' ہر عجمی کے لئے' ہر عربی کے لئے' مشرق سے مغرب تک' شمال سے جنوب تک' تحت الثریٰ سے ثریا تک اور فرش سے عرش تک۔ غرضیکہ جہاں تک خدا کی خدائی ہے وہاں تک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصطفائی ہے۔

نبوت محمدی کا آفتاب عالمتاب:

یایھا النبی انا ارسلنک شاھداً ومبشراً ونذیرا وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراہ

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراجاً منیرا کے دلنواز نام سے پکارا ہے' یعنی روشنی دینے والا سورج۔ اس دلکش اور روح پرور نام سے مندرجہ ذیل دلنشیں حقائق ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ جس طرح مادی سورج اپنے خالق کے بتائے ہوئے مقررہ راستہ پر حرکت کرتا ہے اور اپنی راہ سے نہیں بھٹکتا ورنہ کائنات کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ اسی طرح ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مالک کے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر گامزن رہے اور حق کا نور بکھیرتے رہے۔ نعوذ باللہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذرا بھی اپنے راستہ سے ہٹ جاتے تو کائنات میں مایوسی' ہولناکی اور کفر و ضلالت کے سائے پھیل جاتے۔

۲۔ جس طرح سورج یوم آخر تک اس کائنات کو اپنی نورانی شعاعوں سے منور کرتا رہے گا اسی طرح نبوت

کا آفتاب بھی قیامت تک اپنی ضیاء پاشیاں کرتا رہے گا اور منزل کی تلاش میں سرگرداں مسافروں کو منزل تک پہنچاتا رہے گا اور ان کے قلب و نظر کو نور ایمان بخشتا رہے گا۔

۳۔ اگر سورج نہ ہوتا تو نہ قوس و قزح کے رنگ ہوتے نہ چمکتے ہوئے ستارے اور دمکتا ہوا مہتاب ہوتا نہ آسمان سے بارش کا مصفا پانی برستا' نہ گلستان میں بہار آتی' نہ پھل ہوتے نہ سبزیاں نہ درخت ہوتے نہ مہکتے پھول نہ ہی حیوانات ہوتے اور نہ ہی انسانات۔ المختصر ثابت یہ ہوا کہ سورج پر انسانی حیات کا دارومدار ہے۔ اگر سورج کا وجود نہ ہوتو انسانی زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

آؤ' اہل دنیا! اپنے خالق و مالک کی بات بھی سن لو کہ مادی سورج کا مالک اپنے "سراجاً منیرا" کے بارے میں کسی اہم بات سے تمہارے کانوں کو نواز رہا ہے۔

حدیث قدسی ہے!

لولاک لما خلقت الافلاک' لولاک لما خلقت الجنۃ لولاک خلقت النار۔ (اے میرے چہیتے اور لاڈلے رسول) اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو نہ زمین و آسمان ہوتے اور نہ کوئی مخلوق نہ جنت و جہنم پیدا ہوتے۔

ذرا ایک فرق ذہن نشین کر لیجئے کہ رب العزت نے فرمادیا کہ اگر یہ "سراجاً منیرا" نہ ہوتا تو یہ مادی سورج بھی نہ ہوتا یہ مادی سورج جس کی روشنی میں ہم اپنی زندگی کا سفر طے کر رہے ہیں اس سورج کو بھی روشنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے طفیل ملی ہے۔ جس طرح ہندوستان' پاکستان' افغانستان' ایران' یونان' جاپان' مصر' روس' امریکہ' افریقہ' مشرق' مغرب' شمال' جنوب کو روشن کرنے کے لئے صرف ایک ہی سراجاً منیرا ہے۔ جس کی روشنی سے دلوں سے کفر و ذلالت کے اندھیرے کافور ہو جاتے ہیں۔ مادی سورج اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے سورج میں ایک نمایاں فرق ہے۔ مادی سورج طلوع ہوتا ہے اور چند گھنٹے روشن رہنے کے بعد شام کو غروب ہو جاتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا سورج قیامت تک غروب نہیں ہوگا۔ مادی سورج کو گرہن لگ جاتا ہے اور اس کی روشنی میں کمی واقع ہو جاتی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سورج کو نہ کبھی گرہن لگا ہے اور نہ قیامت تک لگے گا اور نہ ہی اس کی رخشندگی میں فرق پڑے گا۔

معیار حق:

قد جاء کم من اللہ نورٌ وکتبٌ مبین ٥

تمہارے پاس آئی اللہ کی طرف سے روشنی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور کتاب مبین (یعنی قرآن مجید)

یہاں روشنی سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشن شخصیت اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔

نبی خاتم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل جن انبیائے کرام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے ان میں سے آج کوئی بھی آسمانی کتاب اور صحیفہ اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں۔ ساری کتب اور صحائف دشمنان اسلام کے سفاک ہاتھوں سے تحریف وتبدیل کا شکار ہو گئے۔ لیکن آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی آخری کتاب کی حفاظت کا ذمہ رب ذوالجلال نے خود اٹھالیا اور انسانیت کی راہنمائی کے لئے یہ کتاب قیامت تک اپنی حقیقی حالت میں موجود رہے گی۔ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے مبعوث ہونے والے سارے نبیوں میں سے کسی بھی نبی کی تعلیمات اور سیرت مکمل طور پر موجود اور دستیاب نہیں۔ اکثریت کا تو نام ہی معلوم نہیں صرف چند مشہور انبیائے کرام کی زندگی کے بارے میں چند اوراق مطالعہ کے لئے مل جاتے ہیں۔ لیکن خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اور تعلیمات کا ہر جز اور ہر پہلو اپنی پوری درخشانی اور دلکشی کے ساتھ زندہ وتابندہ ہے اور روز آخر تک انسانیت کے مطلع حیات پر سیرت مصطفیٰ کا آفتاب اپنی ضوفشانیاں کرتا رہے گا اور انسانیت کے چہرے کو ضیاء بخشتا رہے گا۔ کیونکہ قرآن آخری کتاب اور صاحب قرآن آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس لئے خدائے رحیم وکریم نے قرآن مجید اور صاحب قرآن کی سیرت کی محفوظ ومامون کرلیا اور رہتی دنیا تک آنے والے جن وانس کو مخاطب کر کے یہ اعلان کر دیا۔

قد جاء کم من اللہ نورٌ وکتبٌ مبین ٥ (القرآن)

اور خود خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں موجود اور آئندہ آنے والے انسانوں کو مخاطب کر کے رشد وہدایت کا یہ سرٹیفکیٹ عطا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ جب تک ان کو تھام رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے وہ دو چیزیں اللہ کا قرآن اور میری سنت ہے"

الحمد للہ آج انسانیت کے پاس اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب اللہ کے نبی خاتم کی سنت مطہرہ اور اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ رہبری اور راہنمائی کے لئے موجود ہے۔اس لئے انسانیت کو قطعاً کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

کتاب اللہ کے ساتھ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دم ہر وقت ہماری رہبری و راہنمائی کے لئے چراغ فروزاں کئے ہوئے ہیں۔آیئے اب ہم احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت ثابت کرتے ہیں۔یوں تو سینکڑوں احادیث مسئلہ ختم نبوت پر دلالت کرتے ہوئے سورج سے بڑھ کر روشن وجود لئے ہوئے موجود ہیں۔لیکن اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے بطور نمونہ چند احادیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

آخری نبی ﷺ آخری اُمت:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو۔(ابن ماجہ)

پیدائش میں اول بعثت میں آخر:

میں پیدائش میں سب سے پہلے ہوں اور بعثت میں سب سے آخری ہوں (کنز العمال جلد (6) ص (113) ابن کثیر جلد (8) ص (89)

ازلی فیصلہ:

فرمایا رسول برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "میں اللہ تعالی کے ہاں اس وقت آخری نبی لکھا ہوا تھا جب کہ آدم علیہ السلام گندھی ہوئی مٹی کی حالت میں تھے (مشکوۃ شریف باب فضائل سید المرسلین)

آخری نبی ﷺ آخری مسجد:

میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد خاتم المساجد (مسلم)

نبوت کے آخری تاجدار:

آدم علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا انبیاء میں سے آپ کے آخر الاولاد ہیں (رواہ ابن عساکر)

تکمیل نبوت:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آ جائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نیا نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو (بخاری و مسلم)

ابتدائے نبوت و انتہائے نبوت:

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب انبیاء میں پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں (ابن عساکر)

نبوت کے محل کی آخری اینٹ:

نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی سی ہے کہ جس طرح ایک عمارت نہایت خوبصورتی سے بنائی گئی ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ لوگ اس محل کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے ہیں اور حیران ہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی۔ سو میں وہ اینٹ ہوں جس نے اس خالی جگہ کو پر کر دیا۔ پورا ہوگیا میری ذات کے ساتھ نبوت کا محل اور اسی طرح ختم ہوگیا میری ذات پر رسولوں کا سلسلہ ایک اور روایت میں ہے کہ نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں (بخاری، مسلم مشکوٰۃ)

دین اسلام اور نبی محمد ﷺ:

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث کے ذیل میں سوال قبر کے بارے میں روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (منکر نکیر کے جواب میں) مسلمان کہے گا کہ میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ منکر نکیر یہ سن کر کہیں گے کہ تو نے سچ کہا (منقول از در منثور ص (165) جلد 4)

ہر زمان اور ہر انسان کا نبی ﷺ:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس شخص کا بھی رسول ہوں جس کو میں زندگی میں پالوں اور اس شخص کا بھی جو میرے بعد پیدا ہوگا (کنز العمال خصائص کبریٰ)

تیس جھوٹے دجال:

حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قریب ہے میری امت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ (صحیح مسلم)

کلمہ طیبہ اور دلیل ختم نبوت:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کلمہ طیبہ کے دو حصے ہیں۔

۱) لا الہ الا اللہ ۲) محمد رسول اللہ

پہلے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی گئی ہے اور دوسرے حصہ میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالمگیر نبوت و رسالت کا ذکر ہے۔

پہلے حصہ کے حروف بارہ ہیں۔ اور دوسرے حصہ کے حروف بھی بارہ۔ پہلے حصہ میں کوئی نقطہ نہیں اور دوسرے حصہ میں بھی کوئی نقطہ نہیں۔ جو پہلے حصہ کے حروف میں تبدیلی کرے وہ بھی کافر اور جو دوسرے حصہ میں کوئی نقطہ لگائے وہ بھی کافر۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو حکم دینا ہوتا تو "یا" جو عربی زبان میں خطاب کے لئے آتا ہے سے خطاب کر کے نبی کا نام لے کر حکم دیا جاتا تھا۔ مثلاً قرآن مجید میں یا آدم، یا نوح، یا ابراہیم، یا موسیٰ، یا عیسیٰ۔ مالک کائنات اپنے بھیجے ہوئے انبیائے کرام سے اسی طرح خطاب فرماتے رہے لیکن جب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو سارے قرآن مجید میں تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہیں بھی "یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کہہ کر خطاب نہیں فرمایا۔ بلکہ سید المرسلین کو **یاایھا النبی** اور **یاایھا الرسول** سے خطاب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں کہیں بھی **یا ایھا النبی** اور **یاایھا الرسول** نہیں فرمایا کہ ان کے بعد نبی اور رسول آنے تھے۔ لیکن جس ذات اقدس کے بعد کوئی اور نبی و رسول پیدا نہیں ہونا تھا اسے **یاایھا النبی** اور **یاایھا الرسول** کے خطاب سے نوازا گیا۔ لہٰذا کلمہ طیبہ سے ثابت ہوا کہ جس طرح اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں۔ ربوبیت اللہ

پر ختم ہے اور نبوت و رسالت رسول اللہ پہ ختم ہے۔ خدا کے سوا جو خدائی کا دعویٰ کرے وہ فرعون نمرود اور شداد ہے اور جو انہیں رب مانے وہ مشرک فی الربوبیت ہے۔

اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت و رسالت کرے وہ اسود عنسی مسیلمہ کذاب اور مرزا قادیانی ہے اور جو انہیں نبی مانیں وہ مشرک فی النبوت ہیں۔ دونوں قسم کے مشرکین اپنے جعلی خداؤں اور جعلی نبیوں سمیت جہنمی ہیں۔

اب ہم مسئلہ ختم نبوت کی حقانیت پر بارگاہ ختم نبوت سے تربیت یافتہ طبقہ (صحابہ کرام) کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ یوں تو اس عظیم مسئلہ پر دلالت کرتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سینکڑوں اقوال موجود ہیں۔ لیکن طوالت کے خوف سے چند اقوال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اسلام میں صحابہ رضی اللہ عنہ کا جو سب سے پہلا اجماع ہوا وہ مسئلہ ختم نبوت پر تھا۔ جب بد بخت مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ رضی اللہ عنہ کی جماعت نے اس روسیاہ کو متفقہ طور کافر اور مرتد قرار دیا۔ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ نے اس ملعون کی سرکوبی کے لئے فوراً ایک لشکر روانہ کیا اور یمامہ کے میدان میں اس مرتد کو واصل جہنم کیا اور بعد میں آنے والے مسلمان حکمرانوں نے نبوت کے دعویٰ داروں کے ساتھ یہی سلوک روا رکھا۔ اب ہم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اقوال پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

یارِ غار صدیق اکبرؓ:

اب وحی منقطع ہو چکی اور دین الٰہی تمام ہو چکا۔ کیا میری زندگی میں ہی اس کا نقصان شروع ہو جائے گا (تاریخ الخلفاء للسیوطی ص 94)

مراد رسول ﷺ عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت عمرؓ نے ایک طویل کلام کے ذیل میں فرمایا۔ "یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اللہ کے نزدیک اس وجہ کو پہنچی ہوئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب انبیاء کے بعد بھیجا اور آپ کا ذکر سب سے پہلے فرمایا۔ (مواہب ص 494 ج2)

داماد رسول ﷺ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ابن ماجہ اور بیہقی نے الفاظ ذیل روایت کئے ہیں "اے اللہ! اپنے درود اور برکتیں اور رحمت رسولوں کے سردار اور متقیوں کے امام اور انبیاء کے ختم کرنے والے پر نازل فرما" (شرح شفا ص 350 ج3)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا۔ (مشکوٰۃ)

اب ختم نبوت کے عظیم الشان مسئلہ پر محدثین، مفسرین، فقہا، صوفیائے کرام اور اولیائے کرام کے اقوال پیش کیے جاتے ہیں۔ صرف چند اقوال پیش خدمت ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ:

ایک شخص نے امام ابوحنیفہ کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے موقعہ دو کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کروں اس پر امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ جو شخص اس کی نبوت کی دلیل طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں (تفسیر روح البیان مصنف الشیخ اسماعیلؒ حقی)

علامہ ابوزرعہ عراقی:

مہر نبوت سے اس طرف اشارہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں (کذا فی شرح الشمائل)

محدث عبدالرؤف مناوی:

آپ اپنی شرح شمائل میں فرماتے ہیں۔ "مہر نبوت کی اضافت کی طرح اس لئے ہے کہ وہ اختتام نبوت کی علامت ہے۔ کیونکہ مہر کسی شے پر جب ہی ہوتی ہے جب وہ ختم ہو چکے۔"

علامہ قرطبی:

اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو چکی ہے (مواہب لدنیہ ص 259)

امام طحاوی:

اپنے رسالے "عقیدہ طحاویہ" میں تحریر فرماتے ہیں "اور ہر دعویٰ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بغاوت اور گمراہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تمام مخلوق جن وانس کے لئے رسول ہیں"۔ (عقیدہ ص 14)

علامہ قسطلانی:

مشہور محدث علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ جب کوئی روضہ اقدس کی زیارت کرے تو یہ دعا پڑھنا چاہئے۔

السلام علیک یا سید المرسلین وخاتم النبیین (مواہب ص 509 ج 2)

ترجمہ: اے رسولوں کے سردار اور انبیاء کے ختم کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام

ترجمہ: اے رسولوں کے سردار اور انبیاء کے ختم کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام

علامہ ابن حبان:

ابن حبان فرماتے ہیں "اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ نبوت کسب کر کے حاصل کی جا سکتی ہے اور وہ منقطع نہیں ہوئی یا یہ عقیدہ رکھے کہ ولی نبی سے افضل ہے تو یہ شخص زندیق ہے۔ اور اس کا قتل کرنا واجب ہے۔ (زرقانی ص 188 جلد 4)

علامہ ابن حجر:

اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی وحی کا اعتقاد رکھے باجماع مسلمین کافر ہو گیا۔

ملا علی قاری:

شرح شمائل میں مہر نبوت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ مہر نبوت کی نسبت نبوت کی طرف اس لئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے مہر نبوت سے مہر لگ چکی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے بعد کوئی اس میں داخل نہ ہوگا۔

علامہ سید محمود آلوسی:

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری نبی ہونا ان مسائل میں سے ہے جن پر تمام آسمانی کتابیں ناطق ہیں اور جن کو احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ اور جن پر

امت نے اجماع کیا ہے۔اس لئے اس کے خلاف کا مدعی کافر سمجھا جائے گا اور اگر اصرار کرے گا تو قتل کر دیا جائے گا (روح المعانی ص 65 جلد 1)

امام غزالی:

بیشک امت نے اس لفظ (یعنی خاتم النبیین اور لا نبی بعدی) سے اور قرائن احوال سے بالاجماع یہی سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابد تک نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول اور یہ کہ نہ اس میں کوئی تاویل چل سکتی ہے۔ نہ تخصیص (الاقتعاد' طبع مصر ص 128)

شاہ عبدالعزیز:

آپ میزان العقائد میں تحریر فرماتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں اور انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔

ختم نبوت کے تقاضے:

"اگر بعد میں کوئی نبی آنے والا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کھلا کھلا اعلان ضرور کرتے"

ایک گروہ جس نے اس دور میں نئی نبوت کا فتنہ عظیم کھڑا کیا ہے۔لفظ خاتم النبیین کے معنی "نبیوں کی مہر" کرتا ہے اور اس کا یہ مطلب یہ لیتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو انبیاء بھی آئیں گے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر لگنے سے نبی بنیں گے یا بالفاظ دیگر جب تک کسی کی نبوت پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نہ لگے وہ نبی نہ ہو سکے گا۔

جس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین کہا گیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا"

لیکن جس سلسلہ بیان میں یہ آیت وارد ہوئی ہے' اس کے اندر رکھ کر اسے دیکھا جائے تو اس لفظ کا یہ مفہوم لینے کی قطعاً کوئی گنجائش نظر نہیں آتی' بلکہ اگر یہی اس کے معنی ہوں تو یہاں یہ لفظ بے محل ہی نہیں' مقصود کلام کے خلاف بھی ہو جاتا ہے۔ آخر اس بات کی کیا تک ہے کہ اوپر سے تو نکاح زینب رضی اللہ عنہا پر معترضین کے اعتراضات اور ان کے پیدا کیے ہوئے شکوک و شبہات کا جواب دیا جا رہا ہو اور یکا یک یہ بات کہہ ڈالی جائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں۔ آئندہ جو نبی بھی بنے گا ان کی مہر لگ کر بنے گا۔ اس سیاق و

سیاق میں یہ سمجھا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ لیکن یہ صرف سیاق ہی کا تقاضا نہیں ہے۔ لغت بھی اسی معنی کی مقتضی ہے۔ عربی لغت اور محاورے کی رو سے "ختم" کے معنی مہر لگانے' بند کرنے' آخر تک پہنچ جانے اور کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے کے ہیں۔

خَتَمَ الْعَمَلَ کے معنی ہیں فَرَغَ مِنَ الْعَمَلِ "کام سے فارغ ہو گیا"۔ خَتَمَ الْاَنَاءَ کے معنی ہیں "برتن کا منہ بند کر دیا اور اس پر مہر لگا دی کہ نہ کوئی چیز اس میں سے نکلے اور نہ کچھ اس کے اندر داخل ہو۔"
خَتَمَ الْکِتَابَ کے معنی ہیں "خط بند کر کے اس پر مہر لگا دی تا کہ خط محفوظ ہو جائے۔"
خَتَمَ عَلَی الْقَلْبِ "دل پر مہر لگا دی کہ نہ کوئی بات اس کی سمجھ میں آئے نہ پہلے سے جمی ہوئی کوئی بات اس میں سے نکل سکے۔" خِتَامُ کُلِّ مَشْرُوبٍ "وہ مزا جو کسی چیز کو پینے کے بعد آخر میں محسوس ہوتا ہے۔"

خَاتِمَۃُ کُلِّ شَیْءٍ عاقبۃ واخرتہ "ہر چیز کے خاتمہ سے مراد ہے اس کی عاقبت اور آخرت۔"

خَتَمَ الشَّیْءِ بلغ اخرہ "کسی چیز کو ختم کرنے کا مطلب ہے اس کے آخر تک پہنچ جانا۔" اسی معنی میں ختم قرآن بولتے ہیں اور اسی معنی میں سورتوں کی آخری آیات کو خواتم کہا جاتا ہے۔

خَاتَمُ الْقَوْمِ اخرھم "خاتم القوم سے مراد ہے قبیلے کا آخری آدمی (ملاحظہ ہو لسان العرب' قاموس) اسی بناء پر تمام اہل لغت اور اہل تفسیر نے بالاتفاق خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے لیے ہیں۔ عربی لغت و محاورے کی رو سے خاتم کے معنی ڈاک خانے کی مہر کے نہیں ہیں' جسے لگا لگا کر خطوط جاری کیے جاتے ہیں بلکہ اس سے مراد وہ مہر ہے' جو لفافے پر اس لیے لگائی جاتی ہے کہ نہ اس کے اندر سے کوئی چیز باہر نکلے نہ باہر کی کوئی چیز اندر جائے۔

ختم نبوت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے ارشادات:

قرآن کے سیاق و سباق اور لغت کے لحاظ سے اس لفظ کا جو مفہوم ہے' اس کی تائید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریحات کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر چند صحیح ترین احادیث ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء علیہ السلام کیا کرتے تھے۔ جب کوئی نبی مر جاتا تو دوسرا نبی اُس کا جانشین ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا' بلکہ خلفاء ہوں گے۔ (بخاری کتاب

المناقب' باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء علیہ السلام کی مثال ایسی ہے۔ جیسا ایک شخص نے ایک عمارت بنوائی اور خوب حسین وجمیل بنائی' مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی ہوئی تھی۔ لوگ اس کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی پر اظہار حیرت کرتے تھے' مگر کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (یعنی میرے آنے پر نبوت کی عمارت مکمل ہو چکی ہے' اب کوئی جگہ باقی نہیں ہے' جسے پُر کرنے کے لئے کوئی آئے) (بخاری کتاب المناقب' باب خاتم النبیین)۔

اسی مضمون کی چار حدیثیں مسلم' کتاب الفضائل' باب خاتم النبیین میں ہیں اور آخری حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ فَجِئْتُ فَخَتَمْتُ الانبیاء' ' ' پس میں آیا اور میں نے انبیاء علیہ السلام کا سلسلہ ختم کر دیا۔

یہی حدیث انہی الفاظ میں ترمذی' کتاب المناقب' باب فضل النبی اور کتاب الاداب' باب الامثال ہے۔

مسند ابوداؤد طیالسی میں یہ حدیث جابرؓ بن عبداللہ کی روایت کردہ احادیث کے سلسلے میں آئی ہے اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں: ختم بی الانبیاء ' ' میرے ذریعہ سے انبیا ء کا سلسلہ ختم کیا گیا' '

مسند احمد میں تھوڑے تھوڑے لفظی فرق کے ساتھ اس مضمون کی احادیث حضرت ابی بن کعبؓ حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی گئی ہیں۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔

۱۔ مجھے جامع ومختصر بات کہنے کی صلاحیت دی گئی۔

۲۔ مجھے رعب کے ذریعہ سے نصرت بخشی گئی۔

۳۔ میرے لئے اموال غنیمت حلال کیے گئے۔

۴۔ میرے لئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا اور پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی (یعنی میری شریعت میں نماز صرف مخصوص عبادت گاہوں میں ہی نہیں' بلکہ روئے زمین پر ہر جگہ پڑھی جا سکتی ہے اور پانی نہ ملے تو میری شریعت میں تیمم کر کے وضو کی حاجت بھی پوری کی جا سکتی ہے اور غسل کی حاجت بھی۔

۵۔ مجھے دنیا کے لئے رسول بنایا گیا۔

۲۔ اور میرے ساتھ انبیاء علیہ السلام کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔ (ترمذی' کتاب الرؤیا' باب ذہاب النبوۃ' مسند احمد' مرویات' انس بن مالکؓ)

(۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ میں احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے سے کفر محو کیا جائے گا۔ میں حاشر ہوں کہ میرے بعد لوگ حشر میں جمع کیے جائیں گے (یعنی میرے بعد بس اب قیامت ہی آئے گی) اور میں عاقب ہوں' اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (بخاری و مسلم' کتاب الفضائل' باب اسماء النبی' ترمذی' کتاب الآداب' باب اسماء النبی' المستدرک للحاکم' کتاب التاریخ' باب اسماء النبی)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا۔ جس نے اپنی اُمت کو دجال کے خروج سے نہ ڈرایا ہو (مگر اُن کے زمانے میں وہ نہ آیا)۔ اب میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔ لامحالہ اب اس کو تمہارے اندر ہی نکلنا ہے۔ (ابن ماجہ' کتاب الفتن' باب الدجال)

(۷) عبدالرحمٰن بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص کو یہ کہتے سنا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مکان سے نکل کر ہمارے درمیان تشریف لائے' اس انداز سے کہ گویا آپ ہم سے رخصت ہو رہے ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ''میں محمد نبی اُمی ہوں''۔ پھر فرمایا: اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (مسند احمد' مرویات عبداللہ عمرو بن العاص)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے' صرف بشارت دینے والی باتیں ہیں۔'' عرض کیا گیا وہ بشارت دینے والی باتیں کیا ہیں' یا رسول اللہ؟ فرمایا اچھا خواب یا فرمایا صالح خواب' (یعنی وحی کا اب کوئی امکان نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے کوئی اشارہ دیا تو بس اچھے خواب کے ذریعے سے مل جائے گا۔) (مسند احمد' مرویات ابوالطفیل' نسائی' ابوداؤد)

(۹) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتے۔ (بخاری و مسلم' کتاب فضائل الصحابہ)۔

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے ساتھ تمہاری نسبت وہی ہے' جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ بخاری و مسلم نے یہ

حدیث غزوہ تبوک کے ذکر میں بھی نقل کیا ہے۔ مسند احمد میں اس مضمون کی دو حدیثیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک کا آخری فقرہ یوں ہے۔ "الا انہ لا نبوۃ بعدی" مگر میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے۔ ابو داؤد طیالسی' امام احمد اور محمد بن اسحاق نے اِس سلسلے میں جو تفصیلی روایات نقل کی ہیں' ان سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جاتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مدینہ طیبہ کی حفاظت و نگرانی کے لئے اپنے پیچھے چھوڑنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ منافقین نے اس پر طرح طرح کی باتیں ان کے بارے میں کہنی شروع کر دیں۔ انہوں نے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟" اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: "تم میرے ساتھ وہی نسبت رکھتے ہو' جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام رکھتے ہیں۔" یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جاتے ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی نگرانی کے لئے پیچھے چھوڑا تھا' اس طرح میں تم کو مدینے کی حفاظت کے لئے چھوڑے جا رہا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اندیشہ ہوا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ یہ تشبیہ کہیں بعد میں کسی فتنے کا موجب نہ بن جائے' اس لئے فوراً آپ نے یہ تصریح فرما دی کہ میرے بعد کوئی شخص نبی ہونے والا نہیں ہے۔

(۱۱) ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ----- اور یہ کہ میری اُمت میں تیس کذاب ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا' حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابو داؤد' کتاب الفتن)

اسی مضمون کی ایک اور حدیث ابو داؤد نے کتاب الملاحم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ترمذی نے بھی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دونوں روایتیں نقل کی ہیں اور دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: **حتی یبعث وجانون کذابون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ۔** "یہاں تک کہ اٹھیں گے تیس کے قریب جھوٹے فریبی' جن میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔"

(۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے جو بنی اسرائیل گزرے ہیں' اُن میں ایسے لوگ ہوئے ہیں' جن سے کلام کیا جاتا تھا' بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں۔ میرے اُمت میں اگر کوئی ہوا' تو وہ عمر رضی اللہ عنہ

ہوگا۔(بخاری' کتاب المناقب)۔

مسلم میں اس مضمون کی جو حدیث ہے۔اس میں یکلمون کے بجائے محدثون کا لفظ ہے۔لیکن مکلم اور محدث' دونوں کے معنی ایک ہی ہیں' یعنی ایسا شخص جو مکالمہ الٰہی سے سرفراز ہو' یا جس کے ساتھ پردۂ غیب سے بات کی جائے۔اس سے معلوم ہوا کہ نبوت کے بغیر مخاطبہ الٰہی سے سرفراز ہونے والے بھی اس اُمت میں اگر کوئی ہوتے تو وہ عمرؓ ہوتے۔

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمت کے بعد کوئی اُمت نہیں۔(کتاب الرؤیا' طبرانی' بیہقی)۔

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد (یعنی مسجد نبوی ﷺ ہے)ہے۔

منکرین ختم نبوت اس حدیث سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ''جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مسجد کو آخر المساجد فرمایا' حالانکہ وہ آخری مسجد نہیں ہے' بلکہ اس کے بعد بھی بے شمار مسجدیں دنیا میں بنی ہیں' اس طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخر الانبیاء ہوں تو اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی آتے رہیں گے' البتہ فضیلت کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد آخری مسجد ہے۔''لیکن درحقیقت اس طرح کی تاویلیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ یہ لوگ خدا اور رسول کے کلام کو سمجھنے کی اہلیت سے محروم ہو چکے ہیں۔صحیح مسلم کے جس مقام پر یہ حدیث وارد ہوئی ہے۔اس کے سلسلے کی تمام احادیث کو ایک نظر ہی آدمی دیکھ لے تو اُسے معلوم ہو جائے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مسجد کو آخری مسجد کس معنی میں فرمایا۔اس مقام پر حضرت ابو ہریرہؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور اُم المومنین حضرت میمونہؓ کے حوالے سے جو روایات امام مسلم نے نقل کی ہیں' ان میں بتایا گیا ہے کہ دنیا میں صرف تین مساجد ایسی ہیں جن کو عام مساجد پر فضیلت حاصل ہے' جن میں نماز پڑھنا دوسری مساجد میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔اور اِسی بناء پر صرف انہی تین مسجدوں میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کر کے جانا جائز ہے۔باقی کسی مسجد کا یہ حق نہیں ہے کہ آدمی دوسری مسجدوں کو چھوڑ کر خاص طور پر اُس میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرے۔ان میں سے پہلی مسجد' مسجد الحرام ہے' جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنایا' دوسری مسجد اقصیٰ ہے' جسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا اور تیسری مسجد' مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی ہے۔

جس کی بنیاد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا منشا یہ ہے کہ اب چونکہ میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے' اس لئے میری مسجد کے بعد دنیا میں کوئی چوتھی مسجد ایسی بننے والی نہیں ہے' جس میں نماز پڑھنے کا ثواب دوسری مسجدوں سے زیادہ ہو۔ اور جس کی طرف نماز کی غرض سے سفر کر کے جانا درست ہو۔ (مسلم' کتاب الحج' باب فضل الصلوٰۃ' مسجد مکہ والمدینہ)

یہ احادیث بکثرت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہیں اور بکثرت محدثین نے ان کو بہت سی قوی سندوں سے نقل کیا ہے' ان کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر' مختلف طریقوں سے' مختلف الفاظ میں اس امر کی تصریح فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ نبوت کا سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو چکا ہے اور آپ کے بعد جو لوگ بھی رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کریں' وہ دجال و کذاب ہیں۔ قرآن کے الفاظ "خاتم النبیین" کی اس سے زیادہ مستند و معتبر اور قطعی الثبوت تشریح اور کیا ہو سکتی ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد تو بجائے خود سند و حجت ہے۔ مگر جب وہ قرآن کی ایک نص کی شرح کر رہا ہو۔

تب تو وہ اور بھی زیادہ قوی حجت بن جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر قرآن کو سمجھنے والا اور اس کی تفسیر کا حقدار کون ہو سکتا ہے کہ وہ ختم نبوت کا دوسرا مفہوم بیان کرے اور ہم اسے قبول کرنا کیا معنی' قابل التفات بھی سمجھیں۔

صحابہ کرام کا اجماع:

قرآن وسنت کے بعد تیسرے درجے میں اہم ترین حیثیت صحابہ کرامؓ کے اجماع کی ہے۔ یہ بات تمام معتبر تاریخی روایات سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد فوراً جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جن لوگوں نے ان کی نبوت تسلیم کی' ان سب کے خلاف صحابہ کرام نے بالاتفاق جنگ کی تھی۔

اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ مسیلمہ کذاب کا معاملہ قابل ذکر ہے۔ یہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر نہ تھا' بلکہ اس کا دعویٰ یہ تھا کہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نبوت بنایا گیا ہے۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے جو عریضہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا تھا' اس کے الفاظ یہ ہیں:

مسیلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ۔آپ پر سلام ہو۔آپ کو معلوم ہے کہ میں آپ کے ساتھ نبوت کے کام میں شریک کیا گیا ہوں ۔(طبری' جلد دوم' ص 399' طبع مصر)

علاوہ بریں مورخ طبری نے یہ بھی روایت بیان کی ہے مسیلمہ کے ہاں جو اذان دی جاتی تھی اُس میں **اشھد ان محمداً رسول اللہ** کے الفاظ کہے جاتے تھے۔اس صریح اقرار رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اسے کافر اور خارج از ملت قرار دیا گیا اور اس سے جنگ کی گئی۔تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ بنو حنیفہ نیک نیتی کے ساتھ (IN GOOD FAITH) اُس پر ایمان لائے تھے اور انہیں واقعی اس غلط فہمی میں ڈالا گیا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خود شریک رسالت کیا ہے۔نیز قرآن کی آیات کو اُس کے سامنے مسیلمہ پر نازل شدہ آیات کی حیثیت سے ایک ایسے شخص نے پیش کیا تھا' جو مدینہ طیبہ سے قرآن کی تعلیم حاصل کر کے گیا تھا مگر اُس کے باوجود صحابہ کرامؓ نے ان کو مسلمان تسلیم نہیں کیا اور اُن پر فوج کشی کی' پھر یہ کہنے کی بھی گنجائش نہیں کہ صحابہ نے ان کے خلاف ارتداء کی بناء پر نہیں' بلکہ بغاوت کے جرم میں جنگ کی تھی۔ اسلامی قانون کی رو سے باغی مسلمانوں کے خلاف اگر جنگ کی نوبت آئے تو ان کے اسیران جنگ غلام نہیں بنائے جاسکتے بلکہ مسلمان تو درکنار ذمی بھی اگر باغی ہوں تو گرفتار ہونے کے بعد اُن کو غلام بنانا جائز نہیں ہے۔ لیکن مسیلمہ اور اُس کے پیروؤں پر جب چڑھائی کی گئی تو حضرت ابوبکرؓ نے اعلان فرمایا کہ اُن کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا جائے۔اور جب وہ لوگ اسیر ہوئے تو فی الواقع اُن کو غلام بنایا گیا۔چنانچہ انہی میں سے ایک لونڈی حضرت علیؓ کے حصے میں آئی' جس کے بطن سے اسلام تاریخ کی مشہور شخصیت محمد بن (حنفیہ سے مراد ہے قبیلہ بنو حنفیہ کی عورت) حنفیہ نے جنم لیا۔(البدایہ والنہایہ جلد 6' ص 316' 325)۔اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ صحابہؓ نے جس جرم کی بناء پر اس سے جنگ کی تھی' وہ بغاوت کا جرم نہ تھا بلکہ یہ جرم تھا کہ ایک شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا اور دوسرے لوگ اس کی نبوت پر ایمان لائے۔یہ کاروائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فوراً بعد ہوئی' ابوبکرؓ کی قیادت میں ہوئی اور صحابہؓ کی پوری جماعت کے اتفاق سے ہوئی ہے۔اجماع صحابہؓ کی اس سے زیادہ صریح مثال شاید ہی کوئی اور ہو۔

تمام علمائے اُمت کا اجماع:

اجماع صحابہ کے بعد چوتھے نمبر پر مسائل دین میں جس چیز کو حجت کی حیثیت حاصل ہے' وہ دور صحابہ

کے بعد کے علمائے اُمت کا اجماع ہے۔ اس لحاظ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ پہلی صدی سے لے کر آج تک ہر زمانے کے اور پوری دنیائے اسلام میں ہر مسلک کے علماء اس عقیدے پر متفق ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں ہوسکتا اور یہ کہ جو بھی آپ کے بعد اس منصب کا دعویٰ کرے یا اس کو مانے وہ کافر خارج از ملت اسلام ہے۔

اس سلسلہ کے بھی چند شواہد ملاحظہ ہوں:

(۱) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (۸۰ھ ۔ ۱۵۰ھ) کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا: "مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کروں۔" اس پر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "جو شخص اس سے نبوت کی کوئی علامت طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ لا نبی بعدی۔" (مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ لابن احمد المکی ج 1 ص 141 مطبوعہ حیدرآباد 1321ھ)

(۲) علامہ ابن جریر طبری (۲۲۴ھ۔۳۱۰ھ) اپنی مشہور تفسیر قرآن میں آیت **وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** کا مطلب بیان کرتے ہیں۔ "جس نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی اب قیامت تک یہ دروازہ کسی کے لئے نہیں کھلے گا۔ (تفسیر ابن جریر جلد 22 صفحہ 12)

(۳) امام طحاوی (۲۳۹ھ ۔ ۳۲۱ھ) اپنی کتاب "عقیدہ سلفیہ میں سلف صالحین اور خصوصاً امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے عقائد بیان کرتے ہوئے نبوت کے بارے میں یہ عقیدہ تحریر فرماتے ہیں اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ بندے چیدہ نبی اور پسندیدہ رسول ہیں اور وہ خاتم الانبیاء امام الاتقیا سید المرسلین اور حبیب رب العالمین ہیں اور ان کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ گمراہی اور خواہش نفس کی بندگی ہے۔"

(شرح الطحاویہ فی العقیدۃ السلفیہ دارالمعارف مصر صفحات ۱۵، ۸۷، ۹۶، ۹۷، ۱۰۰، ۱۰۲)

(۴) علامہ ابن حزم اندلسی (۳۸۴ھ ۔ ۴۵۶ھ) لکھتے ہیں: "یقیناً وحی کا سلسلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منقطع ہو چکا ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ وحی نہیں ہوتی مگر ایک نبی کی طرف اور اللہ عزوجل فرما چکا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔" (المحلیٰ ج ۱ ص ۲۶)۔

(۵) امام غزالیؒ (۴۵۰ھ ۔ ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں: اگر یہ دروازہ (یعنی اجماع کو حجت ماننے سے انکار

کا دروازہ) کھول دیا جائے تو بڑی قبیح باتوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ مثلاً اگر کہنے والا کہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی رسول کی بعثت ممکن ہے تو اس کی تکفیر میں تامل نہیں کیا جا سکتا' لیکن بحث کے موقع پر' جو شخص اس کی تکفیر میں تامل کو نا جائز ثابت کرنا چاہتا ہو' اُسے لامحالہ اجماع سے مدد لینی پڑے گی' کیونکہ عقل اس کے عدم جواز کا فیصلہ نہیں کرتی اور جہاں تک نقل کا تعلق ہے' اس عقیدے کا قائل لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کی تاویل کرنے سے عاجز نہ ہوگا۔ وہ کہے گا کہ خاتم النبیین سے مراد اولوالعزم رسولوں کا خاتم ہونا ہے اور اگر کہا جائے کہ نبیین کا لفظ عام ہے تو عام کو خاص قرار دے دینا اس کے لئے کچھ مشکل نہ ہوگا اور لا نبی بعدی کے متعلق وہ کہہ دے گا کہ لا رسول بعدی تو نہیں کہا گیا ہے' رسول اور نبی میں فرق ہے اور نبی کا مرتبہ رسول سے بلند تر ہے۔ غرض اس طرح کی بکواس بہت کی جا سکتی ہے اور محض لفظ کے اعتبار سے ایسی تاویلات کو ہم محال نہیں سمجھتے' بلکہ ظواہر تشبیہ کی تاویل میں ہم اس سے بھی زیادہ بعید احتمالات کی گنجائش مانتے ہیں اور اس طرح کی تاویلیں کرنے والے کے متعلق ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ نصوص کا انکار ہے۔ لیکن اس قول کے قائل کی تردید میں یہ کہیں گے کہ اُمت نے بالاتفاق اس لفظ (یعنی لا نبی بعدی) سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرائن احوال سے یہ سمجھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ آپ کے بعد کبھی نہ کوئی نبی آئے گا نہ رسول۔ نیز اُمت کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ اس میں کسی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کو منکر اجماع کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ (الاقتصاد فی الاعتقاد' المطبعۃ الادبیہ مصر۔ ص ۱۱۴)

محی السنہ بغوی (متوفی ۵۱۰ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: "اللہ نے آپ کے ذریعے سے نبوت کو ختم کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے خاتم ہیں۔۔۔۔ اور ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔" (جلد ۳ ص ۱۵۸)۔

(۷) علامہ زمخشری (۴۶۷ھ - ۵۳۸ھ) تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں: "اگر تم کہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی۔۔۔۔۔ ہوئے' جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانے میں نازل ہوں گے؟ تو میں کہوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اس معنی میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام اُن لوگوں میں سے ہیں' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے۔ اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلے کی طرف نماز پڑھنے والے کی حیثیت سے نازل ہوں گے' گویا کہ وہ آپ کی اُمت کے ایک فرد ہیں۔" (جلد

۲ ص ۲۱۵)۔

(۸) قاضی عیاض (متوفی ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں: جو شخص خود اپنے حق میں نبوت کا دعویٰ کرے یا اس بات کو جائز رکھے کہ آدمی نبوت کا اکتساب کر سکتا ہے اور صفائی قلب کے ذریعے سے مرتبۂ نبوت کو پہنچ سکتا ہے' جیسا کہ بعض فلسفی اور عالی صوفی کہتے ہیں اور اسی طرح جو شخص نبوت کا دعویٰ تو نہ کرے مگر یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی آتی ہے..... ایسے لوگ سب کافر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے والے ہیں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر پہنچائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے ختم کرنے والے ہیں اور تمام انسانوں کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا ہے اور تمام اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر مفہوم پر محمول ہے۔ اس کے معنی و مفہوم میں کسی تاویل و تخصیص کی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا ان تمام گروہوں کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شک نہیں بلر بنائے اجماع بھی بر بنائے نقل بھی۔" (شفاء جلد ۲ ص ۲۷۰۔۲۷۱)۔

(۹) علامہ شہرستانی (متوفی ۵۴۸ھ) اپنی مشہور کتاب الملل والنحل میں لکھتے ہیں: "اور اسی طرح جو کہے..... کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا ہے' (بجز عیسیٰ علیہ السلام کے) تو اس کا فر ہونے میں دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف ہے۔" (جلد ۳ ص ۲۴۹)۔

(۱۰) امام رازی (۵۴۳ھ۔۶۰۶ھ) اپنی تفسیر کبیر میں آیت خاتم النبیین کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اس سلسلہ بیان میں خاتم النبیین اس لئے فرمایا کہ جس نبی کے بعد کوئی دوسرا نبی ہو' وہ اگر نصیحت اور توضیح احکام میں کوئی کسر چھوڑ جاتے تو اس کے بعد آنے والا نبی اُسے پورا کر سکتا ہے' مگر جس کے بعد کوئی نبی آنے والا نہ ہو' وہ اپنی اُمت پر زیادہ شفیق ہوتا ہے اور اُس کو زیادہ واضح رہنمائی دیتا ہے کیونکہ اُس کی مثال اُس باپ کی ہوتی ہے' جو جانتا ہے اُس کے بیٹے کا کوئی ولی و سر پرست اُس کے بعد نہیں ہے۔" (جلد ۶ ص ۵۸۱)۔

(۱۱) علامہ بیضاوی (متوفی ۶۸۵ھ) اپنی تفسیر انوار التنزیل میں لکھتے ہیں: "یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں' جس نے ان کا سلسلہ ختم کر دیا' یا جس سے انبیاء کے سلسلے پر مہر لگا دی اور عیسیٰ علیہ السلام کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نازل ہونا اس ختم نبوت میں قادح نہیں ہے کیونکہ جب وہ نازل ہوں گے تو آپ ہی کے دین پر ہوں گے۔" (جلد ۴ ص ۱۶۴)۔

(۱۲) علامہ حافظ الدین النسفی (متوفی ۷۱۰ھ) اپنی تفسیر "مدارک التنزیل" میں لکھتے ہیں: اور آپ صلی اللہ

علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں ــــ یعنی نبیوں میں سب سے آخری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا۔ رہے عیسیٰ علیہ السلام تو وہ اُن انبیاء میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدؐ پر عمل کرنے والے کی حیثیت سے نازل ہوں گے' گویا کہ وہ آپ کی اُمت کے افراد میں سے ہیں۔" (ص ۴۷۱)۔

(۱۳) علامہ علاؤالدین بغدادی (متوفی ۷۲۵ھ) اپنی تفسیر "خازن" میں لکھتے ہیں: "خاتم النبیین یعنی اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم کردی۔ اب نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبوت ہے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی اس میں شریک ــــ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا یعنی یہ بات اللہ کے علم میں ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔" (ص ۴۷۱۔۴۷۲)۔

(۱۴) علامہ ابن کثیر (۷۷۴ھ) اپنی مشہور و معروف تفسیر میں لکھتے ہیں: "پس یہ آیت اس باب میں نص صریح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کوئی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہے' کیونکہ رسالت کا منصب خاص ہے اور نبوت کا منصب عام' ہر رسول نبی ہوتا ہے مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا ــــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی اس مقام کا دعویٰ کرے' وہ جھوٹا' مفتری' دجال' گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے' خواہ وہ کیسے ہی خرق عادت اور شعبدے اور جادو اور طلسم اور کرشمے بنا کر لے آئے یہی حیثیت ہر اُس شخص کی ہے' جو قیامت تک اس منصب کا مدعی ہو۔ (جلد ۳ ص ۴۹۳۔۴۹۴)۔

(۱۵) علامہ جلال سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) تفسیر جلالین میں لکھتے ہیں: وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا یعنی اللہ اس بات کو جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہی کے مطابق عمل کریں گے۔" (ص ۷۶۸)۔

(۱۶) علامہ ابن نجیم (متوفی ۹۷۰ھ) اُصول فقہ کی مشہور کتاب "الاشباہ والنظائر" کتاب السیر' باب الردہ میں لکھتے ہیں: "اگر آدمی یہ نہ سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے کیونکہ یہ اُن باتوں میں سے ہے' جن کا جاننا اور ماننا ضروریات دین میں سے ہے۔" (ص ۱۷۹)۔

(۱۷) ملا علی قاری (متوفی ۱۰۱۶ھ) شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں: "ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔" (ص ۲۰۲)۔

(۱۸) شیخ اسماعیل حقی (متوفی ۱۱۳۷ھ) تفسیر روح البیان میں اس آیت کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عاصم نے لفظ خاتم ت کے زبر کے ساتھ پڑھا ہے' جس کے معنی ہیں آلہ ختم کے ہیں' جس سے مہر کی جاتی ہے۔ جسے طابع اس چیز کو کہتے ہیں' جس سے ٹھپا لگایا جائے۔ مراد یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں سب سے آخر تھے' جن کے ذریعہ سے نبیوں کے سلسلے پر مہر لگا دی گئی۔ فارسی میں اِسے "مہر پیغمبراں" کہیں گے' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت کا دروازہ سر بمہر کر دیا گیا اور پیغمبروں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ باقی قاریوں نے اسے ت کے زیر کے ساتھ خاتم پڑھا ہے' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہر کرنے والے تھے۔ فارسی میں اس کو "مہر کنندہ پیغمبراں" کہیں گے۔ اس طرح یہ لفظ بھی کاتم کا ہم معنی ہی ہے..... اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے علماء آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ولادیت ہی کی میراث پائیں گے' نبوت کی میراث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خمیت کے باعث ختم ہو چکی اور عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کے بعد نازل ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں قارح نہیں ہے' کیونکہ خاتم النبیین ہونے کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا..........اور عیسیٰ علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی کی حیثیت سے نازل ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلے کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمت کے ایک فرد کی طرح ہوں گے۔ نہ اُن کی طرف وحی آئے گی اور نہ وہ نئے احکام دیں گے۔ بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے.........اور اہل سنت والجماعت اس بات کے قائل ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا۔ **ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا: نبی بعدی رب جو کوئی کہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہے تو اس کو کافر قرار دیا جائے گا' کیونکہ اُس نے نص کا انکار کیا۔ اور اسی طرح اُس شخص کی بھی تکفیر کی جائے گی جو اس میں شک کرے' کیونکہ حجت نے حق کو باطل سے ممیز کر دیا ہے اور جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے' اس کا دعویٰ باطل کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا۔" (جلد ۲۲ص ۱۸۸)۔

(۱۹) فتاویٰ عالمگیر' جسے بارھویں صدی ہجری میں اورنگزیب عالمگیری کے حکم سے ہندوستان کے بہت سے اکابر علماء نے مرتب کیا تھا' میں لکھا ہے: "اگر آدمی یہ نہ سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلم نہیں ہے اور اگر وہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں یا میں پیغمبر ہوں تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔" (جلد ۲ص ۲۶۳)۔

(۲۰) علامہ شوکانی (متوفی ۱۲۵۵ھ) اپنی تفسیر فتح القدیر میں لکھتے ہیں: "مجموعہ نے لفظ خاتم کو ت کے زیر

کے ساتھ پڑھا ہے اور عاصم نے زبر کے ساتھ۔ پہلی قرات کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کو ختم کیا ہے یعنی سب کے آخر میں آئے اور دوسری قرات کے معنی یہ ہیں کہ آپ اُن کے لئے مہر کی طرح ہو گئے جس کے ذریعہ سے ان کا سلسلہ سر بمہر ہو گیا اور جس کے شمول سے ان کا گروہ مزین ہوا۔" (جلد ۴ ص ۱۷۵)۔

(۲۱) علامہ آلوسی (متوفی ۱۲۷۰ھ) تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں "نبی کا لفظ رسول کی بہ نسبت عام ہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے خود بخود لازم آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین بھی ہوں اور آپ کے خاتم انبیاء و رسل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس دُنیا میں وصف نبوت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متصف ہونے کے بعد اب جن و انس میں سے ہر ایک کے لئے نبوت کا وصف منقطع ہو گیا۔" (جلد ۲۲ ص ۳۲)۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص وحی نبوت کا مدعی ہو اُسے کافر قرار دیا جائے گا۔ اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔" (جلد ۲۲ ص ۳۸)۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایک ایسی بات ہے جسے کتاب اللہ نے صاف صاف بیان کیا' سنت نے واضح طور پر اس کی تصریح کی اور اُمت نے اس پر اجماع کیا۔ لہٰذا جو اس کے خلاف کوئی دعویٰ کرے اُسے کافر قرار دیا جائے گا۔" (جلد ۲۲ ص ۳۹)۔

یہ ہندوستان سے لے کر مراکش اور اُندلس تک اور ترکی سے لے کر یمن تک ہر مسلمان ملک کے اکابر علماء و فقہاء اور محدثین و مفسرین کی تصریحات ہیں۔ ہم نے ان کے ناموں کے ساتھ ان کے سنین ولادت و وفات بھی دے دیئے ہیں' جن سے ہر شخص بیک نظر معلوم کر سکتا ہے کہ پہلی صدی سے تیرھویں صدی تک تاریخ اسلام کی ہر صدی کے اکابر اُن میں شامل ہیں۔ اگرچہ ہم چودھویں صدی کے علمائے اسلام کی تصریحات بھی نقل کر سکتے ہیں۔ مگر ہم نے قصداً انہیں اس لئے چھوڑ دیا کہ اُن کی تفسیر کے جواب میں ایک شخص یہ حیلہ کر سکتا ہے کہ اُن لوگوں نے اس دور کے مدعی نبوت کی ضد میں ختم نبوت کے یہ معنی بیان کئے ہیں' اس لئے ہم نے پہلے علماء کی تحریریں نقل کی ہیں' جو ظاہر ہے کہ آج کے کسی شخص سے کوئی ضد نہ رکھ سکتے تھے۔ ان تحریروں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ پہلی صدی سے آج تک پوری دنیائے اسلام متفقہ طور پر "خاتم النبیین" کے معنی "آخری نبی" ہی سمجھتی رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ کے لئے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعویٰ کو مانے' وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے' جو قرآن کی عبارت کے سیاق وسباق سے ظاہر ہے' جس کی تصریح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دی ہے' جس پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا اجماع ہے اور جسے صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف مانتے رہے ہیں۔اس کے خلاف کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نئے مدعی کے سے نبوت کا دروازہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جا سکتا ہے۔جنہوں نے باب نبوت کے مفتوح ہونے کا محض خیال ہی ظاہر نہیں کیا ہے' بلکہ اس دروازے سے ایک صاحب حریم نبوت میں داخل بھی ہو گئے ہیں اور یہ لوگ ان کی نبوت پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔

اس سلسلے میں تین باتیں اور قابل غور ہیں:

کیا اللہ کو ہمارے ایمان سے کوئی دشمنی ہے؟

پہلی بات یہ ہے کہ نبوت کا معاملہ ایک بڑا ہی نازک معاملہ ہے۔قرآن مجید کی رو سے یہ اسلام کے اُن بنیادی عقائد میں سے ہے' جن کے ماننے یا نہ ماننے پر آدمی کے کفر وایمان کا انحصار ہے۔ایک شخص نبی ہو اور اُس کو آدمی نہ مانے تو کافر اور وہ نبی نہ ہو اور آدمی اُس کو مان لے تو کافر۔ایسے ایک نازک معاملے میں اللہ تعالیٰ سے کسی بے احتیاطی کی بدرجہ اولیٰ تو قع نہیں کی جا سکتی۔اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ خود قرآن میں صاف صاف اس کی تصریح فرماتا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اس کا کھلا کھلا اعلان کراتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے کبھی تشریف نہ لے جاتے' جب تک اپنی اُمت کو اچھی طرح خبردار نہ کر دیتے کہ میرے بعد بھی انبیاء علیہ السلام آئیں گے اور تمہیں اُن کو ماننا ہوگا۔آخر اللہ اور اس کے رسول کو ہمارے دین وایمان سے کیا دشمنی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوتا اور کوئی نبی آنے والا بھی ہوتا' جس پر ایمان لائے بغیر ہم مسلمان نہ ہو سکتے' مگر ہم کو نہ صرف یہ کہ اس سے بے خبر رکھا جاتا' بلکہ اس کے برعکس اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایسی باتیں فرما دیتے' جن سے تیرہ سو برس تک ساری اُمت یہی سمجھتی رہی اور آج بھی سمجھ رہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

اب اگر بفرض محال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو ہم بے خوف خطر اس کا انکار کر دیں گے۔خطرہ ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی باز پرس ہی کا تو سکتا ہے۔وہ قیامت کے روز ہم سے پوچھے گا تو

ہم یہ سارا ریکارڈ برسرِ عدالت لا کر رکھ دیں گے' جس سے ثابت ہو جائے گا کہ معاذ اللہ اس کفر کے خطرے میں تو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہی نے ہمیں ڈالا تھا۔ ہمیں قطعاً کوئی اندیشہ نہیں ہے کہ اس ریکارڈ کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کسی نئے نبی پر ایمان نہ لانے کی سزا دے ڈالے گا۔ لیکن اگر نبوت کا دروازہ فی الواقع بند ہے اور کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اور اس کے باوجود کوئی شخص کسی مدعی کی نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اُسے سوچ لینا چاہئے کہ اُس کفر کی پاداش سے بچنے کے لئے وہ کونسا ریکارڈ خدا کی عدالت میں پیش کر سکتا ہے' جس سے وہ رہائی کی توقع رکھتا ہو۔ عدالت میں پیش ہونے سے پہلے اسے اپنی صفائی کے مواد کا یہیں جائزہ لے لینا چاہئے اور ہمارے پیش کردہ مواد سے مقابلہ کر کے خود ہی دیکھ لینا چاہئے کہ جس صفائی کے بھروسے پر وہ یہ کام کر رہا ہے' کیا ایک عقلمند آدمی اس پر اعتماد کر کے کفر کی سزا کا خطرہ مول لے سکتا ہے؟

اب نبی کی آخر ضرورت کیا ہے؟

دوسری قابلِ غور بات یہ ہے کہ نبوت کوئی ایسی صفت نہیں ہے' جو ہر اُس شخص میں پیدا ہو جایا کرے' جس نے عبادت اور عمل صالح میں ترقی کر کے اپنے آپ کو اس کا اہل بنا لیا ہو۔ نہ کوئی ایسا انعام ہے' جو کچھ خدمات کے صلے میں عطا کیا جاتا ہو۔ بلکہ یہ ایک منصب ہے' جس پر ایک خاص ضرورت کی خاطر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مقرر کرتا ہے۔ وہ ضرورت جب داعی ہوتی ہے تو ایک نبی اُس کے لئے مامور کیا جاتا ہے اور جب ضرورت نہیں ہوتی یا باقی نہیں رہتی تو خواہ مخواہ انبیاء پر انبیاء نہیں بھیجے جاتے۔

قرآن مجید سے ہم جب یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نبی کے تقرر کی ضرورت کن کن حالات میں پیش آئی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ صرف چار باتیں ایسی ہیں' جن میں انبیاء مبعوث ہوئے ہیں:

اول یہ کہ کسی خاص قوم میں نبی بھیجنے کی ضرورت اس لئے ہو کہ اس میں پہلے کبھی نبی نہ آیا تھا اور کسی دوسری قوم میں آئے ہوئے نبی کا پیغام بھی اُس تک نہ پہنچ سکتا تھا۔

دوم یہ کہ نبی بھیجنے کی ضرورت اس وجہ سے ہو کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم بھلا دی گئی ہو یا اس میں تحریف ہو گئی ہو اور اس کے نقشِ قدم کی پیروی کرنا ممکن نہ رہا ہو۔

سوم یہ کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کے ذریعہ مکمل تعلیم و ہدایت لوگوں کو نہ ملی ہو اور تکمیلِ دین کے لئے مزید انبیاء علیہم السلام کی ضرورت ہو۔

چہارم یہ کہ ایک نبی کے ساتھ اس کی مدد کے لئے ایک اور نبی کی حاجت ہو۔

اب یہ ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی ضرورت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی نہیں رہی ہے۔

قرآن خود کہہ رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا گیا ہے اور دنیا کی تمدنی تاریخ بتا رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت سے مسلسل ایسے حالات موجود رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سب قوموں کو پہنچ سکتی تھی اور ہر وقت پہنچ سکتی ہے۔اس کے بعد الگ الگ قوموں میں انبیاء آنے کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔

قرآن اس پر بھی گواہ ہے اور اس کے ساتھ حدیث و سیرت کا پورا ذخیرہ اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم بالکل درست صورت میں محفوظ ہے۔اس میں مسخ و تحریف کا عمل نہیں ہوا۔جو کتاب آپ لائے تھے اس میں ایک لفظ کی بھی کمی بیشی آج تک نہیں ہوئی نہ قیامت تک ہو سکتی ہے۔جو ہدایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل سے دی اس کے تمام آثار آج بھی اسی طرح ہمیں مل جاتے ہیں کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موجود ہیں۔اسلئے دوسری ضرورت بھی ختم ہو گئی۔

پھر قرآن مجید یہ بات بھی صاف صاف کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دین کی تکمیل کر دی گئی لہٰذا تکمیل دین کے لئے اب کوئی نبی درکار نہیں رہا۔

اب رہ جاتی ہے چوتھی ضرورت تو اگر اُس کے لئے نبی درکار ہوتا تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقرر کر دیا جاتا۔ظاہر ہے جب وہ مقرر نہیں کیا گیا تو یہ وجہ بھی ساقط ہو گئی۔

اب ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ پانچویں وجہ کون سی ہے' جس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کی ضرورت ہو؟۔اگر کوئی ہے کہ قوم بگڑ گئی ہے' اس کے لئے اصلاح کی خاطر ایک نبی کی ضرورت ہے' تو ہم اُس سے پوچھیں گے کہ محض اصلاح کے لئے نبی دنیا میں کب آیا ہے کہ آج صرف اس کام کے لئے وہ آئے؟۔نبی تو اس لئے مقرر ہوتا ہے کہ اس پر وحی کی جائے اور وحی کی ضرورت یا تو کوئی نیا پیغام دینے کے لئے ہوتی ہے' یا پچھلے پیغام کی تکمیل کرنے کے لئے' یا اس کی تحریفات سے پاک کرنے کے لئے۔قرآن اور سنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محفوظ ہو جانے اور دین کے مکمل ہو جانے کے بعد جب وحی کی سب ممکن ضرورتیں ختم ہو چکی ہیں تو اب اصلاح کے لئے صرف مصلحین کی حاجت باقی ہے' نہ کہ انبیاء علیہم السلام کی۔

نئی نبوت اب اُمت کے لئے رحمت نہیں بلکہ لعنت ہے:

تیسری بات جو قابل توجہ ہے کہ نبی جب بھی کسی قوم میں آئے گا فوراً اس میں کفر و ایمان کا سوال اُٹھ

کھڑا ہوگا جو اُس کو مانیں گے وہ ایک اُمت قرار پائیں گے اور جو اُس کو نہ مانیں گے وہ لامحالہ دوسری اُمت قرار پائیں گے۔ اِن دونوں اُمتوں کا اختلاف محض فروعی اختلاف نہ ہوگا' بلکہ ایک نبی پر ایمان لانے اور نہ لانے کا ایسا بنیادی اختلاف ہوگا جو انہیں اس وقت تک جمع نہ ہونے دے گا' جب تک ان میں سے کوئی اپنا عقیدہ نہ چھوڑ دے۔ پھر اُن کے لئے عملاً بھی ہدایت اور قانون کے ماخذ الگ الگ ہوں گے۔ کیونکہ ایک گروہ اپنے تسلیم کردہ نبی کی پیش کی ہوئی وحی اور اُس کی سنت سے قانون لے گا اور دوسرا گروہ اس کے قانون ماخذ ہونے کا سرے سے منکر ہوگا۔

اس بناء پر ایک مشترک معاشرہ بن جانا کسی طرح کبھی ممکن نہ ہوگا۔ ان حقائق کو اگر کوئی شخص نگاہ میں رکھے تو اُس پر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ ختم نبوت اُمت مسلمہ کے لئے اللہ کی ایک بہت بڑی رحمت ہے' جس کی بدولت ہی اُس اُمت کا ایک دائمی اور عالمگیر برادری بننا ممکن ہوا ہے۔ اس چیز نے مسلمانوں کو ایسے ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ کر دیا ہے۔ جو ان کے اندر مستقل تفریق کا موجب ہوسکتا ہے۔ اب جو شخص بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہادی و رہبر مانے اور ان کی دی ہوئی تعلیم کے سوا کسی اور ماخذ ہدایت کی طرف رجوع کرنے کا قائل نہ ہو' وہ اس برادری کا فرد ہے اور ہر وقت ہوسکتا ہے۔ یہ وحدت اس اُمت کو کبھی نصیب نہ ہوسکتی تھی۔ اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہو جاتا' کیونکہ ہر نبی کے آنے پر یہ پارہ پارہ ہوتی رہتی۔

آدمی سوچے تو اس کی عقل خود یہ کہے گی کہ جب تمام دنیا کے لئے ایک نبی بھیج دیا جائے اور جب اس نبی کے ذریعہ سے دین کی تکمیل بھی کر دی جائے اور جب اس نبی کی تعلیم کو پوری طرح محفوظ بھی کر دیا جائے تو نبوت کا دروازہ بند ہو جانا چاہئے تا کہ اُس آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی پر جمع ہو کر تمام دنیا میں ہمیشہ کے لئے اہل ایمان کی ایک ہی اُمت بن سکے اور بلاضرورت نئے نئے نبیوں کی آمد سے اُس اُمت میں بار بار تفرقہ نہ برپا ہوتا رہے۔ نبی خواہ "ظلی" ہو یا "بروزی" اُمتی ہو یا صاحب شریعت اور صاحب کتاب۔ بہرحال جو شخص نبی ہوگا اور خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوگا' اُس کے آنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کے ماننے والے ایک اُمت بنیں اور نہ ماننے والے کافر قرار پائیں۔ یہ تفریق اُس حالت میں تو ناگزیر ہے جبکہ نبی کے بھیجے جانے کی فی الواقع ضرورت ہو۔ مگر جب اس کے آنے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہے تو خدا کی حکمت اور اس کی رحمت سے یہ بات قطعی بعید ہے کہ وہ خواہ مخواہ اپنے بندوں کو کفر و ایمان کی کشمکش میں مبتلا کرے اور انہیں کبھی ایک اُمت نہ بننے دے' لہٰذا قرآن سے جو کچھ ثابت ہوا ہے اور جو کچھ سنت اور اجماع سے ثابت ہے عقل بھی

اسی کو صحیح تسلیم کرتی ہے اور اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اب نبوت کا دروازہ بند ہی رہنا چاہئے۔

مسیح موعود کی حقیقت

نئی نبوت کی طرف بلانے والے حضرات عام طور پر ناواقف مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ احادیث میں "مسیح موعود" کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور مسیح نبی تھے اس لئے اُن کے آنے سے ختم نبوت میں کوئی خرابی واقع نہیں ہوتی' بلکہ ختم نبوت بھی برحق اور اُس کے باوجود مسیح موعود کا آنا بھی برحق۔ اسی سلسلے میں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "مسیح موعود" سے مراد عیسیٰ ابن مریم نہیں ہیں۔ ان کا تو انتقال ہو چکا۔ اب جس کے آنے کی خبر احادیث میں دی گئی ہے۔ وہ مثیل مسیح' یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مانند ایک مسیح ہے اور وہ فلاں شخص ہے' جو آ چکا ہے۔ اُس کا ماننا عقیدہ ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے۔

اس فریب کا پردہ چاک کرنے کے لئے ہم یہاں پورے حوالوں کے ساتھ وہ مستند روایات نقل کئے دیتے ہیں' جو اس مسئلے کے متعلق حدیث کی معتبر ترین کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان احادیث کو دیکھ کر ہر شخص خود معلوم کر سکتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا اور آج اس کو کیا بنایا جا رہا ہے۔

احادیث درباب نزول عیسیٰ علیہ السلام مریم

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی' جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' ضرور اُتریں گے تمہارے درمیان ابن مریم حاکم عادل بن کر پھر وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو ہلاک کر دیں گے (صلیب کو توڑ ڈالنے اور خنزیر کو ہلاک کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ عیسائیت ایک الگ دین کی حیثیت سے ختم ہو جائے گی' دین عیسوی کی پوری عمارت اس عقیدے پر قائم ہے کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو صلیب پر "------" کی موت دی' جس سے وہ انسان کے گناہ کا کفارہ بن گیا۔ اور انبیاء کی اُمتوں کے درمیان عیسائیوں کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے صرف عقیدے کو لے کر خدا کی پوری شریعت رد کر دی' حتیٰ کہ خنزیر تک کو حلال کر لیا' جو تمام انبیاء کی شریعتوں میں حرام رہا ہے۔ پس جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ کر خود اعلان کر دیں گے کہ نہ میں خدا کا بیٹا ہوں' نہ میں نے صلیب پر جان دی' نہ میں کسی کے گناہ کا کفارہ بنا تو عیسائی عقیدے کے لئے سرے سے کوئی بنیاد ہی باقی رہے گی۔ اس طرح جب وہ بتائیں گے کہ میں نے تو نہ اپنے پیروؤں کے لئے سور حلال کیا تھا اور نہ ان کو شریعت کی پابندی سے آزاد ٹھہرایا تھا تو عیسائیت کی دوسری امتیازی خصوصیت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔) اور

جنگ کا خاتمہ کردیں گے (دوسری روایت میں حرب کے بجائے جزیہ کا لفظ ہے یعنی جزیہ ختم کردیں گے) (دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس وقت ملتوں کے اختلافات ختم ہو کر سب لوگ ایک ملت اسلام میں شامل ہو جائیں گے اور اس طرح نہ جنگ ہوگی اور نہ کسی پر جزیہ عائد کیا جائے گا۔ اسی بات پر آگے احادیث نمبر ۵، ۱۵ دلالت کررہی ہیں) اور مال کی وہ کثرت ہوگی کہ اُس کا قبول کرنے والا کوئی نہ رہے گا اور (حالت یہ ہو جائے گی کہ لوگوں کے نزدیک خدا کے حضور) ایک سجدہ کر لینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔" (بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم، مسلم، باب بیان نزول عیسیٰ علیہ السلام، ترمذی ابواب الفتن باب فی نزول عیسیٰ، مسند احمد، مرویات ابو ہریرہ)

۲۔ ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں ہے کہ **لاتقوم الساعته حتی ینزل عیسی ابن مریم** ----"قیامت قائم نہ ہوگی جب تک نازل نہ ہولیں عیسیٰ ابن مریم ----" اور اس کے بعد وہی مضمون ہے، جو اوپر کی حدیث میں بیان ہوا ہے (بخاری، کتاب المظالم، باب کسر الصلیب، ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال)۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیسے ہو گے تم جب کہ تمہارے درمیان ابن مریم اُتریں گے اور تمہارا امام اس وقت خود تم میں سے ہوگا۔ (یعنی نماز میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت نہیں کرائیں گے بلکہ مسلمانوں کا جو امام پہلے سے ہوگا۔ اسی کے پیچھے وہ نماز پڑھیں گے) (بخاری کتاب احادیث الانبیاء علیہ السلام باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، مسلم بیان نزول عیسیٰ علیہ السلام مسند احمد مرویات ابو ہریرہ)۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نازل ہوں گے پھر وہ خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو مٹا دیں گے اور ان کے لئے نماز جمع کی جائے گی اور وہ اتنا مال تقسیم کریں گے کہ اسے قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا اور وہ خراج ساقط کردیں گے اور روحا (مدینہ سے ۳۵ میل کے فاصلے پر ایک مقام) کے مقام پر منزل کر کے وہاں سے حج یا عمرہ کریں گے یا دونوں کو جمع کریں گے۔۳ (۳ واضح رہے کہ اس زمانے میں جن صاحب کو مثیل مسیح قرار دیا گیا ہے انہوں نے اپنی زندگی میں نہ حج کیا اور نہ عمرہ۔

راوی کو شک ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کونسی بات فرمائی تھی۔ (مسند احمد، بسلسلہ

مرویات ابو ہریرہ مسلم کتاب الحج باب جواز التمتع فی الحج والقرآن)۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (دجال کے خروج کا ذکر کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اس اثناء میں کہ مسلمان اس سے لڑنے کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ صفیں باندھ رہے ہوں گے اور نماز کے لئے تکبیر اقامت کہی جاچکی ہوگی کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوجائیں گے اور نماز میں مسلمانوں کی امامت کریں گے اور اللہ کا دشمن (یعنی دجال) ان کو دیکھتے ہی اس طرح گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو اس کے حال ہی پر چھوڑ دیں تو وہ آپ ہی گھل کر مرجائے مگر اللہ کو اُن کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور وہ اپنے نیزے میں اس کا خون مسلمانوں کو دکھائیں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن باب الملاحم بحوالہ مسلم)۔

۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اور اُن (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور یہ کہ وہ اُترنے والے ہیں جب تم اُن کو دیکھو تو پہچان لینا وہ ایک میانہ قد آدمی ہیں۔ رنگ مائل بسرخی و سفیدی ہے دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے ان کے سر کے بال ایسے ہوں گے گویا اب ان سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے وہ اسلام پر لوگوں سے جنگ کریں گے صلیب کو پاش پاش کردیں گے خنزیر کو قتل کردیں گے۔ جزیہ ختم کردیں گے اور اللہ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو مٹا دے گا اور وہ مسیح دجال کو ہلاک کردیں گے اور زمین میں چالیس سال وہ ٹھہریں گے۔ پھر ان کا انتقال ہوجائے گا اور مسلمان وان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔" (ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال مسند احمد مرویات ابو ہریرہؓ)

۷۔ حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ..... پھر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے مسلمانوں کا امیر اُن سے کہے گا کہ آیئے آپ نماز پڑھایئے مگر وہ کہیں گے نہیں تم لوگ خود ہی ایک دوسرے کے امیر ہو ا (ا۔ یعنی تمہارا امیر تم ہی میں سے ہونا چاہئے)۔ یہ وہ اُس عزت کا لحاظ کرتے ہوئے کہیں گے جو اللہ نے اُس اُمت کو دی ہے۔" (مسلم بیان نزول عیسیٰ ابن مریم مسند احمد بسلسلہ مرویات جابر بن عبداللہؓ)۔

۸۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (قصہ ابن صیاد کے سلسلہ میں) روایت کرتے ہیں کہ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اُسے قتل کردوں۔ اس پر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی شخص (دجال) ہے تو اس کے قتل کرنے والے تم نہیں ہو بلکہ اسے تو عیسیٰ ابن مریم ہی قتل کریں گے اور اگر یہ وہ شخص نہیں ہے تو تمہیں اہل عہد (یعنی ذمیوں) میں سے ایک آدمی کو قتل کر دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔" (مشکوٰۃ' کتاب الفتن' باب قصہ ابن صیاد' بحوالہ شرح السنۃ للبغوی)۔

۹۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (دجال کا قصہ بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اُس وقت یکا یک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مسلمانوں کے درمیان آ جائیں گے۔ پھر نماز کھڑی ہوگی۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ اے روح اللہ! آگے بڑھیے' مگر وہ کہیں گے کہ نہیں' تمہارے امام ہی کو آگے بڑھنا چاہئے' وہی نماز پڑھائے' پھر صبح کی نماز سے فارغ ہو کر مسلمان دجال کے مقابلے پر نکلیں گے' فرمایا: جب وہ کذاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو گھلنے لگے گا' جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔ پھر وہ اس کی طرف بڑھیں گے اور اسے قتل کر دیں گے اور حالت یہ ہوگی کہ درخت اور پتھر پکار اُٹھیں گے کہ اے روح اللہ! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ دجال کے پیروؤں میں سے کوئی نہ بچے گا' جسے وہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) قتل نہ کر دیں۔ (مسند احمد' بسلسلہ روایات جابر بن عبداللہ)۔

۱۰۔ حضرت نواس بن سمعان کلابی (قصہ دجال بیان کرتے ہوئے) روایت کرتے ہیں: اس اثناء میں کہ دجال یہ کچھ کر رہا ہوگا' اللہ تعالیٰ مسیح علیہ السلام ابن مریم کو بھیج دے گا اور وہ دمشق کے شرقی حصے میں' سفید مینار کے پاس' زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اُتریں گے۔ جب وہ سر جھکائیں گے تو ایسا محسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب وہ سر اُٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ ان کے سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی اور وہ ان کی حد نظر تک جائے گا ----- وہ زندہ نہ بچے گا۔ پھر ابن مریم دجال کا پیچھا کریں گے اور لد (واضح رہے کہ لد (LYDDA) فلسطین میں ریاست اسرائیل کے دارالسلطنت تل ابیب سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور یہودیوں نے وہاں بہت بڑا ہوائی اڈہ بنا رکھا ہے) کے دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے۔ (مسلم' ذکر الدجال' ابوداؤد' کتاب الملاحم' باب خروج الدجال' ترمذی' ابواب الفتن' باب فی فتنۃ الدجال' ابن ماجہ' کتاب الفتن' باب فتنۃ الدجال)۔

۱۱۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال میری اُمت میں نکلے گا اور چالیس (میں نہیں جانتا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال)۔ ۲۔ (۲۔ حضرت

عبداللہ بن عمرو بن عاص کا اپنا قول ہے) رہے گا۔ پھر اللہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو بھیجے گا۔ ان کا حلیہ عروہ بن مسعود (ایک صحابی) سے مشابہ ہوگا۔ وہ اس کا پیچھا کریں گے اور اُسے ہلاک کر دیں گے کہ دو آدمیوں کے درمیان بھی عداوت نہ ہوگی۔ (مسلم ذکر الدجال)۔

۱۲۔ حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مجلس میں تشریف لائے اور ہم آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کیا بات ہو رہی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ فرمایا وہ ہرگز قائم نہ ہوگی جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں پھر آپ نے وہ دس نشانیاں یہ بتائیں: ۱۔ دھواں ۲۔ دجال ۳۔ دابۃ الارض ۴۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ۵۔ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا نزول ۶۔ یاجوج و ماجوج ۷۔ تین بڑے خسف (زمین دھنس جانا) ایک مشرق میں ۸۔ دوسرا مغرب میں ۹۔ تیسرا جزیرۃ العرب میں ۱۰۔ سب سے آخر میں ایک زبردست آگ جو یمن سے اُٹھے گی اور لوگوں کو ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائے گی۔ (مسلم کتاب الفتن و اشراط الساعۃ۔ ابو داؤد کتاب الملاحم باب امارات الساعۃ)۔

۱۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت کے دو لشکر ایسے ہیں جن کو اللہ نے دوزخ کی آگ سے بچا لیا ایک وہ لشکر جو ہندوستان پر حملہ کرے گا دوسرا وہ جو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔'' (نسائی کتاب الجہاد مسند احمد بسلسلہ روایات ثوبان)۔

۱۴۔ مجمع بن جاریہ انصاری کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابن مریم علیہ السلام دجال کو لد کے دروازے پر قتل کریں گے (مسند احمد ترمذی ابواب الفتن)۔

۱۵۔ ابو اُمامہ باہلی (ایک طویل حدیث میں دجال کا ذکر کرتے ہوئے) روایت کرتے ہیں کہ عین اُس وقت جب مسلمانوں کا امام صبح کی نماز پڑھنے کے لئے آگے بڑھ چکا ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم اُن پر اُتر آئیں گے۔ امام پیچھے پلٹے گا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھیں مگر عیسیٰ علیہ السلام اس کے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ نہیں۔ تم ہی نماز پڑھاؤ۔ کیونکہ یہ تمہارے لئے ہی کھڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ وہی نماز پڑھائے گا۔ سلام پھیرنے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے دروازہ کھولو چنانچہ وہ کھولا جائے گا۔ باہر دجال ۷۵ ہزار مسلح یہودیوں کے ساتھ موجود ہوگا۔ جونہی کہ عیسیٰ علیہ السلام پر اس کی نظر پڑے گی وہ اس طرح گھلنے لگے گا

جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے اور وہ بھاگ نکلے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میرے پاس تیرے لئے ایک ایسی ضرب ہے جس سے تو بچ کر نہ جا سکے گا۔ پھر وہ اُسے لدے کے شرقی دروازے پر جا لیں گے اور اللہ یہودیوں کو ہرا دے گا۔۔۔۔اور زمین مسلمانوں سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جائے' سب دنیا کا کلمہ ایک ہو جائے گا اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ ہو گی۔ (ابن ماجہ' کتاب الفتن' باب فتنۃ الدجال)۔

۱۶۔ عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔۔۔۔اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فجر کی نماز کے وقت اُتر آئیں گے۔ مسلمانوں کا امیر اُن سے کہے گا کہ اے روح اللہ! آپ نماز پڑھائیے۔ وہ جواب دیں گے کہ اِس اُمت کے لوگ خود ہی ایک دوسرے پر امیر ہیں۔ تب مسلمانوں کا امیر آگے بڑھ کر نماز پڑھائے گا۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر عیسیٰ علیہ السلام اپنا حربہ لے کر دجال کی طرف چلیں گے۔ وہ جب ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام اپنے حربے سے اس کو ہلاک کر دیں گے اور اس کے ساتھی شکست کھا کر بھاگیں گے' مگر کہیں انہیں چھپنے کو جگہ نہ ملے گی۔ حتیٰ کہ درخت پکاریں گے اے مومن' یہ کافر یہاں موجود ہے اور پتھر پکاریں گے کہ اے مومن' یہ کافر یہاں موجود ہے۔ (مسند احمد طبرانی۔ حاکم)۔

۱۷۔ سمرہ بن جندب (ایک طویل حدیث میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: پھر صبح کے وقت مسلمانوں کے درمیان عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آ جائیں گے اور اللہ' دجال اور اس کے لشکروں کو شکست دے گا۔ یہاں تک کہ دیواریں اور درختوں کی جڑیں پکار اُٹھیں گی کہ اے مومن' یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آ اور اسے قتل کر۔ (مسند احمد۔ حاکم)۔

۱۸۔ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں ہمیشہ ایک ایسا گروہ موجود رہے گا' جو حق پر قائم اور مخالفین پر بھاری ہو گا' یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فیصلہ آ جائے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں۔ (مسند احمد)۔

۱۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ (دجال کے قصے میں) روایت کرتی ہیں: پھر عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین میں ایک امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے رہیں گے۔" (مسند احمد)۔

۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام سفینہ (دجال کے قصے میں) روایت کرتے ہیں: پھر عیسیٰ

علیہ السلام نازل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ دجال کو افیق (افیق جسے آج کل افیق کہتے ہیں، شام اور اسرائیل کی سرحد پر موجود ریاست شام کا آخری شہر ہے۔ اس کے آگے مغرب کی جانب چند میل کے فاصلہ پر طبریہ نامی جھیل ہے، جس میں سے دریائے اُردن نکلا ہے اور اس کے جنوب مغرب کی پہاڑوں کے درمیان ایک نشیبی راستہ ہے، جو تقریباً ڈیڑھ دو ہزار فٹ تک گہرائی میں اُتر کر اس مقام پر پہنچتا ہے، جہاں سے دریائے اُردن طبریہ میں سے نکلا ہے۔ اسی پہاڑی راستے کو عقبہ افیق (افیق کی گھاٹی) کہتے ہیں۔ کی گھاٹی کے قریب آ کر ہلاک کردے گا۔ (مسند احمد)

۲۱۔ حضرت حذیفہ بن یمان (دجال کا ذکر کرتے ہوئے) بیان کرتے ہیں: "پھر جب مسلمان نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں گے تو اُن کی آنکھوں کے سامنے عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم اُتریں گے۔ اور وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد لوگوں سے کہیں گے کہ میرے اور اس دشمن خدا کے درمیان سے ہٹ جاؤ ----- اور اللہ دجال کے ساتھیوں پر مسلمانوں کو مسلط کردے گا اور مسلمان انہیں خوب ماریں گے، یہاں تک کہ درخت اور پتھر پکار اُٹھیں گے۔ اے عبداللہ، اے عبدالرحمٰن، اے مسلمان، یہ رہا ایک یہودی، مار اسے۔ اس طرح اللہ ان کو فنا کردے گا اور مسلمان غالب ہوں گے اور صلیب توڑ دینگے خنزیر کو قتل کردیں گے اور جزیہ ساقط کردیں گے۔ (مستدرک حاکم، مسلم میں بھی یہ روایت اختصار کے ساتھ آئی ہے اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری جلد ۶ ص ۴۵۰ میں اُسے درست قرار دیا ہے)۔

یہ جملہ ۲۱ روایات ہیں جو ۱۴ صحابیوں سے سندوں کے ساتھ حدیث کی معتبر ترین کتابوں میں وارد ہوئی ہیں۔ اگرچہ ان کے علاوہ دوسری بہت سی احادیث میں بھی یہ ذکر آیا ہے، لیکن طول کلام سے بچنے کے لئے ہم نے اُن سب کو نقل نہیں کیا ہے بلکہ وہ روایتیں لے لی ہیں، جو سند کے لحاظ سے قوی تر ہیں۔

ان احادیث سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

جو شخص بھی ان احادیث کو پڑھے گا وہ خود دیکھ لے گا کہ اِن میں کسی "مسیح موعود یا مثیل مسیح" یا "بروز مسیح" کا سرے سے کوئی ذکر ہی نہیں ہے، نہ ان میں اس امر کی کوئی گنجائش ہے کہ کوئی شخص اس زمانے میں کسی ماں کے پیٹ اور کسی باپ کے نطفے سے پیدا ہو کر یہ دعویٰ کرے کہ میں ہی وہ مسیح ہوں۔ جس کے آنے کی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی۔ یہ تمام حدیثیں صاف اور صریح الفاظ میں اُن عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر دے رہی ہے، جو آج سے دو ہزار سال پہلے باپ کے بغیر حضرت مریم علیہا السلام کے بطن

سے پیدا ہوئے تھے' اس مقام پر یہ بحث چھیڑنا بالکل لاحاصل ہے کہ وہ وفات پا چکے ہیں یا زندہ کہیں موجود ہیں۔ بالفرض وہ وفات ہی پا چکے ہوں تو اللہ انہیں زندہ کر کے اُٹھا لانے پر قادر ہے ۱(۱۔ جو لوگ اس بات کا انکار کرتے ہیں' انہیں سورۂ بقرۂ کی آیت نمبر ۲۵۹ ملاحظہ فرما لینی چاہئے جس میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ اس نے اپنے ایک بندے کو ۱۰۰ برس تک مردہ رکھا اور پھر زندہ کر دیا۔ (**فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ**) ورنہ یہ بات بھی اللہ کی قدرت سے ہرگز بعید نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی بندے کو اپنی کائنات میں کہیں ہزار ہا سال تک زندہ رکھے اور جب وہ چاہے دنیا میں واپس لے آئے۔ بہر حال اگر کوئی شخص حدیث کو نہ مانتا ہو تو وہ سرے سے کسی آنے والے کی آمد کا قائل ہی نہیں ہو سکتا' کیونکہ آنے والے کی آمد کا عقیدہ احادیث کے سوا کسی اور چیز پر مبنی نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک عجیب مذاق ہے کہ آنے والے کی آمد کا عقیدہ تو لے لیا جائے' احادیث سے' اور پھر انہی احادیث کی اس تصریح کو نظر انداز کر دیا جائے کہ وہ آنے والے عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ہوں گے نہ کہ کوئی مثل مسیح۔ دوسری بات جو اتنی ہی وضاحت کے ساتھ ان احادیث سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا یہ دوبارہ نزول نبی ہو کر آنے والے شخص کی حیثیت سے نہیں ہوگا۔ نہ اُن پر وحی نازل ہوگی' نہ وہ خدا کی طرف سے کوئی نیا پیغام یا نئے احکام لائیں گے' نہ وہ شریعت محمدیؐ میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی کریں گے' نہ اُن کو تجدید دین کے لئے دنیا میں لایا جائے گا' نہ وہ آکر لوگوں کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دیں گے اور نہ وہ اپنے ماننے والوں کی ایک الگ اُمت بنائیں گے' وہ صرف ایک کار خاص کے لئے بھیجے جائیں گے' اور وہ یہ ہوگا کہ دجال کے فتنے کا استحصال کر دیں۔ اس غرض کے لئے وہ ایسے طریقے سے نازل ہوں گے کہ جن مسلمانوں کے درمیان کا نزول ہوگا' انہیں اس امر میں کوئی شک نہ رہے گا کہ یہ عیسیٰ علیہ والسلام ابن مریم ہی ہیں' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ٹھیک وقت پر تشریف لائے ہیں۔ وہ آکر مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ جو بھی مسلمانوں کا امام اس وقت ہوگا' اُسی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔۲(۲۔ علماء اسلام نے اس مسئلے کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ علامہ تفتازانی (۷۲۲ھ - ۷۹۲ھ) شرح عقائد نسفی میں لکھتے ہیں: ۔یہ ثابت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر کہا جائے کہ آپ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر احادیث میں آیا ہے تو ہم کہیں گے کہ ہاں آیا ہے' مگر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں گے' کیونکہ ان کی شریعت تو منسوخ ہو چکی ہے۔ اس لئے نہ اُن کی طرف وحی ہوگی اور نہ وہ احکام مقرر کریں گے۔ بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

نائب کی حیثیت سے کام کریں گے اور یہی بات علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں۔

پھر عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو وہ اپنی سابق نبوت پر باقی ہوں گے بہر حال اس سے معزول تو نہ ہو جائیں گے مگر وہ پچھلی شریعت کے پیرو نہ ہوں گے کیونکہ وہ ان کے اور دوسرے سب لوگوں کے حق میں منسوخ ہو چکی ہے اور اب وہ اصول اور فروع میں اس شریعت کی پیروی پر مکلف ہوں گے۔ لہٰذا ان پر نہ اب وحی آئے گی اور نہ انہیں احکام مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔ بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور آپ کی اُمت میں اُمت محمدیہ کے حاکموں میں سے ایک حاکم کی حیثیت سے کام کریں گے۔ (جلد ۲۲ ۔ص ۳۲)۔

امام رازی اس بات کو اور زیادہ وضاحت کے ساتھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

انبیاء کا دور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے تو انبیاء کی آمد کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اب یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں گے۔ (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۳۴۳) اور جو بھی مسلمانوں کا امیر ہوگا' اُسی کو آگے رکھیں گے' تاکہ اس شبہ کی کوئی ادنیٰ سی گنجائش بھی نہ رہے کہ وہ اپنی سابق پیغمبرانہ حیثیت کی طرف اب پھر پیغمبری کے فرائض انجام دینے کے لئے واپس آئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کسی جماعت میں اگر خدا کا پیغمبر موجود ہو تو نہ اس کا کوئی دوسرا امام دوسرا شخص ہو سکتا ہے اور نہ امیر۔ پس جب مسلمانوں کی جماعت میں آ کر محض ایک فرد کی حیثیت سے شامل ہوں گے تو یہ گویا خود بخود اس طرح ہوگا کہ وہ پیغمبر کی حیثیت سے تشریف نہیں لائے ہیں اور اس بناء پر ان کی آمد سے مہر نبوت کے ٹوٹنے کا قطعاً کوئی سوال پیدا نہ ہوگا۔

اُن کا آنا بلاشبہ اسی نوعیت کا ہوگا' جیسے ایک صدر ریاست کے دور میں کوئی سابق صدر آئے اور وقت کے صدر کی ماتحتی میں مملکت کی کوئی خدمت انجام دے ایک معمولی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ایک صدر کے دور میں کسی سابق صدر کے محض آ جانے سے آئین نہیں ٹوٹتا۔ البتہ دونوں صورتوں میں آئین کی خلاف ورزی لازم آتی ہے۔ ایک یہ کہ سابق صدر آ کر پھر سے فرائض صدارت سنبھالنے کی کوشش کرے۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص اس کی سابق صدارت کا بھی انکار کر دے کیونکہ یہ اُن تمام کاموں کے لئے جواز کو چیلنج کرنے کا ہم معنی ہوگا' جو اس کے دور صدارت میں انجام پائے تھے۔ ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہ ہو تو بجائے خود سابق صدر کی آمد آئینی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتی یہی معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام آمد ثانی کا بھی ہے کہ ان کے محض آ جانے سے ختم نبوت نہیں ٹوٹتی۔ البتہ اگر وہ آ کر پھر نبوت کا منصب سنبھال لیں اور فرائض نبوت انجام دینے کی کوشش کرے یا انجام دینے شروع کر دیں یا کوئی شخص ان کی سابق نبوت کا بھی انکار کر دے تو اس سے اللہ تعالیٰ کے آئین نبوت کی خلاف ورزی لازم آئے گی۔ احادیث نے پوری وضاحت کے ساتھ دونوں صورتوں کا سد باب کر دیا ہے۔ ایک طرف وہ تصریح کرتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبوت نہیں ہے اور دوسری طرف وہ خبر دیتی ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دوبارہ نازل ہوں گے۔ اس سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ ان کی یہ آمد ثانی منصب نبوت کے فرائض انجام دینے کے لئے نہ ہوگی۔ اس طرح ان کی آمد سے مسلمانوں کے اندر کفر و ایمان کا بھی کوئی نیا سوال پیدا نہ ہوگا۔ اُن کی سابقہ نبوت پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کی ساری اُمت ابتداء سے اُن کی مومن ہے۔ یہی حیثیت اُس وقت ہوگی۔ مسلمان کسی تازہ نبوت پر ایمان نہ لائیں گے' بلکہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی سابقہ نبوت پر ایمان رکھیں گے' جس طرح آج رکھتے ہیں' یہ چیز کہ آج ختم نبوت کے خلاف ہے نہ اُس وقت ہوگی۔

آخری بات جو ان احادیث سے' اور بکثرت دوسری احادیث سے معلوم ہوتی ہے' وہ یہ کہ دجال جس کے فتنہ عظیم کا استحصال کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجا جائے گا' یہودیوں میں سے ہوگا' اور اپنے آپ کو ''مسیح'' کی حیثیت سے پیش کرے گا۔ اس معاملے کی حقیقت کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا' جب تک وہ یہودیوں کی تاریخ اور ان کے مذہبی تصورات سے واقف نہ ہو۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل پے در پے تنزل کی حالت میں مبتلا ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ آخر کار بابل اور اسیریا کی سلطنتوں نے ان کو غلام بنا کر زمین میں تتر بتر کر دیا تو انبیائے بنی اسرائیل نے ان کو خوشخبری دینی شروع کی کہ خدا کی طرف سے ایک ''مسیح'' آنے والا ہے' جو ان کو اس ذلت سے نجات دلائے گا۔ ان پیشگوئیوں کی بنا پر یہودی ایک مسیح کی آمد کے متوقع تھے جو بادشاہ ہو' لڑ کر ملک فتح کرے' بنی اسرائیل کو ملک ملک سے لا کر فلسطین میں جمع کر دے اور ان کی ایک زبردست سلطنت قائم کر دے لیکن ان کی توقعات کے خلاف جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام خدا کی طرف سے مسیح ہو کر آئے اور کوئی لشکر ساتھ نہ لائے تو یہودیوں نے ان کی مسیحیت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور انہیں ہلاک کرنے کے درپے ہو گئے' اُس وقت آج تک دنیا بھر کے یہودی اُس مسیح موعود کو (Promised Messian) منتظر ہیں' جس کے آنے کی خوش خبریاں اُن کو دی گئی تھیں۔ اُن کا لٹریچر اس آنے والے دور کے سہانے خوابوں سے بھرا پڑا ہے۔ تیمود اور ربیوں کے ادبیات میں

اُس کو جو نقشہ کھینچا گیا ہے' اُس کی خیالی لذت کے سہارے صدیوں سے یہودی جی رہے ہیں اور یہ اُمید لئے بیٹھے ہیں کہ یہ مسیح موعود ایک زبردست جنگی و سیاسی لیڈر ہوگا' جو دریائے نیل سے دریائے فرات تک کا علاقہ (جسے یہودی اپنی میراث کا ملک سمجھتے ہیں) انہیں واپس دلائے گا اور دنیا کے گوشے گوشے سے یہودیوں کو لاکر اس ملک میں پھر سے جمع کردے گا۔

اب اگر کوئی شخص مشرق وسطیٰ کے حالات پر ایک نگاہ ڈالے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے پس منظر میں ان کو دیکھے تو فوراً یہ محسوس کرے گا کہ اُس دجال اکبر کے ظہور کے لئے اسٹیج بالکل تیار ہو چکا ہے' جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی خبروں کے مطابق یہودیوں کا مسیح موعود بن کر اُٹھے گا۔ فلسطین کے بڑے حصے سے مسلمان بے دخل کئے جا چکے ہیں اور وہاں اسرائیل کے نام سے ایک یہودی ریاست قائم کردی گئی ہے۔ اس ریاست میں دنیا بھر کے یہودی کھینچ کھینچ کر چلے آرہے ہیں' امریکہ' برطانیہ اور فرانس نے اس کو ایک زبردست جنگی طاقت بنادیا ہے۔ یہودی سرمائے کی بے پایاں امداد سے یہودی سائنسدان اور ماہرین فنون اُس کو روز افزوں ترقی دیتے چلے آرہے ہیں اور اُس کی یہ طاقت گردوپیش کی' مسلمان قوموں کے لئے ایک خطرۂ عظیم بن گئی ہے۔ اس ریاست کے لیڈروں نے اپنی اس تمنا کو کچھ چھپا کر نہیں رکھا ہے کہ وہ اپنی "میراث کا ملک" حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مستقبل کی یہودی سلطنت کا جو نقشہ وہ ایک مدت سے کھلم کھلا شائع کررہے ہیں اُسے مقابل کے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پورا شام' پورا لبنان' پورا اُردن اور تقریباً سارا عراق لینے کے علاوہ ترکی سے اسکندرون' مصر سے سینا اور ڈیلٹا کا علاقہ اور سعودی عرب سے بالائی حجاز و نجد کا علاقہ لینا چاہتے ہیں' جس میں مدینہ منورہ بھی شامل ہے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے صاف محسوس ہوتا ہے کہ آئندہ کسی عالمگیر جنگ کی ہڑبونگ سے فائدہ اُٹھا کر وہ ان علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ٹھیک اس موقع پر وہ دجال اکبر اُن کا مسیح موعود بن کر اُٹھے گا' جس کے ظہور کی خبر دینے ہی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اکتفا نہیں فرمایا ہے' بلکہ یہ بھی بتادیا ہے کہ اُس زمانے میں مسلمانوں پر مصائب کے ایسے پہاڑ ٹوٹیں گے کہ ایک دن سال کے برابر محسوس ہوگا' اسی بناء پر آپ فتنۂ دجال و مسیح سے خود بھی پناہ مانگتے تھے اور اپنی اُمت کو بھی پناہ مانگنے کی تلقین فرماتے تھے۔

اس مسیح دجال کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کسی مثیل کو نہیں' بلکہ اُس اصلی مسیح کو نازل فرمائے گا' جسے دو ہزار برس پہلے یہودیوں نے ماننے سے انکار کردیا تھا اور جسے وہ اپنی درست میں صلیب پر چڑھا کر

ٹھکانے لگا چکے تھے۔اس حقیقی مسیح کے نزول کی جگہ ہندوستان یا افریقہ یا امریکہ میں نہیں بلکہ دمشق میں ہوگی' کیونکہ یہی مقام اُس وقت عین محاذِ جنگ پر ہوگا۔براہ کرم دوسرے صفحے پر نقشہ ملاحظہ فرمائیے۔اس میں آپ دیکھیں گے کہ اسرائیل کی سرحد سے دمشق بمشکل ۵۰'۶۰ میل کے فاصلے پر ہے'پہلے جو احادیث ہم نقل کر آئے ہیں ان کا مضمون اگر آپ کو یاد ہے تو آپ کو یہ سمجھنے میں کوئی زحمت نہ ہوگی کہ مسیح دجال ۷۰ ہزار یہودیوں کا لشکر لے کر شام میں گھسے گا اور دمشق کے سامنے جا پہنچے گا۔ٹھیک اس نازک موقع پر دمشق کے شرقی حصے میں ایک سفید مینار کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم صبح دم نازل ہوں گے اور نمازِ فجر کے بعد مسلمانوں کو اس کے مقابلے پر لے کر نکلیں گے۔اُن کے حملے سے دجال پسپا ہو کر افیق کی گھاٹی سے (ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۱)اسرائیل کی طرف پلٹے گا اور وہ اُس کا تعاقب کریں گے'آخرکار لد کے ہوائی اڈے پر پہنچ کر وہ اُن کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔(حدیث نمبر ۱۰'۱۴'۱۵)اُس کے بعد یہودی چن چن کر قتل کیے جائیں گے اور ملت یہود کا خاتمہ ہو جائے گا(حدیث ۹'۱۵'۲۱)۔

عیسائیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے اظہارِ حقیقت ہو جانے کے بعد ختم ہو جائے گی (حدیث نمبر ۱'۲'۴'۶)۔

اور تمام ملتیں ایک ہی ملت مسلمہ میں ختم ہو جائیں گی۔(حدیث نمبر ۶'۱۵)

یہ وہ حقیقت ہے جو کسی اشتباہ کے بغیر احادیث میں صاف نظر آتی ہے۔اس کے بعد اس امر میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے کہ "مسیح موعود" کے نام سے جو کاروبار ہمارے ملک میں پھیلایا گیا ہے وہ ایک جعل سازی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔

اس جعل سازی کا سب سے زیادہ مضحکہ انگیز پہلو یہ ہے کہ جو صاحب اپنے آپ کو ان پیشگوئیوں کا مصداق قرار دیتے ہیں'انہوں نے خود عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم بننے کے لئے دلچسپ تاول فرمائی ہے: "اُس نے (یعنی اللہ تعالیٰ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے میں میرا نام مریم رکھا۔پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے'دو برس تک صفت مریمیت میں'میں نے پرورش پائی ----- پھر ----- مریم علیہ السلام کی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد'جو دس مہینے سے زیادہ نہیں'بذریعہ اُس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم میں درج ہے'مجھے مریم سے عیسیٰ علیہ السلام بنایا گیا۔پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔" (کشتی نوح ص ۸۷'۸۸'۸۹)۔

یعنی پہلے مریم بنے' پھر خود ہی حاملہ ہوئے۔ پھر اپنے پیٹ سے آپ عیسیٰ ابن مریم بن کر تولد ہو گئے!

اس کے بعد یہ مشکل پیش آئی کہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا نزول تو احادیث کی رو سے دمشق میں ہونا تھا' جو کئی ہزار برس سے شام کا ایک مشہور معروف مقام ہے اور آج بھی دنیا کے نقشے پر اسی نام سے موجود ہے۔ یہ مشکل ایک دوسری پر لطف تاویل سے یوں رفع کی گئی۔

''واضح ہو کہ دمشق کے لفظ تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبے کا نام دمشق رکھا گیا ہے' جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں' جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں---- یہ قصبہ قادیان بوجہ اس کے اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں' دمشق سے ایک مشابہت اور مناسبت رکھتا ہے۔'' (حاشیہ ازالہ اوہام ص ۶۳ تا ۷۳)۔

پھر ایک اور الجھن یہ باقی رہ گئی کہ احادیث کی رو سے ابن مریم کو ایک سفید منارہ کے پاس اترنا تھا۔ چنانچہ اس کا حل یہ نکالا گیا کہ مسیح صاحب نے آ کر اپنا منارہ خود بنوالیا۔ اب اسے کون دیکھتا ہے کہ احادیث کی رو سے منارہ وہاں ابن مریم علیہ السلام کے نزول سے پہلے موجود ہونا چاہئے تھا اور یہاں وہ مسیح موعود صاحب کی تشریف آوری کے بعد تعمیر کیا گیا۔

آخری اور زبردست الجھن یہ تھی کہ احادیث کی رو سے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو لد کے دروازے پر دجال کو قتل کرنا تھا۔ اس مشکل کو رفع کرنے کی فکر میں پہلے طرح طرح کی تاویلیں کی گئیں۔ کبھی تسلیم کیا گیا کہ لد بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا نام ہے۔ پھر کہا گیا کہ لد اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑا کرنے والے ہوں۔ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے' تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دیگا۔'' (ازالہ اوہام صفحہ ۷۳۵)۔ لیکن جب اس سے بھی بات نہ بنی تو صاف کہہ دیا گیا کہ لد سے مراد لدھیانہ ہے اور اس کے دروازے پر دجال کے قتل سے مراد یہ ہے کہ اشرار کے مخالفت کے باوجود ہیں سب سے پہلے مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوئی (الہدیٰ ص ۹۱)۔ ان تاویلات کو جو شخص بھی کھلی آنکھوں سے دیکھے گا' اُسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ جھوٹے بہروپ (Flase inpersonation) کا صریح ارتکاب ہے' جو علی الاعلان کیا گیا ہے۔

دینِ اسلام کو مسخ کرنے والے

اگر ہم تاریخ اسلام کے جھروکوں میں لحہ بھر کے لئے جھانکیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ بد قسمتی سے ملت

اسلامیہ کئی فرقوں میں تقسیم ہوئی' باہمی تعصب نے بارہا اُمت مسلمہ کے امن وسکون کو درہم برہم کیا۔ فتنہ وفساد کے شعلوں نے بڑے المناک حوادث کو جنم دیا اور گردش دوراں نے امت مسلمہ کے اتحاد واتفاق کو انتشار و افتراق میں بدل دیا۔ لیکن اتنے شدید اختلافات کے باوجود تمام مکاتب فکر کے علماء اس امر پر متفق رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ ہی اسلامی نظام کی شکل کوئی نیا نظام آئے گا۔ چنانچہ گزشتہ چودہ صدیوں میں جس نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اُس لعین کو مرتد قرار دیا گیا اور اس کے خلاف علم جہاد بلند کر کے اس کی جھوٹی عظمت کو خاک میں ملا دیا گیا اور جس نے بھی اسلام کی شکل کوئی نیا نظام رائج کرنے کی کوشش کی وہ اپنے عبرتناک انجام سے دوچار ہوا۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی شہادت رب لم یزل نے کتاب انقلاب میں دی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "محمد تم میں سے کسی بالغ مرد کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں" اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی تائید وتصدیق خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درج ذیل فرمان عالیشان سے بھی ہوتی ہے کہ "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے ان چند بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جس پر ہمیشہ ملت اسلامی کا اجماع رہا ہے اگر ہم ہندوستان کی تاریخ کو بنظر عمیق دیکھیں تو یہ طشت ازبام ہے کہ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمان اپنی سیاسی ومذہبی بالادستی کھو دینے کی وجہ سے سخت ذہنی پریشانی اور یاس وقنوط کا شکار ہو چکے تھے اور اپنے اس اضمحلال واضطراب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ہر طرف منتظر آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ کوئی مردِ خدا آ کر انہیں اس کرب وبلا سے نجات دلائے اس دور کے مسلم دانشور بھی احیاءِ اسلام کے درد سے مضطرب وبے چین تھے مگر انہیں دوہری دشواری کا سامنا تھا ایک تو انقلاب زمانہ نے ان کی دنیوی حکومت اور جاہ وجلال چھین لیا تھا دوسری طرف یورپ کا مادی انقلاب ان کی دینی اقدار کو پامال اور جذبہ جہاد کو سبوتاژ کر رہا تھا ادھر انگریزوں کے ناپاک عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے میر جعفر اور میر صادق سے بھی بڑے غدار ضمیر فروش' ابن الوقت اور ایسے دین فروشوں کی ضرورت تھی جو ملکہ برطانیہ کا وفادار اور انگریز سرکار کے ایجنٹ ہوں۔ چنانچہ 1857ء کی تحریک آزادی کے بعد اُمت مسلمہ کے دلوں سے جذبہ جہاد نکالنے کے لئے اور مسلمانوں کے دینی عقائد کو مسخ کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا گیا۔ بھارت کے صوبہ پنجاب کے ضلع گورداسپور کے تحصیل بٹالہ کے ایک غیر معروف گاؤں قادیان

کے رہنے والے اس شخص نے ایک ہی جست میں صرف نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ کبھی عالم کے روپ میں سامنے آیا کبھی سازش کے تحت عیسائیوں سے مناظرہ کر کے ایک مناظر کی شکل میں روشناس ہوتا رہا۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرتا رہا' کبھی دجل وفریب پر مبنی کتابیں لکھ کر خود کو ایک مصنف کی حیثیت سے متعارف کرواتا رہا تو کبھی اپنی جھوٹی تعلیمات کے اشتہارات شائع کر کے سستی شہرت حاصل کرتا رہا۔ کبھی اپنے آپ کو مجدد کہا تو کبھی مامور من اللہ بنا۔ کبھی خود کو محدث کہا تو کبھی اپنے آپ کو امام زماں لکھا۔ کہیں مہدی اور مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا تو کبھی ظلی' بروزی نبی بنا مختصر یہ کہ بالآخر 1901ء میں تمام حدود کو پھلانگ کر اپنی جھوٹی نبوت ورسالت کا اعلان کر دیا اور لوگوں کے سامنے اسلام کے متوازی ایک نیا دین پیش کر دیا یہی وجہ ہے کہ 1901ء سے لے کر آج تک جید علماء ومفکرین اور دانشور حضرات امت مسلمہ کو فتنۂ قادیانیت سے آگاہ کرتے رہے اور اس فتنے کی سرکوبی کے لئے شب وروز کوشاں رہے اور ملت اسلامیہ کے ہزاروں نوجوانوں نے اسی مقدس مشن کی خاطر اپنی متاع زیست کو نذرانے کے طور پر ہتھیلیوں پر رکھ کر پیش کیا امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتنۂ قادیانیت کے متعلق فرمایا تھا کہ "مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والا اور اُن سے میل جول چھوڑنے کو ظلم ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے" مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیت کے متعلق وسیع معلومات ٹھوس حقائق اور ناقابل تردید دستاویزی ثبوت کے پیش نظر فرمایا تھا کہ "قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔"

جب عالم ارواح میں حق تعالیٰ جل شانہٗ نے سوال فرمایا **اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ** (کیا نہیں ہوں میں تمہارا رب) اس وقت چونکہ روحوں کو مشاہدہ حاصل تھا۔ ہر طرف سے صدا گونجی "**قَالُوْا بَلٰى**" (بے شک تو ہے) لیکن اس امکان کو رفع کرنے کی خاطر کہ عالم اجسام میں حجاب کے حائل ہونے کی وجہ سے اس عہد کو فراموش نہ کرو بس اللہ تعالیٰ نے جنت سے آدم علیہ السلام وحوا علیہا السلام اور ابلیس علیہ اللعنۃ کو زمین پر اتارتے وقت یہ ارشاد فرمایا۔

(آیت) قلنا اھبطوا منھا جمیعًا فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔ (البقرہ ۳۸)

ترجمہ: "کہا ہم نے اترو یہاں سے سب کے سب پھر اگر آوے میری طرف سے ہدایت سو جو کوئی پیروی کرے گا میری اس ہدایت کی تو نہ کچھ اندیشہ اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

اس ارشاد کے مطابق انبیاء مبعوث ہوتے رہے جن کے ذریعہ ہدایت کا سلسلہ جاری ہوا۔ ربانی احکام کا پودا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام نے لگایا جو اول الانبیاء بھی تھے اور اس کی آبیاری سب انبیاء کرتے رہے تا آنکہ وہ خاتم الانبیاء حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے دور میں کامل برگ وبار دینا۔ شجر دین کی آبیاری کی دعوت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالی کے اس پیغام سے دی۔

(آیت)یبنی آدم اِمّا یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایٰتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیھم ولاھم یحزنون (الاعراف ۳۵)

ترجمہ: ''اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں وہ تم ہی میں سے ہوں گے اور میرے احکام تم کو پہنچائیں سو جو ان کی ہدایت پر عمل کرتے ہوگے پرہیزگار بنیں اور اپنی اصلاح کریں تو وہ لوگ آخرت کے اندیشہ سے بے خوف رہیں ان کو وہاں کوئی غم نہ ہوگا۔

لہٰذا اس درخت کی آبیاری حکم خداوندی **یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِی** جو تم کو میرے احکام پہنچاتے رہیں گے کے تحت بلا کم وکاست کی۔

تمام احکام جو حالات اور ضروریات کے مطابق ملتے رہے۔ پہنچاتے رہے۔ نبوت کا سلسلہ نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور ان کی ذریت میں جاری رہا جیسا کہ فرمان ہے

(آیت)ولقد ارسلان نوحاً و ابراھیم و جعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب (الحدید ۲۶)

ترجمہ: اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسول بنا کر بھیجا اور ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری رکھا۔

پھر اس آیت کریمہ سے:

(آیت)ولقد اتینا موسیٰ الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل (البقرہ ۸۷)

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی پھر ان کے بعد یکے بعد دیگرے پیغمبروں کو بھیجتے رہے۔

جس میں ''بالرسل'' جو جمع کا لفظ ہے یہ اطلاع ملتی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد رسولوں کا سلسلہ جاری ہے اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کا دور آتا ہے تو وہ اپنے بعد ایک رسول کی بشارت سناتے ہیں اور ان آنے والے رسول کے نام سے بھی مطلع کرتے ہیں۔ اس بشارت میں کھلا اعلان ہے کہ اب رسول سارے آچکے ہیں

اور صرف یہ ایک باقی رہ گئے ہیں۔ آنحضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ختم نبوت اور انقطاع وحی رسالت پر یہ بھی ایک روشن دلیل ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تمام انبیاء کی معرفت رسولوں کے آنے کا اعلان ہوتا تھا۔ اسرائیلی سلسلہ کے آخری رسول نے اسماعیل سلسلہ کے رسول کی بشارت سنائی۔

(آیت) واذقال عیسیٰ ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقالما بین یدی من التوارۃ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه' احمد (الصف ۶)

ترجمہ: ''وہ وقت قابل ذکر ہے جب کہ عیسیٰ ابن مریم نے اعلان کیا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف رسول بن کر آیا ہوں اور میں مصدق ہوں تو ریت کا جو مجھ سے قبل نازل ہوئی ہے اور اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دینے والا ہوں جس کا نام احمد ہوگا۔''

یعنی نبوت اب بنی اسرائیل سے ختم ہو کر بنی اسمٰعیل میں منتقل ہوگئی اور دنیا نے دیکھ بھی لیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں جہاں موقع بموقع نبی آتے رہتے تھے آنے بند ہوگئے۔

☆ آمد مصطفیٰ ﷺ

انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی آمد ورفت کا سلسلہ دراز حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی رفع آسمانی تک جاری رہا۔ پھر ایک عظیم الشان تاریخ ساز ہستی کے ظہور کے لئے چھ سو سال تک معطل رہا کہ اب تک انبیاء آتے رہے اب امام الانبیاء کی باری ہے۔

چھ سو سال کی طویل مدت میں اس ربع مسکون میں بڑے مدوجزر آئے عظیم انقلاب رونما ہوئے بہت سی ارتقائی منزلیں طے ہوئیں۔ دنیا باوجود اپنی وسعت کے سمٹ کر قریب سے قریب تر ہوگئی۔ بحری و بری راہیں کھلتی رہیں۔ مسافت کی طوالت میں کمی ہوتی رہی۔ ایک ملک سے دوسرے ملک ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک کا سفر آسان ہوتا گیا۔ ایک قوم دوسری قوم کے گردوپیش سے آگاہ اور ایک دوسرے کے اثرات قبول کرنے لگی۔ غرض ایسی صورتیں پیدا ہوگئیں اور ایسا وقت آ گیا کہ اب اللہ کا ایسا رسول آئے جس کا دائرہ رسالت ایک قوم یا ایک ملک تک محدود نہ ہو بلکہ سارے کرہ ارض کے لئے ہو۔ جس کی مساعی سے رنگ و نسل قوم وطن کے امتیازات مٹ سکیں اور اس کا لایا ہوا آئین ایسا مکمل جامع ہو جو نہ صرف سابقہ آئینوں کا نچوڑ ہو بلکہ رہتی دنیا تک کی انسانی ضروریات کا کفیل اور حرف آخر ہو جو زمان ومکان کی قید سے آزاد ہو۔ آنے والا

اسم با مسمّٰی محمد و احمد ﷺ یعنی ستودہ صفات اور جملہ کمالات سے متصف ہو۔ حامد بھی ہو محمود بھی ہو۔ اور نبوت کی دولت بھی اس پر ختم ہونا کہ وحدت ملت اور مرکزیت قائم و دائم رہے۔ وہ نبوت اور رسالت کے تمام مخصوص علوم و کمالات کے علاوہ ہر سابقہ نبی کی خصوصی شان اور طغرائے امتیاز کا بھی وارث ہو۔ دعائے خلیل 'نوید عیسیٰ جس کی دنیا منتظر تھی بالآخر آیا۔ اس شان کا آیا اس آن بان کے ساتھ آیا جیسا کہ آنا چاہئے تھا۔

صفات الٰہیہ کے مظہر جامع 'سرچشمہ خلافت و نبوت صدر جود و عطا صاحب خلق عظیم 'تفسیر کتاب لم یزل پیغامبر حیات 'شہنشاہ کونین 'عالم قدس سے عالم امکاں میں تشریف فرمائے عزت و جلال ہوئے۔

توحید کا غلغلہ اُٹھا چمنستان سعادت میں بہار آگئی آفتاب ہدایت کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں۔ اخلاق انسانی کا آئینہ پرتو قدس سے چمک اٹھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(آیت) لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم ایتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ۝ (ال عمران ۱۶۴)

ترجمہ: ''درحقیقت ایمان لانے والوں پر اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اللہ کی آیات سناتے ہیں اور ان کا تزکیہ کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں ورنہ اُن سے پہلے تو وہ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔''

فی الحقیقت محسن انسانیت کو بھیج کر ایک احسان عظیم فرمایا۔ اُس ذی شان رسول کو بھیجا جن کی توصیف سابقہ صحیفوں میں ہوتی رہی یعنی۔

(آیت) یجدونہ' مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل (اعراف ۱۵۷)

ترجمہ: ''پاتے ہیں ان کی تعریف لکھی ہوئی توریت میں اور انجیل میں۔''

اور خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیم (واسمٰعیل) کی دُعا ہوں۔

(آیت) ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم (البقرہ ۱۲۹)

ترجمہ: ''اے رب ہمارے اور بھیج ان میں پیغمبر انہی کی جنس میں سے اور عیسیٰ کی بشارت ہوں۔''

(آیت) مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ' احمد (الصف ۶)

ترجمہ: "میں بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جن کا نام احمد ہوگا۔"

(احمد اور بزار اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے)

اور یہ پیغام ربانی سنایا:۔

(آیت) قل یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا (اعراف ۱۵۸)

ترجمہ: "آپ اعلان کر دیجئے کہ اے دنیا جہاں کے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔"

اس کے بعد یہ فرمان خداوندی سنایا گیا کہ جب یہ رسول تمام جہان کے لئے تشریف لے آئے تو اب اُن رسول کی ذات پر سلسلہ نبوت بھی ختم کیا جاتا ہے۔

(آیت) ماکان محمد ابآ احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبین۰

(الاحزاب ۴۰)

ترجمہ: "محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔"

اور یہ اعلان کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں کون کر رہا ہے۔

(آیت) وکان اللہ بکل شیء علیما

ترجمہ: اور اللہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے"

وہ ذات جو ہر شے پر قادر ہے۔ جسے ہر بات کا علم ہے جو مستقبل اور غیب کا جاننے والا ہے۔ نظر حقیقت سے دیکھا جائے تو بعثت عام اور ختم نبوت دونوں لازم وملزوم امر ہیں۔ اگر رسالت عام نہ ہوتی اور نبوت ختم ہو جاتی تو آنے والی امت بلا رسول رہ جاتی اس لئے جب نبوت کا ختم ہونا مقدر ہوا تو ساتھ ہی رسالت کا دامن بھی قیامت تک پھیلایا گیا لہٰذا نئے رسول کی ضرورت نہ رہی۔ افضل الرسل خاتم الانبیاء کی دعوت بھی کس شان سے دی گئی۔

(آیت) وابتغوا احسن ماأنزل الیکم من ربکم (الزمر ۵۵)

ترجمہ: "اور اتباع کرو سب سے بہتر کا جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجے ہیں۔"

یعنی اب تک جتنے رسول اور کتابیں آئیں سب اچھی تھیں لیکن اب یہ رسول اور کتاب سب سے اچھے ہیں لہٰذا افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کا اتباع بے معنی ہوگیا۔ اور یہ ذی شان اعلان بھی سنایا۔

(آیت)قد جاء کم من اللّٰہ نور و کتب مبین ہ یھدی بہ اللّٰہ من اتبع رضوانہ سبل السلم ویخرجھم من الظلمت الی النور باذنہ ویھدیھم الی صراط مستقیم ہ (المائدہ ۱۵۔۱۶)

ترجمہ: ''تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور یعنی رسول اللہ اور ایک واضح کتاب آ گئی اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ رضائے حق کے طالبوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا یوں تو ایک سے ایک بڑھ کر احسان ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں۔ رسول اور کتاب دونوں لازم وملزوم ہیں کلام اللہ سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے نور یعنی کہ رسول کی روشنی ناگزیر ہے۔ اس نور کی ضرورت اس مثال سے سمجھے کہ اگر خارجی روشنی یعنی سورج' چاند' چراغ کی روشنی نہ ہوتی تاریکی میں آنکھوں کی بینائی کام نہیں آتی اس طرح سے کتاب اللہ سے ہدایت کے لئے نور یعنی رسول اللہ کی روشنی کی ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن کے ساتھ رسول اللہ کے اسوۂ حسنہ کو مثالی قرار دیا ہے۔ اس دین کو قیامت تک باقی رہنا ہے۔ لہٰذا ایک قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے تو دوسری طرف سنت رسول کی حفاظت کی توفیق محدثین رحمہم اللہ اجمعین کو بخشی قرآن کریم میں ہے کہ سابقہ کتب کی حفاظت ان کے علماء کے سپرد کی گئی ہے لیکن حق ادا نہ کیا۔ اس لئے قرآن کی نسبت فرماتے ہیں۔

(آیت)انا نحن نزلنا الذکر وانالہ' لحفظون (الحجر ۹)

ترجمہ: ''تحقیق یہ ذکر (قرآن) ہم نے اتارا ہے اور ہم اس کے نگہبان ہیں۔''

یعنی زمان مستقبل میں خود اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے گا۔ حفاظت کے لئے پہلی صورت تو یہ اختیار کی کہ

(آیت)سنقرئک فلاتنسی (الاعلیٰ ۶)

ترجمہ: ''ہم آپ کو یاد کرا دیں گے اور آپ نہیں بھولیں گے۔''

آپ بھولیں گے نہیں اور قرآن کے جمع کرنے اور بیان کرنے کا بھی ذمہ لیتے ہیں۔ اور یہ بھی اطمینان دلا دیا کہ ایک جماعت ایسی بھی باقی رہے گی جس کے سینے میں قرآن محفوظ رہے گا۔

(آیت)بل ھوایت بینت فی صدور الذین اوتوا العلم (عنکبوت ۴۹)

ترجمہ: ''بلکہ وہ آیتیں ہیں روشن بیچ سینوں ان لوگوں کے کر دیئے گئے علم۔''

اور آخری وعدہ یہ وعدہ فرمایا:۔

(آیت)وانه' لکتاب عزیز ٥لایاتیه الباطل من بین یدیه ولامن خلفه (الغافر۴۲)

ترجمہ: ''اور یہ قرآن بڑی باوقعت کتاب ہے جس میں باطل بات نہ اس کے آگے سے آسکتی ہے اور نہ اس کے پیچھے سے داخل ہوسکتی ہے۔''

یعنی قرآن لوگوں کی تحریف سے محفوظ رہے گا۔ قرآن مجید میں رسول ہاشمی کے اتباع اور قرآن پر عمل کی ہر مقام پر تاکید ملتی ہے۔ اشارتاً کنایتاً بھی کسی آئندہ نبی یا کتاب کا کوئی ذکر نہیں ہے ماضی میں انبیاء کے بھیجنے کا تو ذکر ہے لیکن یہ کہیں نہیں ہے کہ آئندہ بھی نبی آیا کریں گے۔ مثلاً۔

(آیت)ومامحمد الارسول قدخلت من قبله الرسل (آل عمران ۱۴۴)

ترجمہ: ''محمد اللہ کے رسول ہی تو ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے اور بھی رسول گزرے ہیں۔''

یہاں یہ نہیں فرمایا کہ رسول آتے رہیں گے۔ دوسری جگہ دیکھئے۔

(آیت)وما ارسلان من رسول الیطاع باذن الله (النساء)

ترجمہ: ''اور ہم نے ہر ایک رسول کو اس لئے بھیجا تھا کہ اس کی طاعت ہمارے حکم کے مطابق کی جائے۔''

یہاں بھی یہی کہ رسول بھیجے ہیں' مگر اتنا اشارہ بھی نہیں ہے کہ رسول بھیجا کرتے ہیں قرآن مجید میں سب سے اہم مقام جہاں کسی نئے نبی کے آنے کا ذکر مل سکتا ہے یہ ہے۔

(آیت)یاایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (النساء۵۹)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور کہا مانو اپنے مسلمان حاکموں کا۔''

یہاں بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی آئندہ ہونے والے نبی کی اطاعت کا ذکر نہیں ہے اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسلم حاکموں کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ مسلم راعی یا رعایہ کے مابین اگر تنازعہ پیدا ہو تو یہ ہدایت ہوتی ہے۔

(آیت)فان تنازعتم فی شیءٍ فردوه' الی الله والرسول ان کنتم تومنون بالله والیوم الاخر (النساء ۵۹)

ترجمہ: ''پھر اگر کسی امر میں تم باہم (امراور رعیت) اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا

دو (یعنی کتاب وسنت کی روشنی میں طے کرو) اگر حقیقی ایمان تمہارا اللہ اور آخری دن پر ہے۔"

کتاب وسنت اس قدر جامع ہیں جو جادہ حق سے بھٹکنے نہیں دیں گے اور اگر نبوت کا سلسلہ جاری ہوتا تو یہ خطاب ہوتا کہ جو نبی تمہارے زمانہ میں موجود ہو اس کی طرف رجوع کرنا۔ اور کیسی پیارے انداز سے نصیحت فرمائی ہے۔

(آیت) ذٰلك خیرٌ وَ احسن تاویلا (النساء ۵۹)

ترجمہ: "یہ رجوع (کتاب وسنت کی طرف کرنا خیر کی بات بھی ہے اور اس کا انجام خوشتر ہے۔"

اسلام مکمل آئین حیات ہے

اللہ اللہ کس قدر واضح ہدایت ہے قرآن واحادیث کے لئے وہ مکمل آئین حیات ہے جس سے اخذ کردہ فیصلہ کا انجام خیر ہی خیر ہے اور باہمی نزاع کا بہترین حل ہے سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اس کی کیا ضمانت ہے کہ قرآن اور احادیث دینی اور دنیوی حیات کے لئے جامع ضابطہ حیات ہے تو اس خالق نے جو مخلوق سے زیادہ ان کی اچھائی اور برائی سے واقف ہے خود یہ کلی ضمانت عطا فرمائی ہے۔ اور اے اُمت محمدیہ میں نے

(آیت) الیوم اکملتُ لکم دینکم (کیالمائدہ ۳)

ترجمہ: "آج کے دن تمہارے لئے میں نے دین کو کامل کر دیا"

یعنی دین حد کمال کو پہنچ گیا جہاں گمان نقص نہ رہا۔ اور

(آیت) واتممتُ علیکم نعمتی

ترجمہ: "اور اے امت محمد میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا۔"

اللہ اکبر! جس نعمت کی نسبت اللہ تعالیٰ فرمائے کہ تمام کر دی گئی پھر اس زائد کی کیا توقع اور تمنا ہی غلو ساتھ ساتھ یہ بشارت بھی سنا دی۔

(آیت) ورضیتُ لکم الاسلام دیناہ

ترجمہ: "اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے ضابطہ حیات پسند کر لیا۔"

تاکہ اُمت محمدیہ بے فکر رہے کہ نہ اس کا ناسخ کوئی نیا دین آئے گا اور جب ہم ضمانت دے رہے ہیں کہ دین کی تکمیل ہو گئی تو یہ اندیشہ بھی رکھیں کہ آئندہ اس دین میں کوئی کمی بیشی ہو گی اور تم کو ہم یہاں تک مطمئن کرتے ہیں کہ:

(آیت)ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منه‘(ال عمران ۸۵)

ترجمہ: ”اور کوئی شخص اسلام کے سوا جس میں ایک شوشہ کی کمی بیشی بھی ناممکن ہے کوئی اور دین اختیار کرے گا تو وہ سن لے کہ بارگاہ رب العزت میں ہرگز قابل قبول نہ ہوگا۔“

کس قدر کھلا اعلان عالیہ ہے کہ اس کی اتباع عین رضائے الٰہی ہے جس میں ناراضگی کا قطعاً خطرہ نہیں

اور

جب اللہ نے تمہارے دین کا نام اسلام تجویز کر دیا تو یہ وہی تمہارا نام مسلمان رکھتا ہے

(آیت)هوسمّٰكم المسلمين (الحج ۷۸)

ترجمہ: ”اس نے تمہارا نام مسلمان تجویز کر دیا ہے۔“

پس معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کے بعد کوئی دین اور امت کے بعد کوئی اور امت اور اس نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجنا اگر ایسا ہوتا تو یہ تمام احکامات نہ فرمائے جاتے۔ آخر میں خاتم کے معنی پر ایک بار پھر غور کریں۔ جو خوش نصیب امتی اپنے دلوں میں حب مصطفیٰ کے ساتھ مقام مصطفیٰ کا شعور بھی رکھتے ہیں وہ بلاشبہ کامل ایمان کے مالک ہیں۔ مقام مصطفیٰ بظاہر تو دو لفظوں سے ترکیب یافتہ ایک جملہ ہے، مگر اس کا معنوی پھیلاؤ اپنے اندر ایک کائنات حقائق لئے ہوئے ہے جس کا احاطہ تقریر و تحریر سے نہیں کیا جا سکتا مقام مصطفیٰ کی بے شمار خصوصیات ہیں مہتم بالشان خصوصیت آپ کی شانِ ختم نبوت ہے جس کا آسان ترین الفاظ میں مفہوم یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ماں کے پیٹ سے کوئی انسان پیدا ہو کر دعویٰ نبوت کرنے کا حق نہیں رکھتا چنانچہ قرآن مجید میں آپ کے دیگر خصائص کے تذکرے میں اس مقام و مرتبہ کو ”خاتم النبیین“ کے الفاظ سے ذکر فرمایا گیا۔ لفظ ختم پر علمائے لغت نے تفصیلی بحث کی ہے۔

لفظ ختم

یہ مصدر کا صیغہ ہے باب ضرب یضرب کے دوران وزن پر آتا ہے خَتَمَ یختِمُ خَتمَ لغت کے امام علامہ امام راغب اصفہانی اپنی مشہور کتاب مہتم بالشان میں فرماتے ہیں کہ مہتم بالشان خصوصیت آپ کی شانِ ختم نبوت ہے جس کا آسان ترین الفاظ میں مفہوم یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ماں کے پیٹ سے کوئی انسان پیدا ہو کر دعویٰ نبوت کرنے کا حق نہیں رکھتا“ المفردات فی غرائب القرآن۔“ ص 142 مطبوعہ بیروت میں اس لفظ کی تفصیلی بحث فرماتے ہیں۔ ختم الختم الطبع یقال علی وجہین مصدر وطبعت وھو تاثیر الشیء

کنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل عن النقش ختم اور طبع یہ مصدر ہیں دو وجہوں سے استعمال ہوتے ہیں یا تو کسی شے کی تاثیر کا معنی دے کر جیسے خَتَمتُ میں نے اُسے ختم یا بند کیا اس شے پر جو اس فعل کی تاثیر واقع ہوئی یا پھر نقش کرنے کا جو اثر حاصل ہوا ہے وہ یعنی مصدر بھی اور حاصل مصدر بھی اس بحث کو سمیٹتے ہوئے امام راغب آخر میں فرماتے ہیں۔(وخاتم النبین) لانہ ختم النبوۃ ای تممھا بمجیئہ

اور خاتم النبین آتا ہے کیونکہ آپ نے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا ہے یعنی اپنی تشریف آوری سے آپ نے اس سلسلہ نبوت کو مکمل کر دیا اس لغت کے جلیل القدر امام کی تحقیق سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ خاتم النبین کا یہ معنی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم و مکمل ہوگئی اب اور کسی شخصیت کو نبی بن کر نبوت کا اعلان کرنے کے لئے ہرگز نہیں آنا۔ اور جو کوئی آئے وہ لعین اور کذاب اور مرتد ہے۔

اسلام اور مدعی نبوت

مدعی نبوت اسلام کی رو سے واجب القتل ہے

سید البشر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل انبیاء علیہم السلام اور ان پر نازل شدہ کتابیں اور صحائف اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت سناتے رہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اور قرآن کریم نے بھی یہی اعلان کیا کہ اب تک آنے والے صرف نبی اور رسول تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ہونے کے علاوہ خاتم النبین کے امتیازی وصف سے بھی متصف ہیں۔ اور آئندہ جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ مفتری کذاب اور دجال ہے اور اس بارے میں کج بحثی اور شبہات پیدا کرنے کی کوشش وہی کرے گا جس کے دل میں چور ہو یا مفاد وابستہ ہو۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ مسلیمہ کذاب سے لے کر اس وقت تک نبوت کے جتنے دعویدار پیدا ہوئے ان کو مفتری ہی سمجھا گیا اور ان کے افتراء کا پردہ چاک ہوتا رہا ہے۔ انشاء اللہ تا قیامت ہوتا رہے گا۔

پھر قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی سب سے زیادہ معرفت رکھنے والی جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تھی جن کی پیروی آثار صحابہ کے نام سے قرآن وسنت کے بعد آج بھی مسلمانوں میں قابل تقلید ہے۔ ان کے متفقہ فیصلے اور تعامل سے یہی ثابت ہے کہ مدعی نبوت اور اس کے پیرو مرتد ہیں اور غدار تو ہر معاشرے اور حکومت میں واجب القتل ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام کے سامنے بیک وقت تین اہم مسئلے درپیش ہوئے۔ پہلا مسئلہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں شام کی مہم پر جانے والی فوج کا تھا کہ روانہ کی جائے یا روک دی جائے۔ دوسرا مسئلہ یہ کہ منکرین زکوۃ سے لڑائی کی جائے یا فی الحال

خاموشی اختیار کی جائے۔ تیسرا مسئلہ مدعیان نبوت کی سرکوبی تھا۔ پہلے دو مسئلوں پر اختلاف رائے ہونے کے بعد سب متفق ہوئے مگر مدعیان نبوت کے خلاف جنگ کرنے میں اختلاف تو کیا تاخیر تک کا سوال نہیں اُٹھا اور سرخیل فقیہان عظام امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہمارے سامنے ہے کہ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے صرف وہی کافر نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی کافر ہو جاتا ہے جو اِس مدعی سے اس کے دعویٰ پر کوئی دلیل طلب کرے خفاجی نے شرح شفا میں تو اس مسئلے کو یہاں تک صاف کیا ہے کہ مدعی کی تکفیر میں شک تو قف تردد کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔

مدعی نبوت کے کفر کی نسبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا پہلا اجماع مسلمہ کذاب اور اس کی اُمت سے جنگ پر ہوا تھا۔ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر نہیں تھا بلکہ اس کا یہ دعویٰ تھا کہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نبوت بنایا گیا ہے یہاں تک روایت ہے کہ اس کے یہاں اذان میں اشھد اَنّ محمد رسول اللہ کے الفاظ بھی داخل تھے۔ باوجود صریح اقرار رسالت محمدی کے اس سے قتال کیا گیا۔ تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ اس کے ساتھی اس پر اس غلط فہمی میں ایمان لائے تھے کہ مسیلمہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود شریک نبوت کیا ہے۔ یہ خیال بھی غلط ہے کہ اس کے ساتھ جنگ ارتداد کی وجہ سے نہیں بلکہ بغاوت کے جرم میں کی گئی تھی۔ اس لئے کہ باغی مسلمان تو کیا باغی ذمی کے اسیران جنگ بھی لونڈی غلام نہیں بنائے جاتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اعلان کے مطابق مسیلمہ کے ساتھی جو اسیر ہوئے ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا گیا۔ ساری کارروائی صحابہ کی پوری جماعت کے اتفاق اور مثالی اجماع سے ہوئی۔ مدعیان نبوت اور ان کی اُمتوں کا کفر عام کفار سے زیادہ اشد ہے اس لئے کہ ان سے جزیہ بھی قبول نہیں کیا جاتا۔ نہ صلح کی جاتی ہے۔ مسیلمہ کے علاوہ اسود عنسی۔ سجاح اور طلیحہ نے دعوے کئے جن کا ازالہ بھی صحابہ نے ہم دست و ہم زبان ہو کر کیا۔

اسلامی حکومتوں میں ہر دور میں مدعی نبوت اور پیرو قتل کئے جاتے رہے۔ جہاد بالسیف اور سنان تو اسلامی مملکت میں ارباب اقتدار نے کیا ہے لیکن قلمی اور لسانی جہاد علماء حق کرتے رہے ہیں اور آج بھی اللہ کی توفیق سے یہ سلسلہ جاری ہے دعوئے نبوت اسلام سے کھلی بغاوت ہے اور باغی کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی ملکی قانون یا سیاسی معاشرہ پہلو تہی نہیں کرتا۔ کافر و مشرک کا کفر تو لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن ان کا کفر یا بغاوت دانستہ ہوتی ہے۔ سلسلہ نبوت کو جاری کہنا یا سمجھنا ایسا ہی فاسد عقیدہ ہے جیسا کہ عیسائی تثلیث کو توحید مانتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے کہ انبیاء سابقین نے اپنی ذریت کیلئے نبوت کی دعائیں کیں جو قبول بھی

ہوئیں اور بشارتیں بھی ملیں۔ مثلاً

(آیت) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ (الحدید۔آیت ۲۶)

ترجمہ: اور تحقیق بھیجا ہے ہم نے نوح اور ابراہیم کو ہم نے ان کی ذریت میں پیغمبری اور کتاب کا سلسلہ جاری رکھا۔

اس کے برعکس ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آئندہ نبی ہونے والے کا ذکر کیا اور نہ اپنی اولاد یا کسی کے لئے بھی نبوت کی دعا مانگی یا بشارت سنائی۔ جب کہ آیت خاتم النبیین نے ختم نبوت کے اعلان کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد کی بھی نفی کی ہے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہی نتیجہ نکالا جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ چونکہ خاتمیت مقرر ہو چکی تھی لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں کو عمریں نہیں ملیں تا کہ یہ احتمال بھی نہ رہے کہ بعد میں کوئی وراثت کی بنیاد پر مدعی نبوت ہو سکے۔

انبیاء کے تسلسل کا سلسلہ تو عیسیٰ علیہ السلام کے دور سے ختم ہوا جبکہ انہوں نے اپنے بعد صرف ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت کی بشارت سنائی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت سلسلہ نبوت کے انقطاع کا اعلان کیا گیا۔

''بنی اسرائیل کی سیاست اور نظامت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کا انتقال ہو جاتا تو دوسرا اس کا قائم مقام بن جاتا تھا۔ تحقیق میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء اور امراء ہوں گے جو مسلمانوں کی سیاست اور انتظام کریں گے۔''

(آیت) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (النور۔آیت ۵۵)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کو خلیفہ اور زمین پر حاکم بنائیں گے۔ جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔''

خلافت کا ہی وعدہ ہے نبوت کا اشارہ تک نہیں اسی طرح قرآن کریم میں والی الامر یعنی حکام اگر خدا اور رسول کے احکام کی مطابقت کریں تو ان کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ دعا کہ اگر اُمت میں نبوت جاری رکھنی مقصود نہیں تھی تو!

(آیت) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

ترجمہ: بتلا دیجئے ہم کو رستہ سیدھا رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا۔

کیوں سکھائی۔ مضحکہ خیز ہے اول تو اس کی بنویت مدعی (غلام احمد قادیانی) اور اس کے ہم نواؤں کے اپنے قول سے ثابت ہے کہ تیرہ سو سال کے عرصے میں یہ دعا صرف غلام احمد کے حق میں قبول ہوئی اُسے نبوت ملی اور پھر باب جابت بند ہوگا آئندہ کوئی نبی بنے گا دوسرے یہ کہ ہر نماز میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے کیا وہ نبی نہیں تھے؟ یا نبوت کے متمنی؟ پھر عورتیں بھی دعا مانگتی ہیں لیکن عورت نبی نہیں بنتی ہے اللہ تعالی احمقوں کو سمجھ دے۔ اسی طرح حصول نبوت کے سلسلہ میں قادیانی یہ آیت!

(آیت) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (النساء آیت ۶۸)

ترجمہ: اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں تو ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء صدیقین شہدا اور صالحین اور یہ کیسا اچھے ساتھی ہیں۔

تعارف بھی پیش کرتے ہیں کہ صراط مستقیم پر چل کر ہم جب صدیقین شہدا اور صالحین میں داخل ہو سکتے ہیں تو نبیین کے زمرے میں کیوں نہیں آ سکتے اور نبی کیوں نہیں بن سکتے؟

مع عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ساتھ یا رفاقت کے ہیں اتنا عام ہے کہ اُردو زبان میں بھی استعمال ہوتا ہے جب ہم کسی کو دعوت دیتے ہیں کہ مع بیوی بچوں کے تشریف لائیں یا مع اپنے احباب آئیں تو مطلب صاف ہے کہ بیوی بچوں کو یا احباب کو ساتھ لائیں۔ مع کے معنی من یعنی سے کرنا ایسا ہی تو ہے جیسا کہ بیوی بچوں میں سے آئیے۔ سچ یہ ہے کہ جب انسان گمراہ ہوتا ہے تو عقل بھی ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔

یہ طعنہ بھی شرانگیز ہے کہ اگر اس امت میں بھی کوئی نبی مبعوث نہیں ہوتا تو یہ اُمت خیر الامم نہیں شر الامم ہوتی حالانکہ اُن میں انبیاء کثرت سے آتے رہے خیر الامم ہونے کا شرف تو صرف اُمت محمد یہ علیہ التحیہ والثناء کو عطا ہوا ہے اللہ فرماتے ہیں:۔

(آیت) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران ۱۱۰)

ترجمہ: (مسلمانوں) تم بہترین اُمت نوع انسانی کی ہدایت کے لئے بنائے گئے ہو اچھے کاموں کے کرنے کا

حکم کرتے ہو۔ برے کاموں سے منع کرتے ہو بڑی بات یہ کہ مخلصانہ اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

خدائے علیم وخبیر کے علم ازلی میں مقدر تھا کہ نبوت رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم اور دین مکمل ہوگا۔

اس

لئے خوشخبری سنادی کہ نبوت کا منصب پائے بغیر یہ اُمت کارہائے نبوت کی ذمہ داریاں سنبھال لے گی۔ الحمد للہ جب بشارت ہر دور میں ایسے افراد اور گروہ پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے جان ومال سے دعوت حق دی اور دین کو ہر مفسد کی تحریک اور غلط تاویلوں سے بچاتے رہے چونکہ تکوینی اُمور میں منصب ولایت کو بڑا دخل ہے اسی لئے اُمت میں اہل اللہ ہمیشہ پیدا ہوتے رہے اور یہ منصب ولایت قیامت تک جاری وساری رہے گا۔

اُمت محمدیہ علیہ التحیہ والثنا کا دوسری اُمتوں پر برتری کا باعث ان کا ایمان وعمل ہے اس آیت سے باب نبوت کھلا نہیں بلکہ بند ہوتا ہے۔ اصلاح انسانیت کا فرض جس کے لئے انبیاء مبعوث ہوتے تھے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس اُمت کو انجام دینا ہے بڑے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو خیر الامت سے کٹ کر کسی کذاب ودجال کا دامن تھامے۔

اس خیر الامم کی دنیا اور آخرت میں بزرگی اور امامت کا ایک اور تمغہ امتیاز جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین کی وجہ سے حاصل ہوا اللہ فرماتے ہیں۔

(آیت) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (البقرہ۔ آیت ۱۴۳)

ترجمہ: یعنی اُمت مسلمہ مقام وسطی کی حامل ہے اور اقوام عالم کو حق کی طرف بلانے کی رہنمائی کی خدمت اس کے سپرد ہے۔ ہم کو امم عالم پر گواہ بننا ہے جب وہ اپنے پیغمبروں کو جھٹلائیں گے اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہادی قیامت میں ہمارے گواہ بنیں گے۔

یہ کہنا کہ مستقل نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی لیکن ظلی بروزی بغیر شریعت والی نبوت کھلی ہے یہ ایسا مذاق ہے کہ شراب کی بوتل پر اسلامی شراب کا لیبل لگا کر فتویٰ دیا جائے کہ اس کا پینا حلال ہے ساری کتب سماویہ دیکھ لیں ایک مثال بھی نہیں ملے گی کہ فلاں نبی کسی نبی کا ظل تھا بروز۔

اُمتی نبی یا فدائی

کا لیبل لگا کر۔۔۔۔نبوت میں داخلے کا امکان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادگرامی نے ختم

کردیا۔" (علی) تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام تھے لیکن تم نبی نہیں میرے بعد کوئی نبوت نہیں (مسلم)" یہ ارشاد کن سے ہے؟ اولین ایمان والوں میں ہیں فدائی ایسے کہ قربان کرنے کے لئے جان عزیز ہر وقت ہتھیلی پر رہتی تھی۔ محبت اور قرابت میں سب سے اقرب ہیں کام اور منزلت کے اعتبار سے ہارون علیہ السلام کی طرح ہیں لیکن نبی نہ بن سکے کیونکہ نبوت اللہ تعالیٰ ختم کر چکا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعلان نے کسی قسم کی نبوت کی گنجائش نہیں چھوڑی میرے بعد کوئی نبی نہیں صرف بشارات ہیں کسی نے سوال کیا یہ بشارت کیا ہیں؟ فرمایا اچھے خواب "متفق علیہ" یعنی ایسے خواب جن میں قرآن وسنت کے مطابق نیک اعمال کی ترغیب وترہیب پائی جائے اور یہ قول کہ اتباع سے یا دعا سے رسالت مل سکتی ہے یا پیروی سے کسی نبی کا عین ہو سکتا ہے او لاً

تو سرے سے ہی لغو ہے اور آیت نے :۔

(آیت) وَمَآ اَرسَلْنَا مِن رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہ (نساء ۶۴)

ترجمہ: ہم نے جو رسول بھیجا اس لئے بھیجا کہ اللہ کے حکم کے تحت اس کی اطاعت کی جائے۔

یعنی ہر رسول مطیع نہیں مطاع بن کر آیا ہے اطاعت کے لئے نہیں آیا بلکہ اس کی اطاعت فرض کی گئی اگر کسی رسول کی۔ پیروی سے رسول بن سکتا ہے تو کیا خدا کے راستہ کی پیروی سے خدا بھی بن سکتا ہے اب آیت میں :۔

(آیت) وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ ـــــ فَاتَّبِعُوْہ (انعام ۱۵۳)

ترجمہ: اور یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے راستہ کی پیروی کی دعوت دی جب اللہ کے راستہ کی پیروی سے کوئی شخص اللہ نہیں بن سکتا تو رسول کے بتائے راستہ کی پیروی سے کس طرح رسول بن جائے گا؟۔

ختم نبوت پر قرآنی دلیل اور اولیا عامت

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ!

(آیت) مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْماً (الاحزاب ۴۰)

ترجمہ: "محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین

ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو جاننے والا ہے۔"

خاتم النبیین کا معنی ومفہوم

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین کہہ کر یہ اعلان فرما دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس جہاں میں تشریف آوری کے ساتھ سلسلہ نبوت ورسالت ختم ہو چکا ہے اب قیامت تک کسی کو نہ منصب نبوت پر فائز کیا جائے گا اور نہ ہی منصب رسالت پر۔

خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنی متعدد اور متواتر احادیث میں خاتم النبیین کا یہی معنی متعین فرمایا ہے اس کے بعد اب خاتم النبیین کے معنی ومفہوم میں کسی قسم کا نہ تو کوئی ابہام باقی رہتا ہے اور نہ ہی اب مزید کسی لغوی تحقیق کی گنجائش یا ضرورت ہے۔

چنانچہ اس تصور کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ!

(آیت) وممایبغی ان یعلم ان الالفاظ ایموجوده فی القرآن والحدیث اذاعرف تفسیرها وما اریدبها من جهه النبی صلی الله علیه وآله وسلم لم یجتبح فی ذالك الی استدلال باقوال اهل اللغه ولا غیر هم (الایمان ۲۷۱)

ترجمہ: "یہ جان لینا چاہئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کی جانب سے قرآن اور سنت کے الفاظ کی تشریح و توضیح معلوم ہو جائے تو پھر ایسی صورت میں ماہرین لغت یا ان کے علاوہ دوسروں کے اقوال کی ضرورت نہیں رہتی"

احادیث مبارکہ تو الگ باب کے طور پر آئندہ آ رہی ہے لیکن اتمام حجت کے پیش نظر ہم آئمہ لغت' مفسرین' محدثین' فقہا اور چند اکابرین امت کی تصریحات پیش کریں گے تا کہ یہ بات اظہر من الشمس ہو جائے کہ دور صحابہ سے لے کر آج تک امت مسلمہ کے جمیع افراد خواہ وہ آئمہ لغت میں سے ہوں یا مفسرین میں سے اسلاف میں سے ہوں یا اخلاف میں سے اکابرین سے ہوں یا اصاغرین سے عوام الناس سے ہوں یا خواص سے ان سب کا خاتم النبیین کے معنی ومفہوم کی تعیین میں اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی و رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے ساتھ سلسلہ نبوت و رسالت اپنے اختتام کو پہنچ چکا ہے اب قیامت تک نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ ہی رسول ۔ اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے خواہ کسی معنی میں ہو وہ کافر مرتد خارج از اسلام ہے۔ جو شخص اس کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد اور جہنمی ہے۔

اولیائے امت اور قادیانیت کا بھیانک چہرہ

حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم حجاز کے مبارک سفر مکہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی جو ایک صحیح صاحب کشف انسان تھے جب ان کو میری آزادی اور بے باک طبیعت کا علم ہوا تو شدید تاکید اور اسرار سے حکم دیا کہ چونکہ عنقریب ہندوستان میں ایک فتنہ (قادیانی) ظاہر ہونے والا ہے لہٰذا تم واپس چلے جاؤ اگر تم بالفرض خاموش بھی رہو گے تو بھی یہ فتنہ ترقی نہیں کر سکے گا اور اس طرح ملک میں امن ہو گا چنانچہ میں پورے وثوق کے ساتھ حاجی صاحب کے اس کشف کو مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مجھے خواب میں حکم دیا ہے کہ یہ مرزا قادیانی غلط تاویل کی قینچی سے میری احادیث کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تو خاموش ہے۔ اس کے بعد جو کچھ لکھا گیا وہ عام لوگوں کی خیر خواہی کے لئے لکھا گیا اس لئے فاسد عقائد لوگوں کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کتاب و سنت ائمہ کرام اور امت مرحومہ کے علماء کے صحیح عقائد کی بنیاد پر اس کی حقیقت کو آشکار کیا۔ (ملفوظات ص ۱۲۴۔۱۲۷)

پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حجرے میں آنکھیں بند کیں اور دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قعدہ کی حالت میں جلوہ فرما ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چار بالشت کے فاصلے پر پیر صاحب بیٹھے ہیں لیکن مرزا غلام احمد اس جگہ سے دور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پیٹھ کئے بیٹھا ہے (تحریک ختم نبوت ص ۵۰۔۔۔۔۔)

حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت پر پانچ نکاتی بیان۔

۱۔ سچا نبی کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوتا اس کا علم لدنی ہوتا ہے وہ روح قدس سے تعلیم پاتا ہے۔ بلا واسطہ اس کی تعلیم و تعلم خدا و مدرقدوس سے ہوتی ہے۔ جھوٹا نبی اس کے برخلاف ہوتا ہے۔

۲۔ ہر سچا نبی اپنی عمر کے چالیس سال گزرنے کے بعد یکدم اپنے رب العالمین کی مخلوق کے روبرو دعویٰ نبوت کر دیتا ہے اور بتدریج آہستہ آہستہ اس کو درجہ نبوت ملتا ہے وہ نبی ہوتا ہے۔ وہ پیدائش ہی سے نبی ہوتا ہے

جھوٹا نبی برخلاف اس کے آہستہ آہستہ دعاوی کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ پہلے محدث ۔۔۔ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء تک جتنے نبی ہوئے تمام کے نام منفرد تھے کسی سچے نبی کا نام مرکب نہ تھا۔ برعکس اس کے جھوٹے نبی کا نام مرکب تھا۔

۴۔ سچا نبی کوئی ترکہ نہیں چھوڑتا اور جھوٹا نبی ترکہ چھوڑ کر مرتا ہے اور اولاد کو محروم الارث کرتا ہے۔

۵۔ مرزائی جو غلام احمد کے پیرو ہیں وہ ختم نبوت کے قائل نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت و نبوت میں کمی کرنے والے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدارج کو مرزا غلام احمد کے لئے مانتے ہیں (بحوالہ ماہنامہ انوار الصوفیہ ۔۔۔ اپریل مئی ۱۹۳۱ء ص ۳۴)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

آپ فرماتے ہیں کہ قادیانی مرتد و منافق ہیں۔ مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضرورت دین میں سے کسی شے کا منکر ہے اس کا ذبح محض نجس مردار حرام قطعی ہے مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والا اور جس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم اور ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے (احکام شریعت)

اور فرمایا کہ اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے اس سے قطع کرلیں۔ بیمار پڑ جانے پر پوچھنے کو حرام مر جائے تو جنازے پر جانا حرام ہے۔ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے اس کی قبر پر جانا حرام ہے (فتاویٰ رضویہ)

جسٹس پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

قادیانیت منکرین ختم نبوت کا ایسا گروہ ہے جسے انگریز نے عالم اسلام کی بیخ کنی کے لئے خود کاشت کیا اور پھر اس کے تمام مفادات کا تحفظ کیا یہ لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باعث دن رات پوری امت مسلمہ اسلام اور وطن عزیز کے خلاف تباہ کن ریشہ دانیوں میں مصروف ہے یہ مار آستین ہے۔ یہ لوگ بیرونی ممالک میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن طاقتوں کی جاسوسی اسلام کے تخریب اور پاکستان کی جڑیں کاٹنے کا کام کرتے ہیں۔ عالم اسلام کے اول دشمن اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں ان کا مشن پوری سرگرمی سے کام

کر رہا ہے اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ قادیانی موجود ہیں۔ان حالات میں اس فتنہ کے تدارک کی ذمہ داری امت محمدیہ کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔قادیانیت کے خلاف خواص وعوام میں ایک نیا شعور پیدا ہو رہا ہے جس سے قادیانیت کی زہرناکیوں اور ریشہ دانیوں کے خلاف نفرت کا احساس عام ہو رہا ہے۔(سابقہ جج سپریم کورٹ آف پاکستان سجادہ نشین عالیہ بھیرہ شریف سرگودھا)

خاتم النبیین

الیوم اکملت لکم دینکم ۔آج ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کیا (سورۂ مائدہ) یہ آیت ۹ ذوالحجہ کو نازل ہوئی۔اس بشارت میں یہ اشارہ تھا کہ دین کی عمارت میں کسی نہ کسی اینٹ کی ضرورت تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے کامل ومکمل ہو گئی۔ایسی کہ اب اس میں کوئی جگہ باقی نہ رہی قرآن نے اعلان کیا **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** (احزاب)

کہ حضور نبیوں کے خاتم ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاتم کے معنی خود متعدد احادیث میں بیان فرما دیئے۔

نگاہ ولایت اور قادیانی کذاب کا دعویٰ نبوت

مرزا غلام احمد قادیانی ایک روز مولانا پیر سید حسن شاہ صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت نے اسے ہدایت فرمائی کہ عقیدہ اہل سنت والجماعت پر ثابت قدم رہے اور خواہشات نفسانیہ اور ہوائے شیطانیہ کا غلام نہ بن جائے۔جب یہ کلام حافظ عبدالوہاب (جو حضرت کے شاگرد اور مرید اور یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے) نے سنا تو عرض کیا حضور آپ نے اسے اس طرح ہدایت فرمائی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا کچھ مدت کے بعد اس شخص (غلام احمد) کا دماغ خراب ہو جائے گا اور یہ نبوت کا دعویٰ کریگا کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کی عطا سے معلوم ہوا ہے کہ قادیان سے قرن شیطان کا ظہور ہوگا اور وہ نبوت کا دعویٰ کریگا۔(ارشاد ص ۱۶۱)

اس پیشگوئی کے چھتیس سال بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیحیت ونبوت کا دعویٰ اگل دیا (ضیائے حرم۔دسمبر ۷۴ء)

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے خطاب سے اقتباس

قادیانی مسئلہ میں کہا جاتا ہے کہ قادیانوں کو اقلیت قرار دو۔اقلیت تو ذمیوں کو کہا جاتا ہے جو شخص اسلام

کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے وہ کافر نہیں وہ مرتد ہے۔ اور مرتد کی سزا شریعت میں قتل ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں حکومت ہوتی تو میں قادیانیوں کا فیصلہ شریعت کے مطابق کرتا جس کی نظیر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قائم کی تھی (ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ء)

امیر شریعت جانشین شیخ الاسلام خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مدظلہ صدر مرکزی الدعوۃ الاسلامیہ

اسلام کا وجود خطرے میں ہے قادیانیت اسلام دشمن طاقتوں کی گہری سازش ہے اس بدترین ناسور کے خلاف جہاد مسلمانوں کا اہم ترین فریضہ ہے۔ (بحوالہ قادیانیوں کو اسلام کی دعوت شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سیدی صاحب ص ۷ ختم نبوت کونسل یونائیٹڈ کنگڈم UK)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی میں انبیاء کا خاتم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

تکمیل دین اور ختم نبوت کو بطور تمثیل بیان کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کوئی عمدہ محل بنایا ہو جسے دیکھ کر لوگ اس کی عمدگی خوبصورتی کی تعریف کریں لیکن اس محل کے ایک گوشہ میں ایک میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو جسے دیکھ کر لوگ یہ کہیں اگر اس جگہ کو بھی پورا کر دیا جاتا تو خوب ہوتا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو میں وہی آخری اینٹ ہوں۔

وانا خاتم النبیین ۔ میں پیغمبر کا خاتم ہوں

فختمت لانبیاء ۔ تو پیغمبری کا سلسلہ ختم ہو گیا (بخاری، مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر انبیاء کے مقابلے میں اپنے مخصوص فضائل میں ختم نبوت کا ذکر نمایاں طور پر فرمایا ہے نبوت مجھ پر ختم کر دی گئی (مسلم) میں پیغمبروں کا اس وقت بھی خاتم تھا جبکہ آدم پانی اور مٹی میں پڑے

ہوئے تھے (کنز العمال ص ۱۰۴ جلد ۶)

لفظ خاتم کے معنی آپ نے خود فرما دیئے (آخری نبی) اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی کے پیدا ہونے کے امکان کو خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم فرما دیا۔ اے علی تم اس بات پر خوش نہیں کہ تم اور مجھ میں وہ نسبت ہے جو ہارون اور موسیٰ میں تھی۔

الا انه لیس نبی بعدی (بخاری)

مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین نے فرمایا بنی اسرائیل کی نگرانی اور سیاست انبیاء کرتے تھے جب ایک نبی وصال فرماتا دوسرا نبی پیدا ہو جاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہو سکتے تھے۔ اس حدیث میں لوکان کالفظ ہے لوامر محال کے لئے آتا ہے جس سے واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا محال ہے۔ میرے پانچ نام ہیں محمد۔ احمد۔ ماحی۔ خدا میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا۔ حاشر خدا میرے جھنڈے تلے بروز محشر ساری مخلوق کو جمع فرمائے گا اور میں عاقب ہوں۔

الذی لیس بعدہ نبی (آخری) ہوں جس کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ رسالت نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ اس لئے جو شخص بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی تاویل سے نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جیسے مرزا قادیانی اور اس نبی کو ماننے والے جیسے احمدی اور اس کے مسیح بزرگ یا مسلمان ماننے والے۔ جیسے لاہوری مرزائی یہ سب کافر' مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان سے میل جول' کلام' محبت نکاح وغیرہ سب حرام ہے۔ ان کا ذبح کیا ہوا جانور حرام مردار ہے۔ معاذ اللہ کسی مسلمان لڑکی کا مرزائی سے نکاح خالص زنا ہے۔ اسی طرح مرزائی لڑکی سے کسی مسلمان لڑکے کا نکاح فاسد و باطل ہے مرزائی احمدی ہوں یا لاہوری ان کے ہوٹلوں میں پکا ہوا گوشت مردار حرام ناپاک ہے اور گوشت کے علاوہ دیگر اشیاء مکروہ ہیں۔ (دین مصطفیٰ ص ۵۶۔۵۸)

قادیانیت کیا ہے؟

قادیانیت ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغاوت کا نام ہے۔

قادیانیت ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بغض وعناد کا نام ہے۔

قادیانیت ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کا نام ہے۔

قادیانیت ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اور اعلیٰ نبوت کے متوازی انگریزی نبوت کا نام ہے۔

قادیانیت ۔ مسیلمہ کذاب کے غلیظ اور پلید مشن کا نام ہے۔

قادیانی دجال نے انگریزوں کے اشارے پر دعویٰ نبوت کیا۔ بابائے غلط بیانی' انگریزی نبوت کے بانی' مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی اور نسل شیطانی نے 1901ء میں انگریزوں کے اشارے پر نبوت کا دعویٰ کیا۔

کبھی یہ قادیانی دجال ایک سوچے سمجھے طے شدہ منصوبے کے تحت عیسائیوں سے مناظرے کر کے ایک

مناظر کی شکل میں اپنے آپ کو متعارف کراتا رہا۔ کبھی یہ مکر و فریب سے پر کتابیں لکھ کر ایک مصنف و مولف کی حیثیت سے اپنے آپ کو منواتا رہا۔

کبھی یہ اپنی جھوٹی اور مکارانہ تعلیمات کے اشتہارات شائع کر کے سستی شہرت حاصل کرتا رہا۔ اور اسی طرح سادہ لوح مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرتا رہا۔ یہ ظالم مختلف بہروپ میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا رہا۔

قادیانی دجال کے مختلف ادوار میں مختلف دعوے

قادیانی دجال نے مختلف وقتوں میں مختلف دعاوی کیے:

کبھی اپنے آپ کو آریوں کا بادشاہ کہا کبھی اپنے آپ کو برطانوی مورچہ کہا کبھی اپنے آپ کو معجون مرکب کہا

کبھی اپنے آپ کو پہرہ دار کہا کبھی اپنے آپ کو سپہ سالار کہا کبھی اپنے آپ کو سورما کہا

کبھی اپنے آپ کو زمیندار کہا کبھی اپنے آپ کو غازی کہا کبھی اپنے آپ کو چابک کہا

کبھی اپنے آپ کو موتی کہا کبھی اپنے آپ کو چاند کہا کبھی اپنے آپ کو سورج کہا

کبھی اپنے آپ کو مجدد کہا کبھی اپنے آپ کو محدث کہا کبھی اپنے آپ کو مہدی کہا

کبھی اپنے آپ کو مسیح موعود کہا کبھی اپنے آپ کو امام زماں کہا کبھی اپنے آپ کو مدینۃ العلم کہا

کبھی اپنے آپ کو میکائیل کہا کبھی اپنے آپ کو بیت اللہ کہا کبھی اپنے آپ کو مامور من اللہ کہا

کبھی اپنے آپ کو ظلی و بروزی نبی کہا کبھی اپنے آپ کو ظلی طور پر محمد رسول اللہ کہا (نعوذ باللہ)

آخرکار 1901ء میں قادیانی کذاب فرقہ غلامیہ کے سربراہ نے اسلام دین اور قرآن و حدیث کی تمام حدود و قیود کو پھلانگتے ہوئے اپنی جعلی اور جھوٹی نبوت کا اعلان کر دیا۔

میں حکومت پاکستان کو اختیار دیتا ہوں کہ میرے تحریر کردہ حوالہ جات اگر غلط ہوں تو حکومت مجھے تختہ دار پر لٹکا دے اگر میرے حوالہ جات درست اور صحیح ہوں تو پھر ان قادیانیوں کا سنجیدگی سے محاسبہ کرنا چاہئے۔ اور اس امت خبیثہ کو پابند کرنا چاہئے کہ یہ مسلمانوں کی اسلامی اصلاحات کو مسخ کرنے کی ناپاک جسارت سے باز رہیں۔ کیونکہ ان قادیانیوں کا مذموم عقیدہ یہ ہے کہ۔

مرزا قادیانی خدا کا برگزیدہ نبی اور رسول ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کی باتیں احادیث ہیں (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کا خاندان اہل بیت ہے (نعوذ باللہ)

نقاب پوشوں کو پہچانو

اے متلاشیان حق وصداقت ہم دجال قادیانی اور اس کی ذریت کی کتابوں کے حوالے سے اُن کے مکروہ چہروں پر پڑے ہوئے چالاکی اور عیاری کے ایک ایک پردہ کو اتار کر اصل حقائق آپ کے سامنے لارہے ہیں۔ آپ بھی ان چہروں کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر الدین قمر الانبیاء اور فخر المرسلین ہے۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کی بیویاں اُمہات المومنین ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کی بیٹی سیدۃ النساء ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کی امت مسلمان ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کی عبادت گاہ مسجد اقصیٰ ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کا شہر مدینۃ المسیح ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کا قبرستان جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کے ساتھ صحابہ کرام ہیں (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کے جانشین خلفائے راشدین کی طرز پر خلفاء ہیں۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کے ۳۱۳ گماشتے اصحاب بدر ہیں (نعوذ باللہ)

اِن سب باتوں کے حوالے ان کی کتابوں میں موجود ہیں بلکہ انہوں نے بار بار پڑھے ہوئے ہیں مگر ان کی بدقسمتی یہ ہے کہ ایک ایسے کذاب و دجال کی باتوں کو سچ جان رہے ہیں جس کی پیش کردہ سینکڑوں پیشگوئیوں سے ایک بھی پیشگوئی کبھی بھی درست نہیں نکلی۔ قادیانیوں نے خلافت عثمانیہ کی تباہی پر قادیان میں چراغاں کیا قادیانیوں نے مشرقی پاکستان کے سقوط پر بھنگڑہ ڈالا اور خوشیاں منائی قادیانیوں نے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل امریکہ پہنچایا اور پاکستان کو تباہ کرنا ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔

مرزائیت اور مرزا قادیانی

یہی حال مرزا قادیانی کا ہے اس دجال پرفتن نے محض دنیاوی شہرت کے حصول کے لئے رحمۃ العالمین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن رحمت کو اس لئے جھٹک دیا کہ اسے گورنمنٹ برطانیہ (انگریزوں) کا سایہ نصیب ہو جائے۔

قارئین محترم

یوں تو تمام کفار "ملت واحدہ" ہیں مگر قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن یہود ونصاریٰ کو قرار دیا ہے۔ اس لئے اس قوم کے اکابرین میں سے اکثر لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی تکذیب کرنے والے اور آپ کے جانی دشمن تھے وہ ہرگز نہیں چاہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لایا ہوا دین دنیا میں پھلے پھولے

مگر آپ کے دین کو پھلنا پھولنا تھا جتنا حال پھل پھول رہا ہے۔ اور انشاء اللہ پھلتا پھولتا رہے گا۔ حالانکہ کہ یہود ونصاریٰ کا ہر فرد اب بھی دین اسلام میں رخنہ اندازی کر رہا ہے ان دونوں گروہوں کی منافقت اور بدیانتی کا ذکر قرآن کریم میں متعدد مقامات پر بالوضاحت موجود ہے۔ اور یہ منافقت اب تک بھی ان کے دلوں سے نہیں نکل سکی۔ یہ لوگ جہاں بھی نرم گوشہ دیکھتے ہیں وہاں بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے حملہ آور ہو جاتے ہیں۔

یہودو نصاریٰ کی تلاش

قادیان کا کذاب اور جھوٹا نبی ان ہی یہود ونصاریٰ کی تلاش تھی جس پر اندھا دھند خرچ کر کے اس کی زندگی میں بھی خاطر خواہ فائدہ اٹھایا اور اس کے مرنے کے بعد اس کی ذریت کو بھی سینے سے لگائے ہوئے ہے۔

مرزا قادیانی کی بدنصیبی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے؟ کہ اس بدبخت اور بدنصیب نے رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن رحمت کو جھٹک کر انگریزوں کے دامن میں پناہ لے لی اور اس کو محض اپنی ذات اور اپنے مشن کی وضاحت کے لئے سینکڑوں نہیں ہزاروں جھوٹ بولنے پڑے اور اس کے جھوٹ پر قرآن مجید سے اس کے لئے مسلسل اعلان ہوتا رہا کہ!

لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (پارہ نمبر ۳ سورۂ آل عمران آیت نمبر ۶۱)

انگریزوں کی تلاش کا ثمر

انگریزوں نے برصغیر میں پھیلتے ہوئے اپنے ہندو مسلم اور عیسائی جاسوسوں سے اپنی اسلام دشمنی کی ناپاک خواہش کو پورا کرنے کے لئے جو کام لیا وہ یہ تھا کہ علمائے اسلام سے چند ایسے افراد کو تلاش کرے جو علم و فضل میں جید بھی ہوں اور قابل فروخت بھی۔ چنانچہ ان کا مقصد پورا کرنے کے لئے یکے بعد دیگرے انہیں چند

ایسے علمائے سوء دستیاب ہو گئے جنہیں ایک جگہ جمع کر کے اپنے مشن کی تکمیل کروالینا ان کے لئے کچھ مشکل نہ تھا۔ سب سے پہلے انہوں نے خواہشات نفسانیہ کے مارے ہوئے ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو تلاش کیا اور پھر جہاں جہاں سے بھی اس کی معاونت کرنے والے لوگ دستیاب ہوئے انہیں وہ اس کے ساتھ منسلک کرتے رہے۔ یہاں تک کہ قادیان کا یہ سر پھرا 'سرکاری' چمچہ' درباری کڑچھا' بکاؤ مال مسیلمہ کذاب کا روپ دھار کر میدان میں آ گیا تا کہ اپنے آقاؤں (انگریزوں) برٹش گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کر سکے۔

بہر کیف اِس ملعون کو روشنی کہاں سے ملتی اس نے اپنا گھر جلانا تھا جلا دیا اور پھر اس جلے ہوئے گھر کی راکھ مرزا طاہر کی صورت بن کر جہنم کی تہوں میں پہنچنے کے لئے برطانیہ پہنچ گئی۔

غیرت ایمانی کا تقاضا

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کی خاطر ہر طرح کی قربانی پیش کرے جو خدا تعالی کا محبوب ہونے کے باوجود تنگ و تاریک غاروں میں رو رو کر امت کی نجات اور بخشش کے لئے دعائیں مانگتے رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری دنیا کے مالک و مختار ہونے کے باوجود جَو کے ان چھنے آٹے کی روٹی کے چند لقموں پر اکتفا فرماتے رہے تا کہ ان کی اُمت کو انواع اقسام کی نعمتیں میسر آ سکیں۔

مسلمانو! ذرا غور کرو! وہ رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسے خالق کائنات لا مکاں پر بلاتا ہے اور آپ خدا کے جلووں میں گم ہونے دنیٰ فتدلّٰی اور قاب قوسین کی ـــــ اور لمحات وصال کی لذت اندوز کیفیتوں میں سرشار ہونے کے وقت بھی تمہیں نہیں بھولے اور اللہ تعالی کے حضور میں رو رو کر تمہاری بخشش کا سوال کرتے رہے اور کوئی نبی ہوتا تو تجلیات الٰہی کے انوار میں کھو جاتا اور اپنی ذات کے سوا سب کچھ بھول جاتا مگر یہ وہ محبوب ہیں جن کی رحمت نے دونوں جہانوں کا احاطہ کر رکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم گنہگاروں سے اس قدر تعلق خاطر تھا۔

اُمت میں اضافے کی خواہش

اس قدر شفیق اور مہربان رسول نہ کسی امت کو ملا اور نہ ہی مل سکتا تھا یہ وہ رسول ہیں جنہیں اپنی امت میں اضافے کی اس قدر خواہش تھی کہ خالق کائنات کو حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ (پارہ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۱۲۸) فرمانا پڑا۔ ایسے رحیم و کریم رسول سے بے وفائی کرنا بدنصیبی کی انتہا ہے۔ ایسے پیکر رحمت نبی سے روگردانی کرنا

شقاوت و بدبختی نہیں تو اور کیا ہے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ لوگوں پر والہانہ شفقت آپ سے بھی والہانہ محبت و وفاداری کا تقاضا کرتی ہے۔اس لئے کہ پھر آپ کی ذات تو ایسی محبوب ذات ہے کہ آپ سے از خود ٹوٹ کر محبت کرنی چاہئے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی مسلمانوں سے آپ کی محبت و مودت طلب کرتا ہے اور حضور خود بھی فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ اپنے والدین اور اولاد یہاں تک کہ تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت کرو ورنہ تم ایماندار نہیں ہو سکتے اور اگر آپ سے والہانہ محبت اور وفاداری کا ثبوت دیں گے تو پھر علامہ اقبالؒ کی زبان سے یہ مژدہ اور بشارت ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

قادیانیت کا اصل روپ!

قادیانیت کیا ہے؟ قادیانیت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغاوت کا نام ہے۔قادیانیت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بغض و عناد کا ایک دہکتا ہوا آتش فشاں ہے۔قادیانیت شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور قزاقی کا نام ہے۔قادیانیت جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اور سچی نبوت کے متوازی مرزا قادیانی کی مکروہ انگریزی نبوت کا نام ہے۔قادیانیت یہودیت کا دوسرا نام ہے اور بقول علامہ اقبالؒ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔قادیانیت مسیلمہ کذاب کے غلیظ اور پلید مشن کا نجس اور منحوس نام ہے۔

فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا قادیانی، جہنم مکانی، نسل شیطانی نے 1901ء میں اشارہ فرنگی پر نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا۔بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک چھوٹے اور غیر معروف گاؤں "قادیان" کے رہنے والے اس کذاب نے ایک ہی جست میں صرف نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ یہ بدبخت کبھی عالم کے روپ میں سامنے آیا۔کبھی ایک سازش کے تحت عیسائیوں سے مناظرے کر کے ایک مناظر کی شکل میں روشناس ہوتا رہا۔اور سادہ لوح مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرتا رہا۔کبھی دجل و فریب سے پر کتابیں لکھ کر خود کو ایک مصنف کی حیثیت سے متعارف کرواتا رہا۔کبھی اپنی تعلیمات کے اشتہارات شائع کر کے سستی شہرت حاصل کرتا رہا۔کبھی اپنے آپ کو مجدد کہا۔کبھی مامور من اللہ بنا۔کبھی ملہم بنا۔کبھی خود کو محدث کہا۔کبھی اپنے آپ کو امام زماں لکھا۔کہیں مہدی کا بہروپ اختیار کیا۔کبھی مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا۔کبھی ظلی و بروزی

نبی بنا ہی۔ کبھی ظلی طور پر محمد رسول اللہ بنا اور آخر 1901ء میں تمام حدود پھلانگتے ہوئے اپنی نبوت ورسالت کا اعلان کر دیا۔

مرزا قادیانی اور اس کی امت خبیثہ کے عقائد باطلہ ملاحظہ فرمائیں کہ ان قزاقوں نے کس طرح شعائر اور اصطلاحات اسلامی کو مسخ کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے ان کے نزدیک

مرزا قادیانی	"خدا کا برگزیدہ نبی اور رسول" (نعوذباللہ)
مرزا قادیانی کی باتیں	"احادیث" (نعوذباللہ)
مرزا قادیانی	"اہل بیت" (نعوذباللہ)
مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر الدین	"قمر الانبیاء اور فخر المرسلین" (نعوذباللہ)
مرزا قادیانی کی بچی	"سیدۃ النساء" (نعوذباللہ)
مرزا قادیانی کی بیویاں	"امہات المومنین" (نعوذباللہ)
مرزا قادیانی کا شہر	"مدینۃ المسیح ہے" (نعوذباللہ)
مرزا قادیانی کی اُمت	"مسلمان" (نعوذباللہ)
مرزا قادیانی کے جانشین	"خلفائے راشدین کی طرز پر خلفاء (نعوذباللہ)
مرزا قادیانی کی عبادت گاہ	"مسجد اقصیٰ ہے" (نعوذباللہ)
مرزا قادیانی کا قبرستان	"جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ" (نعوذباللہ)
مرزا قادیانی کے ساتھ	"اصحاب بدر" (نعوذباللہ)

قادیانی کلمہ

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے!۔ "مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ تشریف لائے۔ اس لئے ہم مرزائیوں کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی" (نعوذباللہ) (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸ مندرجہ ریویو آف ریلیجز بابت مارچ/اپریل ۱۹۱۵ء)

مرزا قادیانی کی شان

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کی ٹھیک وہی شان وہی نام وہی رتبہ ہے جو آنحضرت کا تھا۔ (نعوذ باللہ)(اخبار الفضل ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء قادیانی مذہب ص ۲۷۵)

تمام انسانوں کے لئے نبی اور رسول

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ چودھویں صدی کے تمام انسانوں کے لئے نبی اور رسول مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔(نعوذ باللہ)(تذکرہ ص ۳۹۰)(طبع دوم)

مرزا رحمۃ للعالمین ہے

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ رحمۃ للعالمین مرزا غلام احمد ہے۔(نعوذ باللہ)(تذکرہ ص ۸۳)(طبع دوم)

مرزا سید الاولین اور آخرین ہے

مرزائی اخبار الفضل مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ وہ مرزا وہی ختم المرسلین تھا وہی فخر الاولین و آخرین ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا۔(نعوذ باللہ)(قادیانی مذہب ص ۲۶۴)

مرزا قادیانی باعث تخلیق کائنات ہے

قادیانی عقیدہ ہے کہ آسمانی و زمین اور تمام کائنات کو صرف اور صرف مرزا قادیانی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے۔(نعوذ باللہ)(حقیقۃ الوحی ص ۹۹)

مرزا قادیانی کی روحانیت آنحضرت سے زیادہ تھی

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرت کا زمانہ روحانی ترقیات کی طرف پہلا قدم تھا اور مرزا قادیانی کے زمانے میں روحانیت کی پوری تجلی ہوئی۔(نعوذ باللہ)(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷)(طبع اول)

مرزا قادیانی کا تخت سب سے اونچا تھا

قادیانی عقیدہ ہے کہ آسمان سے بہت تخت اترے لیکن مرزا قادیانی کا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ (نعوذ باللہ)(حقیقۃ الوحی ص ۸۹)

مرزا قادیانی کو بڑی فتح نصیب ہوئی

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرتؐ کو چھوٹی فتح نصیب ہوئی تھی اور بڑی یعنی فتح مبین مرزا قادیانی کو ہوئی۔

(نعوذ باللہ)(خطبہ الہامیہ ص ۱۹۳)

مرزا قادیانی کا اسلام افضل ھے

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرتؐ کے زمانے کا اسلام پہلی رات کے چاند کی طرح ناقص اور بے نور تھا اور مرزا قادیانی کے زمانے کا اسلام چودھویں رات کے چاند کی طرح تاباں اور درخشاں ہے۔ (نعوذ باللہ)(خطبہ الہامیہ ص ۹۳ طبع اول)

مرزا قادیانی کے معجزے آنحضرتؐ سے زیادہ ھیں

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرتؐ کے معجزات تین ہزار تھے (تحفہ گولڑویہ ص ۶۳) اور مرزا قادیانی کے معجزے تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۶۷)(نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی ذھنی طور پر آنحضرتؐ سے افضل ھے

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرتؐ سے زیادہ ہے (نعوذ باللہ)(ریویو مئی ۱۹۲۹ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۴۱)

مرزا قادیانی کی روحانیت آنحضرت ﷺ سے اعلیٰ ہے۔ (نعوذ باللہ) قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کی روحانیت آنحضرت سے قوی اکمل اور اشد ہے (نعوذ باللہ) خطبہ الہامیہ) ص ۱۸۱)

آنحضرت ﷺ مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ تشریف لائے ھیں

قادیانی عقیدہ ہے کہ

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ـــــ اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ـــــ غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں (نعوذ باللہ)

(اخبار بدر قادیان جلد نمبر ۴۲ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)(نعوذ باللہ)

نبیوں سے مرزا قادیانی کی بیعت کا عھد

قادیانی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ تک ہر ایک نبی سے مرزا قادیانی پر ایمان لانے اور اس کی بیعت و نصرت کرنے کا عہد لیا تھا۔ (نعوذ باللہ)(اخبار الفضل ۲۶ فروری ۱۹۲۴ء قادیانی مذہب ص ۳۴۰)

آنحضرتؐ کی پیروی باعث نجات نہیں (نعوذباللہ)

قادیانی عقیدہ ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت کی پیروی باعث نجات نہیں بلکہ صرف مرزا قادیانی کی پیروی سے نجات ہوگی۔ (نعوذ باللہ) (اربعین نمبر۴ ص ۷ حاشیہ)

ہر انسان محمد رسولؐ اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے

قادیانی عقیدہ ہے کہ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہؐ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ) (ڈائری مرزا محمود ابن مرزا قادیانی۔ اخبار الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء) نعوذ باللہ

مرزا قادیانی جو چاہے کرسکتا ہے

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ مرزا قادیانی کے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ (تذکرہ ص ۵۲۶٬۶۵۶٬۵۲۵۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵) نعوذ باللہ

قادیان کی برکتیں

قادیانی عقیدہ ہے کہ قادیان کی زمین پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔ (نعوذ باللہ) (بیان میاں محمود احمد ابن مرزا قادیانی۔ اخبار الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء)

قادیان کا حج

قادیانی عقیدہ ہے کہ قادیان آنا نفلی حج ہے اور اب کے والا خشک ہو گیا ہے۔ کیونکہ آج مکہ میں حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔ (قادیانی مذہب ص ۳۶۲) (پیغام صلح ۱۹ اپریل ۱۹۳۳ء) نعوذ باللہ

مرزا قادیانی نے تمام کمالات محمدی حاصل کرلئے

قادیانی عقیدہ ہے کہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات حاصل ہوتے تھے کسی کو زیادہ کسی کو کم۔ مگر مسیح موعود کو اس وقت نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کرلیا۔ (نعوذ باللہ) (کلمۃ الفضل ص ۱۱۳ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

نبی پاک نے مرزا قادیانی کو نبی اللہ کے نام سے پکارا

یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا اور وہی نبی تھا جس کو نبی کریم نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں یا ایہا النبی کے الفاظ سے مخاطب

کیا۔(معاذ اللہ)کلمۃ الفصل ص ۱۱۴ مصنف مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

یہ ہیں قادیانیوں کے وہ کفریہ عقائد جنہیں پڑھ کر رگوں میں خون کھولنے لگتا ہے اور ہر پڑھنے والا مسلمان غم وغصہ کا ایک مجسم طوفان بن جاتا ہے اور اس کے دل میں قادیانیت کا سر کچلنے کا جذبہ جہاد جوش مارنے لگتا ہے۔

مسلمانو! اٹھو! خواب غفلت سے اٹھو!!

مرزا قادیانی کی اسلام دشمن اولاد اپنے مرتد باپ کی فتنہ ارتداد کی بھڑکائی ہوئی آگ کو پھر ہوا دے رہی ہے۔قادیانیت کی ارتداد شجر اسلام کو(معاذ اللہ)جڑوں سے اکھاڑ دینا چاہتا ہے۔جھوٹی نبوت کا اژدھا ہماری نئی نسل کے ایمانوں کو نگلنے کے لئے بڑھا چلا آ رہا ہے۔دنیا کے مختلف حصوں میں مرزا قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ متعارف کروایا جا رہا ہے۔کلمہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ مرزا قادیانی کا نام استعمال کیا جا رہا ہے۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ وہ کون سا مسلمان ہے جو روح کو تڑپا دینے اور دل کو ہلا دینے والے ان حالات میں آنکھیں بند کر کے بیٹھا رہے۔وہ کون سا مسلمان ہے جو رسول برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین تو سنے لیکن ہاتھ پاؤں توڑ کر اور لبوں پر مہر سکوت لگا کر بیٹھا رہے؟

مسلمانو اٹھو۔۔۔۔رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والو اٹھو!ناموس محبوب رب العالمین کا تحفظ کرو۔تاج وتخت ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوکیداری کرو۔قادیانیوں کی زبانِ بے لگام روک دو۔ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالم گیر پیغام عالم میں پہنچا دو اپنے بچوں کو زیور تعلیم ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آراستہ کرو۔اپنے حلقہ احباب میں مسئلہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھی طرح متعارف کراؤ تا کہ کسی کی متاع ایمان نہ لٹ سکے اور کوئی بھی قادیانیوں کے دام ہم رنگ زمین میں نہ پھنس سکے۔

اے اہل اسلام!سنو اور گوش ہوش سے سنو!قادیانیوں کا ڈائریکٹ ٹکراؤ ہماری آنکھوں کے نور دلوں کے سرور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے ہے۔ان کا واحد مقصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹا کر مرزا قادیانی کی نبوت کو چلانا ہے(نعوذ باللہ)اور تاج ختم نبوت مرزا قادیانی کے سر پر رکھنا ہے(استغفر اللہ۔العیاذ باللہ)اور کوئی بھی گنہگار سے گنہگار مسلمان اس ناپاک جسارت کو برداشت نہیں کر سکتا۔اور جو بھی مسلمان ختم نبوت کے اس جہاد میں شریک ہے وہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا سپاہی ہے اور ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دنیا میں جو شخص جس کے ساتھ محبت کرتا ہوگا قیامت کے روز اسی کے ساتھ ہوگا۔''

اس حدیث کو مدار نجات سمجھتے ہوئے چاہیے کہ ہم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا دفاع کر کے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا تعلق پیدا کر لیں۔ تاکہ حشر کے روز ہم آمنہؓ کے لال سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے تلے ہوں (آمین)

مسلمانو! زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے معلوم نہیں یہ کاروان زیست کب لٹ جائے پتہ نہیں یہ سفینہ حیات کب موت کے گہرے پانیوں میں غرق ہو جائے۔ کون جانتا ہے کب عزرائیل کی آمد ہو اور ہمارا یہ گلشن ہستی اجڑ جائے اور دنیا کی محبت ہمارے دلوں میں آباد آرزوؤں اور تمناؤں کے سینکڑوں تاج محل منہدم ہو جائیں۔

اے فرزندان توحید! اگر قبر کی تاریک کوٹھڑی میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان چاہتے تو ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کام کرو۔

اگر حشر کی ہولناک وخوفناک گھڑیوں میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہو تو تاج و تخت نبوت کی نگہبانی کرو۔

اگر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں جام کوثر پینا چاہتے ہو تو ناموس رسالت کی پاسبانی کرو۔ اگر حشر کی وحشت ناک گرمی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کالی کملی کا ٹھنڈا سایہ چاہتے ہو تو ختم نبوت کے کام کو سنبھالو۔ (آمین ثم آمین)

قادیانی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟

قادیانی ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر' مرتد' زندیق اور توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتکب ہیں۔ پوری ملت اسلامیہ انہیں کافر قرار دے چکی ہے۔ لیکن کمال ڈھٹائی کی بات یہ ہے کہ قادیانی اپنے آپ کو راسخ العقیدہ سچا اور سچا مسلمان کہتے ہیں اور دیگر مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک مسلمان صرف وہ ہے جو مرزا قادیانی پر ایمان لاتا ہے اور اسے اللہ کا سچا نبی اور رسول مانتا ہے۔ مسلمانوں کے بارے میں قادیانیوں کے جو مذہبی عقائد ہیں وہ کچھ یوں ہیں۔

خدا کے نافرمان اور جہنمی

''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری جماعت میں داخل نہیں ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی

کرنے والا جہنمی ہے۔" (اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نمبر ۹ ص ۲۷)

رنڈیوں کی اولاد

"میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷ مصنف مرزا قادیانی)

مرد سؤر عورتیں کتیاں

"میرے مخالف جنگلوں کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں" (نجم الہدیٰ ص ۱۵ مصنف مرزا قادیانی)

حرام زادے

"جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوا تو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔" (انوار اسلام ص ۳۰ مصنف مرزا قادیانی)

پوری ملت اسلامی کافر

۱۔ "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت ص ۳۵ مصنف مرزا محمود احمد ابن مرزا قادیانی)

۲۔ "ایسا شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

ابوجہل کی پارٹی

قادیانیوں کا اخبار الفضل ۳ جنوری ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں پوری ملت اسلامیہ کی تضحیک کرتا اور چیلنج کرتا ہوا لکھتا ہے "ہم فتح یاب ہوں گے۔ ضرور تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہو گے اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہو گا جو فتح مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا۔"

توہین عقیدۂ توحید و ذات باری تعالیٰ مرزائیوں کا کلمہ توحید اور دورنگی و بے ڈھنگی چال:

لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ (نعوذ باللہ)

(بحوالہ روزنامہ مشرق لاہور ۲۲ جون ۱۹۷۴ء روزنامہ تعمیر راولپنڈی ۲۵ جون ۱۹۷۴ء صفحہ ۲ پر تا مجیر یا کے شہر مجبودی کی مسجد پر اس تحریر شدہ کلمہ کا عکس شائع کیا)

کلمہ میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے (نعوذ باللہ)

مرزا بشیرالدین محمود کہتا ہے کہ

اگر ہم بفرض محال یہ بات مان لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے لکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ چیز نہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہیں۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دنیا میں دوبارہ تشریف لائے۔ اس لئے ہمیں دوسرے کلمے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرور پیش آتی۔ (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۵۸ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ــــــ بابت مارچ ۱۹۱۵ء)

خداتعالیٰ مرزا غلام احمد قادیانی دجال کی نظر میں

قادیانی دجال کہتا ہے کہ میں خود خدا ہوں (نعوذ باللہ)

میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں پھر میں نے نیا نظام بنایا پہلے آسمان پھر زمین بنائی۔ پس میں نے آدم کو بنایا اور انسانوں کو بہترین صورت میں پیدا کیا اور اس طرح میں خالق ہو گیا۔ (ملخص از کتاب البریہ صفحہ ۷۸ تا ۷۹ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۲۵)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں خدا کا باپ ہوں (نعوذ باللہ)

میرا پیدا ہونے والا بیٹا گرامی ارجمند ہوگا اول اور آخر کا مظہر ہوگا اور حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اترے گا۔ (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۱، ۲۲ دافع البلاء صفحہ ۶)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں (نعوذ باللہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا سن تو میرا بیٹا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ ـ ۱۵۶۵ لبشریٰ جلد اول صفحہ ۴۹ اربعین نمبر ۳، صفحہ ۳۴)

وہ کہتا ہے کہ میں خدا کا نطفہ ہوں (نعوذ باللہ)

خدا کا نطفہ ہوں (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۳۲)

کہتا ہے کہ میں خدا کی بیوی ہوں

حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی یعنی (Sexual) قربت کا اظہار فرمایا۔(اسلامی قربانی ٹریکٹ مصنفہ قاضی یار محمد قادیانی)

وہ کہتا ہے کہ میں خدا کا کان ہوں (نعوذ باللہ)

اے تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میرے کان (اخبار البدر قادیان ۲۶ فروری ۱۹۰۸ء)

وہ کہتا ہے کہ میں خدا کی روح ہوں (نعوذ باللہ)

تو مجھ سے بمنزلہ میری روح کے ہے (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۷۔۲ دسمبر ۱۹۰۱ء)

وہ کہتا ہے کہ میں خدا کی توحید ہوں (نعوذ باللہ)

اے مرزا تو میرے نزدیک بمنزلہ میری توحید اور تفرید کے ہے (حقیقت الوحی صفحہ ۸۶)

وہ کہتا ہے ہمارا پروردگار ہاتھی دانت ہے (توضیح المرام صفحہ ۷۵)

وہ کہتا ہے تیندوے کی طرح اس وجود اعظم (خدا) کی بھی ہے (توضیح المرام صفحہ ۷۵)

وہ کہتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا کبھی خطا کروں گا اور کبھی ثواب

وہ کہتا ہے خدا تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں جاگتا ہوں اور سوتا بھی ہوں

وہ کہتا ہے (اے مرزا) تیرا نام مکمل ہے اور میرا نام نامکمل ہے (اربعین صفحہ ۶)

توہین رسالت مآب ﷺ و عقیدہ رسالت

قادیانی دجال کے آنے سے رسول اللہ کی نبوت ختم ہو گئی (نعوذ باللہ)

دجال ثانی۔۔۔محمود احمد قادیانی کہتا ہے۔

پھر بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جب کوئی نبی آ جائے تو پہلے نبی کا علم بھی اسی کے ذریعے ملتا ہے۔ یوں اپنے طور پر نہیں مل سکتا اور ہر بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کے لئے بمنزلہ سوراخ کے ہوتا ہے پہلے نبی کے آگے دیوار

کھینچ دی جاتی ہے اور کچھ نظر نہیں آتا سوائے آنے والے نبی کے دیکھنے کے۔ یہی وجہ ہے کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو مسیح موعود نے پیش کیا اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو مسیح موعود کی روشنی میں نظر آئے اور کوئی نبی نہیں سوائے اُس کے جو کوئی مسیح موعود کی روشنی میں نظر آئے۔

اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود اسی ذریعے سے نظر آئے گا کہ حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دیکھا جائے گا۔ اگر کوئی چاہے کہ آپ سے الگ ہو کر دیکھ سکے تو اسے کچھ نظر نہ آئیگا۔ ایسی صورت میں اگر کوئی قرآن کو بھی دیکھے گا تو وہ اس کے لئے

یھدی من یشاء والا قرآن نہ ہوگا

بلکہ یضل من یشاء والا قرآن ہوگا

(خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء)

میرا نام محمد و احمد ہے۔ پس نبوت و رسالت کبھی دوسرے کے پاس نہیں محمد کی چیز محمد کے پاس رہی۔(پمفلٹ ایک غلطی کا ازالہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء)

وہ کہتا ہے کہ یہ دو نام اور خطاب خاص آنحضرت کو قرآن میں دیئے گئے ہیں یعنی سید الانبیاء اور رحمۃ اللعالمین پھر وہی خطاب الہام مجھے دیئے گئے ہیں (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۴)

دجال ثانی کہتا ہے کہ میں ختم المرسلین فخر اولین والاخیرین ہوں (نعوذ باللہ)

مرزائی اخبار الفضل مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء کی اشاعت میں ہے کہ وہ مرزا وہی ختم المرسلین تھا وہی فخر الاولین والاخرین جو آج سے ۱۳۰۰ برس پہلے رحمۃ اللعالمین بن کر آیا تھا۔ (قادیانی مذہب صفحہ ۲۶۴)

وہ کہتا ہے کہ میری روحانیت حضور سے زیادہ ہے (نعوذ باللہ)

آنحضرت کا زمانہ روحانی ترقیات کی طرف پہلا قدم تھا اور میرے زمانے میں روحانیت کی پوری تجلی ہوئی۔

توھین صحابه کرام اور علماء کرام

کہتا ہے کہ علمائے اسلام بے ایمان اور عیسائی ہیں (نعوذ باللہ)

اے بے ایمانوں نیم عیسائیوں دجال کے ہمراہیوں اسلام کے دشمنوں تمہاری ایسی تیسی! (اشتہار انعامی تین ہزار حاشیہ صفحہ ۵)

کہتا ہے کہ پس جو میری جماعت میں داخل ہوا اس نے سید المرسلین حضرت محمد کے صحابی کا درجہ پایا (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۵)

کہتا ہے کہ حضرت ابوبکر کو بھی جو صدیق تھے تجدید کا کام کرنا پڑا اور یہ ہر محدث کا آخری درجہ ہوتا ہے اور یہ درجہ امت محمدیہ میں سینکڑوں لوگوں نے پایا (حقیقت النبوت میاں محمود قادیانی) صفحہ ۱۶۲

حضرت ابوبکر حضرت عمر کیا تھے؟

وہ تو غلام احمد قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے قابل نہ تھے (المہدی صفحہ ۵۷ چیلا قادیانی کذاب حکیم محمد حسین لاہوری)

وہ کہتا ہے کہ آج تمہارے لئے ابوبکر اور عمر کی سی فضیلت حاصل کرنے کا موقع ہے اور بہشتی مقام موجود ہے جہاں تم وصیت کرکے اپنے پیارے آقا مسیح موعود (قادیانی دجال) کے قدموں میں دفن ہو سکتے ہو (بہشتی مقبرہ کا اعلان الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۱۵ء)

کہتا ہے حقیقت یہ ہے کہ محمد رسول کے صحابہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے جس مقام پر پہنچے ہیں اس مقام پر آج ہم پہنچ سکتے ہیں بلکہ اگر ہم کوشش کریں تو صحابہ سے آگے نکل سکتے ہیں۔ (اخبار الفضل ۱۶ جون ۱۹۲۲ء صفحہ ۔۔۔۔)

کہتا ہے جھوٹے آدمی کی نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بڑی لاف وگزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا نبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہی داخل ہو جاتے ہیں۔ (حوالہ حیات احمدیہ جلد ا صفحہ ۲۵)

توھین حرمین شریفین و مسلمانان عالم

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میرا چوبارہ عبادت خانہ امن کا گہوارہ ہے (نعوذ باللہ) (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ قادیان کا جلسہ حج کی طرح ہے (نعوذ باللہ) (ملخص از برکات خلافت صفحہ ۵)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ حرمین شریفین جیسی برکات قادیان میں نازل ہوتی ہے (نعوذ باللہ) (اخبار الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء بیان میاں محمود احمد)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ قادیان تمام بستیوں کی ماں ہے (نعوذ باللہ) (حقیقت رویا صفحہ ۴۶)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میرے مخالف سور اور کتے ہیں (نعوذ باللہ) (نجم الہدی صفحہ ۵۳)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جو تیں مجھے نہیں مانتی وہ بدکار ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میری فتح کا قائل نہیں وہ ولد الحرام ہے (نعوذ باللہ) (انوار الاسلام صفحہ ۳۰)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ کنجری کی اولاد ہے (نعوذ باللہ) (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷)

کہتا ہے کہ میں مہدی ہوں اور کئی نبیوں سے بہتر ہوں (نعوذ باللہ) (معیار الاخیار صفحہ ۱۱)

یہ میں کہتا ہوں کہ میں بشارتوں کے مطابق آیا ہوں عیسیٰ کو یہ مقام کہاں کہ وہ میرے منبر پر پاؤں رکھے (نعوذ باللہ) (براہین احمدیہ صفحہ ۳۹)

انبیاء کو تو شیطانی الہام ہوتے ہیں (نعوذ باللہ) (ضرورت آلام صفحہ ۱۸ تا ۱۹)

ساتھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم سے لے کر حضرت محمد تک ہر ایک نبی سے مجھ (مرزا قادیانی) پر ایمان لانے اور میری بیعت و شرف کرنے کا عہد لیا تھا۔ (نعوذ باللہ) (اخبار الفضل ۲۶ فروری ۱۹۲۴ء)

توہین اہل بیت رسول ﷺ

کہتا ہے پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی شیر خدا کو تلاش کرتے ہو۔ (نعوذ باللہ) (اخبار الحکم قادیان نومبر ۱۹۰۲ء ملفوظات احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۱)

کہتا ہے کہ حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا (نعوذ باللہ) اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ' صفحہ ۱۱)

کہتا ہے کہ میں اولاد بنو فاطمہ ہوں (نعوذ باللہ)

اس عاجز (مرزا قادیانی) کے خون کی نبی فاطمہ کے خون سے آمیزش ہے (نعوذ باللہ) (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۱)

کہتا ہے کہ میں حسین سے بڑھ کر ہوں (نعوذ باللہ)

اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی (نجات دہندہ ہے) کہ میں سچ سچ کہتا ہوں آج تم میں ایک ہے جو حسین سے بڑھ کر ہے (نعوذ باللہ) (دافع البلا صفحہ ۱۳)

میں حسین سے برتر ہوں مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید مل رہی ہے (لیکن حسین کو نہیں) (نعوذ باللہ)

کہتا ہے کہ حسین دشمنوں کا کشتہ ہے (نعوذ باللہ)

اور میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارے حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ (نعوذ باللہ) (اعجاز

احمدی صفحہ ۸۱)

کہتا ہے کہ ایسے سو حسین میری جیب میں ہے (نعوذ باللہ)

میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے ایسے سو حسین میری جیب میں پڑے ہوئے ہیں (نعوذ باللہ) (اخبار الحکم قادیان ۱۴جون ۱۹۰۲ء دافع البلاء ۱۳)

کہتا ہے کہ حسین کستوری کے پاس گوہ ہے (نعوذ باللہ)

تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔ (نعوذ باللہ) (اعجاز احمدی صفحہ ۸۲)

کہتا ہے کہ یزید حسین سے اچھا ہے (نعوذ باللہ)

افسوس یہ شیعہ لوگ نہیں سمجھتے کہ قرآن نے حسین کی نسبت (نبی ہونے کا رتبہ) نہیں دیا بلکہ نام تک مذکور نہیں حسین سے تو زید ہی اچھا ہے کہ جس کا ذکر قرآن میں موجود ہے (نعوذ باللہ) (نزول مسیح صفحہ ۴۵)

کہتا ہے حضور اجتہادی غلطیوں سے محفوظ نہیں رہے۔ (نعوذ باللہ)

کیا حدیبیہ کا سفر اجتہادی غلطی نہ تھا۔ (نعوذ باللہ)

کیا یمامہ کو ہجرت کا قیام کرنا اجتہادی غلطی نہ تھا۔ (نعوذ باللہ)

کیا اور بھی اجتہادی غلطیاں نہ تھیں جن کا لکھنا طویل ہے۔ (نعوذ باللہ) (حقیقت الوحی صفحہ ۲۹۰ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۲۔۲۵۳)

کہتا ہے کہ آنحضرت عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیا کرتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ (نعوذ باللہ) (مکتوب مرزا غلام قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

کہتا ہے کہ حضور کا جسم کثیف تھا (نعوذ باللہ)

سیر معراج النبی کا اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا (نعوذ باللہ) (ازالہ اوہام صفحہ ۴۷)

کہتا ہے کہ مصطفیٰ کئی ہزار یہودیوں کو قتل کر کے فصل حرام کے مرتکب ہوئے (نعوذ باللہ) (حقیقت الوحی صفحہ ۱۱۱)

کہتا ہے کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں (نعوذ باللہ) (حقیقت الوحی صفحہ ۱۹۱)

کہتا ہے کہ نبی سے دین کی اشاعت مکمل نہ ہو سکی (نعوذ باللہ) (حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۵)

کہتا ہے میں نہ ہوتا تو کچھ نہ ہوتا (نعوذ باللہ) (حقیقت الوحی صفحہ ۹۲)

دجال ثانی کہتا ہے کہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات حاصل ہوتے تھے کسی کو زیادہ کسی کو کم مگر مسیح موعود کو اس وقت نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لئے۔(نعوذ باللہ) (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۳ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

دجال ثانی کہتا ہے کہ اللہ نے رسول کو قادیان میں اُتارا تا کہ وہ اپنے وعدے پورے کرے (نعوذ باللہ) (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۰۵)

توہین کتاب اللہ

کہتا ہے کہ قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں (نعوذ باللہ) (حقیقت الوحی صفحہ ۸۴)

کہتا ہے کہ قرآنی معجزات جادو ہیں (نعوذ باللہ)

قرآن مجید میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم (جادو) ہیں۔(نعوذ باللہ) (ازالہ اوہام صفحہ ۳۲۸)

کہتا ہے کہ قرآن گالیوں سے پر ہے (نعوذ باللہ)

اقرار کرنا پڑے گا سارا قرآن گالیوں سے پر ہے۔(نعوذ باللہ) (ازالہ اوہام صفحہ ۱۴)

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریقے استعمال کر رہا ہے (نعوذ باللہ) (ازالہ اوہام صفحہ ۲۹٬۲۸)

کہتا ہے کہ قرآن میں ۔۔۔غلطیاں ہیں (نعوذ باللہ)

قرآن میں صرفی اور نحوی غلطیاں ہیں (نعوذ باللہ) (حقیقت الوحی صفحہ ۳۰۴)

کہتا ہے کہ قرآن پہلوؤں کے قصے اور کہانیاں ہے (نعوذ باللہ) (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹۴)

کہتا ہے کہ ہم نے یعنی خدا نے قادیان میں قرآن کو نازل کیا (نعوذ باللہ) (براہین احمدیہ صفحہ ۳۱۳)

کہتا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ تین شہروں کا ذکر قرآن میں ہے مکہ مدینہ اور قادیان (نعوذ باللہ) (ازالہ اوہام صفحہ ۷۷)

کہتا ہے کہ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے اوپر درود بھیجتے ہیں۔(نعوذ باللہ) (حقیقت الوحی صفحہ ۹۴)

کہتا ہے کہ قرآن کریم اور میری وحی میں کوئی فرق نہیں۔(نعوذ باللہ) (نزول مسیح صفحہ ۹۹)

توہین حدیث رسول اللہ

کہتا ہے کہ میری وحی کے مقابلے میں حدیث مصطفیٰ کوئی شے نہیں (نعوذ باللہ) (اعجاز احمدی صفحہ ۵۶)

میرے خلاف حدیث ہے وہ ردی کی ٹوکری ہے (نعوذ باللہ)

جو حدیث میرے خلاف ہے اسے ردی کی ٹوکری میں ڈال دو کہتا ہے کہ مسلم اور بخاری بے مغز ہڈیاں ہیں (نعوذ باللہ)

مسلم شریف پر ایمان لانے والا کمینہ اور بخاری شریف سے مانجھو لیا ہوتا ہے یہ محض ہڈیاں بے مغز ہیں (نعوذ باللہ) (نزول مسیح صفحہ ۱۰۲)

توهین انبیاء کرام

کہتا ہے کہ میرے معجزات اور پیشگوئیاں نبیوں سے زیادہ ہیں۔ (نعوذ باللہ)

صدہا نبیوں کی نسبت ہمارے معجزات اور پیشگوئیاں سبقت لے گئے (نعوذ باللہ) (ریویو جلد اول صفحہ ۲۹۲)

کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کرام کا مظہر ٹھہرایا اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے۔ (نعوذ باللہ)

میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ہوں۔

اور آنحضرت کا مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں (نعوذ باللہ) (حاشیہ حقیقت الوحی)

اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے سو وہ میں ہوں۔ (نعوذ باللہ) (براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۹۰)

کہتا ہے کہ میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا اور ہر رسول میرے پیراہن یعنی کرتے پوشیدہ ہے (نعوذ باللہ) (۔۔۔قاری صفحہ ۱۶۵)

کہتا ہے کہ مرزا تمام انبیاء کا چاند ہے۔ (نعوذ باللہ) (انجام آتھم صفحہ ۵۸)

وہ کہتا ہے کہ آنحضرت کے زمانے کا اسلام پہلی رات کے چاند کی طرح ناقص اور بے نور تھا اور میرے زمانے کا اسلام چودھویں رات کے چاند کی طرح تاباں اور درخشاں ہے۔ دجال ثانی کہتا ہے کہ مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت سے زیادہ ہے (نعوذ باللہ) (ریویو مئی ۱۹۲۹ بحوالہ قادیانی مذہب صفحہ ۲۳۱)

وہ کہتا ہے کہ آنحضرت کو چھوٹی فتح ہوئی اور بڑی فتح مبین مجھ کو ہوئی۔ (نعوذ باللہ) (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹۳)

وہ کہتا ہے کہ میری روحانیت آنحضرت سے اقویٰ اکمل اوراشد ہے(نعوذباللہ)(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۱)

قادیانی دجال کے ساتھی کہتے ہیں کہ مرزا حضور کی شکل میں دوبارہ آیا ہے(نعوذباللہ)(اخبار البدر قادیان جلد۲ شمارہ۴۲ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

وہ کہتا ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت کی پیروی میں نجات نہیں صرف میری پیروی میں نجات ہوگی۔(نعوذباللہ) (اربعین صفحہ ۴ تا ۷)

وہ کہتا ہے کہ میں بات کا ارادہ کرتا ہوں وہ میرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے(نعوذباللہ) (حقیقت الوحی ۱۰۵)

مرزا قادیانی کی ٹھیک وہی شان' وہی نام' وہی مرتبہ ہے جو آنحضرت کا تھا(نعوذباللہ)(اخبار الفضل ۱۶ ستمبر قادیانی مذہب ۲۷۵)

دجال ثانی کہتا ہے کہ چودھویں صدی کے تمام انسانوں کے لئے نبی اور رسول مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ (نعوذباللہ) (تذکرہ صفحہ ۳۶۰)

دجال ثانی کہتا ہے کہ آسمان وزمین اور تمام کائنات کو صرف اور صرف مرزا قادیانی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے(نعوذباللہ) (حقیقت الوحی صفحہ ۹۹)

دجال ثانی کہتا ہے کہ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد سے بھی بڑھ سکتا ہے۔(نعوذباللہ) (ڈائری مرزا محمود ابن مرزا قادیانی اخبار الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

دجال ثانی کہتا ہے کہ (یہ ثابت شدہ امر ہے کہ) مسیح موعود اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا اور وہی نبی تھا جس کو نبی کریم نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں یاایھا النبی کے الفاظ سے مخاطب کیا۔(نعوذباللہ) (کلمۃ الفضل صفحہ ۱۱۴ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

کہتا ہے کہ میرے معجزے حضور سے زیادہ ہے(نعوذباللہ)

آنحضرت کے معجزات تین ہزار ہے(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۳)

میرے معجزے تین لاکھ سے زیادہ ہیں(نعوذباللہ) حقیقت الوحی صفحہ ۶۷

بلکہ میرے معجزے دس لاکھ ہیں(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۱)

کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے دو الہام غلط نکلے (نعوذ باللہ)

حضرت رسول خدا ﷺ کے دو الہام دو وحی غلط نکلے (نعوذ باللہ) (ازالہ اوہام صفحہ ۶۸۸-۶۸۹)

کہتا ہے کہ خدا نے مجھے مثل آدم صفی اللہ مثل نوح مثل یوسف مثل داؤد مثل موسیٰ مثل ابراہیم کہا احمد کے نام سے بار بار پکارا (نعوذ باللہ) (ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۳)

کہتا ہے کہ آدم نامکمل تھے (نعوذ باللہ) (____ صفحہ ۱۳۵)

کہتا ہے کہ میں حضرت یوسف سے بڑھ کر ہوں (نعوذ باللہ)

اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیل یوسف سے بڑھ کر ہے یہ عاجز قید سے دعا کر کے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔ (نعوذ باللہ) (براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۸۳-۸۴)

کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی دادیاں اور نانیاں زنا کار تھیں (نعوذ باللہ)

تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا یعنی عیسیٰ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (نعوذ باللہ) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب یہ تھا کہ عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (نعوذ باللہ) (کشتی نوح صفحہ ۷۸)

خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح (حضرت عیسیٰ) سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے اور اس کا نام غلام احمد رکھا۔ (نعوذ باللہ) (دافع البلا صفحہ ۲۰)

آپ کے (حضرت عیسیٰ) کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے کچھ بھی نہیں تھا (انجام آتھم صفحہ ۲۷۶)

کہتا ہے کہ عیسیٰ حضرت عیسیٰ کو گالی دینے بدزبانی کرنے اور جھوٹ بولنے کی عادت تھی اور چور بھی تھے (نعوذ باللہ) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵-۶)

کہتا ہے کہ یسوع اس لئے اپنے ____ نیک نہیں کر سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی اور خراب چلن ہے نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب نوشی کا ایک نتیجہ ہیں۔ (نعوذ باللہ) (____ حاشیہ صفحہ ۲۷)

کہتا ہے کہ مسیح (حضرت عیسیٰ) ایک لڑکی پر عاشق تھا جب استاد کے سامنے اس کے حسن و جمال کا تذکرہ کرنے لگا تو استاد نے اسے عاق کر دیا۔ (نعوذ باللہ) (اشتہار الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء)

کہتا ہے کہ (حضرت عیسیٰ) نے ایک کنجری کو بغل میں لے لیا۔(نعوذ باللہ) (نورالقرآن صفحہ ۳۶ تا ۴۹)

عیسائیوں نے یسوع (حضرت عیسیٰ) کے بہت معجزے لکھے ہیں مگر حق کی بات یہ ہے کہ کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔(نعوذ باللہ) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶)

کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو یہ کونسی خصوصیت ہے برسات میں ہزارہا کیڑے بغیر ماں باپ کے پیدا ہوتے ہیں۔(نعوذ باللہ) (براہین احمدیہ صفحہ ۳۹)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میرے مخالف مشرک اور جہنمی ہے (نعوذ باللہ) (نزول مسیح صفحہ ۴ تذکرہ ۲۲۷)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جو مرزا کو نہیں مانتا وہ کافر ہے (نعوذ باللہ) (آئینہ صداقت صفحہ ۳۵)

ثانی مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جو مرزا کو نہیں مانتا وہ ابوجہل کی پارٹی ہے (نعوذ باللہ) (اخبار الفضل ۳ جنوری ۱۹۵۲ء)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جو قادیانی نہ ہو اسے امام نہ بناؤ (نعوذ باللہ) (انوار خلافت صفحہ ۹۰)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جو قادیانی نہ ہو اُس کا جنازہ نہ پڑھا جائے (نعوذ باللہ) (انوار خلافت صفحہ ۹۳)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ غیر احمدیوں سے عیسائیوں جیسا سلوک کرو (نعوذ باللہ) (کلمۃ الفضل صفحہ ۱۶۹)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جو قادیانی نہ ہو اس سے نکاح نہیں ہوتا اور جو غیر احمدیوں کو لڑکی دے اُس کا جنازہ نہیں ہوتا (نعوذ باللہ) (فتویٰ احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۷)

مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ

مرزائیوں کا عجب معاملہ ہے کہ وہ ایک طرف مسلمانوں سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں اپنا حصہ سمجھا جائے' انہیں برابر کے حقوق ملیں اور مسلمان معاشرتی زندگی میں ان سے مل جل کر رہیں۔اس کو آپ حقیقت کا نام دیں گے یا منافقت کا کہ ان کی یہ جملہ خواہش اور جملہ تقاضے ان کے گرو اوران پسماندگان کی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

مرزائی دنیا کی تحریرات میں شادی بیاہ سے لے کر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں بائیکاٹ اور ----کی تعلیم ہے اور اس پر بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں حتیٰ کہ ان کے معصوم بچوں کا جنازہ تک نہ پڑھیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے سلسلہ کے تمام لوازم اور مناسبات کو دیکھتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کرنے میں

کوئی وقت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے پیروؤں کو تمام مسلمانوں سے الگ امت بنانے میں کس درجہ ساعی وکوشاں ہیں۔

سوال یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی اور اس کے ''خلفا'' کی تعلیمات یہ ہیں تو پھر وہ مسلمانوں سے باہمی روابط کا کیوں مطالبہ اور تقاضا کرتے ہیں۔

ان دوغلے اور منافقانہ رول کا اندازہ کرنے کے لئے درج ذیل تحریرات سب سے بڑا ثبوت ہیں۔ حسب ذیل تصریحات ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ مسلمانوں سے تعلقات حرام

''ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک جائز رکھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں' ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا' ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا' اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کرسکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہیں' ایک دینی' دوسرے دنیوی' دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ وناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار کر دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں ۔۔۔ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود تک کا سلام کا جواب دیا ہے۔'' (کلمۃ الفصل ۱۶۹' ۱۷۰ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

۲۔ مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام

''خدا نے مجھے عطا دی ہے' تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم سے ہو'' (تذکرہ مجموعہ الہامات میں ۱۰۲ طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

۳۔ غیروں کے پیچھے نماز

''کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے مرید نہیں' ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے۔ حضرت نے فرمایا'' جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کرکے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے

قائم کیا ہے رد کر دیا ہے اور اس قدر رنتا نوں کی پروا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں اس سے لاپرواہ تے ہیں ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین (المائدہ:۲۸) خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں" (ملفوظات احمدیہ جلد اول ص ۴۴۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

۴۔ غیروں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت

"صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور رو ٹھنا تو خدا کے لئے ہے۔ تم اگر ان میں ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی

ہے۔" (ملفوظات احمدیہ جلد اول ص ۱۵۲۵ز مرزا غلام احمد قادیانی)

۵۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں احمدی لڑکیوں کا رشتہ نہ دینے کے متعلق احکامات

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس سال میں خدا سے علم پاکر جماعت کی تنظیم و تربیت کے متعلق دو مزید احکامات جاری فرمائے یعنی اول تو آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ آئندہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کی امامت میں نہ نماز ادا کرے بلکہ صرف احمدی امام کی اقتداء میں نماز ادا کی جائے۔ یہ حکم ابتداء ۱۸۹۸ء میں زبانی طور پر جاری ہوا تھا مگر بعد میں ۱۹۰۰ء میں تحریری طور پر اس کا اعلان کیا گیا۔ آپ کا یہ فرمان خوشدائی منشا کے تحت تھا اس حکمت پر مبنی تھا کہ جب غیر احمدی مسلمانوں نے آپ کے دعویٰ کو رد کر کے اور آپ کو جھوٹا اور مفتری قرار دے کر اس خدائی سلسلہ کی مخالفت پر کمر باندھی ہے جو خدا نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے جاری کیا ہے اور جس سے دنیا میں اسلام اور روحانی صداقت کی زندگی وابستہ ہے تو اب وہ اس بات کے مستحق نہیں رہے کہ کوئی شخص جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لاتا ہے وہ آپ کے منکر کی امامت میں نماز ادا کرے۔ نماز ایک اعلیٰ درجہ کی روحانی عبادت ہے اور اس کا امام گویا خدا کے دربار میں اپنے مقتدیوں کا لیڈر اور زعیم ہوتا

ہے۔پس جو شخص خدا کے مامور کو رد کر کے اس کے غضب کا مورد بنتا ہے۔وہ ان لوگوں کا پیش رو نہیں ہو سکتا جو اس کے مامور کو مان کر اس کی رحمت کے ہاتھ کو قبول کرتے ہیں۔اس میں کسی کے برا ماننے کی بات نہیں بلکہ یہ سلسلہ احمدیہ ہے کہ قیام کا ایک طبعی اور قدرتی نتیجہ تھا جو جلد یا بدیر ضرور ظاہر ہونا تھا۔چنانچہ حدیث میں بھی اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا تو اس کا متبعین کا امام انہی میں سے ہوا کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

''یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے' تمہارے پر حرام قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تمہیں میں سے ہو۔اسی کی طرف حدیث بخاری کا ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہو گا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا''

دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے لئے جاری فرمائی وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمد مسلمانوں کی نماز مشترک تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے۔اسی طرح باہمی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی یعنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی تھیں مگر ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود نے اس کی بھی ممانعت فرمادی اور آئندہ کے لئے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ بیاہی جائے۔یہ اس حکم کی ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ طبعاً اور قانوناً ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہو سکتا ہے کہ مرد عورت کے دین کو خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور خواہ اس میں کامیابی نہ ہو لیکن بہر حال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔علاوہ ازیں چونکہ اولاد عموماً باپ کی تابع ہوتی ہے اس لئے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ معنی بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔اس قسم کی وجوہات کی بنا پر آپ نے آئندہ کے لئے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گو حسب ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جا سکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جائے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔''(سلسلہ احمدیہ ص ۸۳،۸۵ از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

۶۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ (انوار خلافت ص ۹۰ از مرزا بشیر الدین محمود)

۷۔ مرزا نے اپنے مسلمان بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا

''آپ (مرزا قادیانی) کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا' جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی۔ بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آ گیا جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے اس طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔'' (انوار خلافت ص ۹۱ از مرزا بشیر الدین محمود)

مرزا قادیانی کا بیٹا فضل احمد سمجھتا تھا کہ اس کے والد نے نبوت کا دعویٰ کر کے امت مسلمہ سے غداری کی ہے۔ اس لئے اس نے اپنے باپ کے ''دعویٰ نبوت'' کو کبھی تسلیم نہیں کیا جس کی بناء پر مرزا قادیانی نے اپنے فرمانبردار بیٹے کا نماز جنازہ نہ پڑھا کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو غیر مسلم سمجھتا تھا۔

۸۔ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا

''ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔'' (انوار خلافت ص ۹۳' ۹۴ از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

آخر میں قادیانیوں کو دعوت اسلام

کسی شخص کے مسلمان ہونے کے لئے جس قدر باتوں کو ماننا ضروری ہے وہ سب امور قرآن پاک نے

بیان کر دیے ہیں اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کی بعثت بھی ہوتی تو قرآن میں اس کا بھی ذکر ہوتا اور جب قرآن پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کی بعثت کا ذکر نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ آخر میں جن چیزوں کے ماننے سے صحابہ کرام اور خیر القرون کے اخیار مومن ہو گئے ان چیزوں کا ماننا آج کیسے ناکافی ہو گیا کیا ان کا اسلام اور تھا اور اب کوئی اور اسلام ہے؟ اگر ہم قرآن کو ناقص اور اسلام کو نا تمام دین نہیں مانتے تو ہمیں ماننا ہوگا کہ قرآن کریم نے جن چیزوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے ان کے سوا کسی اور پر ایمان لانا جائز نہیں ہوگا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت چونکہ قرآن کا ماموربہ نہیں ہے اس لئے ان کو نبی ماننا قرآن' ایمان اور اسلام سب کے خلاف ہے۔ یاد رکھئے نبی غیر نبی سے افضل ہوتا ہے اگر مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہوتا تو صحابہ کرام سے افضل ہوتا کیونکہ وہ نبی نہ تھے اور قرآن بتلاتا ہے کہ صحابہ کرام کے بعد آنے والے لوگ ان سے افضل تو کجا کہ برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ فرمایا!

لایستوی منکم من انفق	جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے صدقہ دیا
من ابل الفتح وقاتل اولئك	اور قتال کیا تم لوگ ان کے برابر نہیں
اعلم (دیجہ الحدید: ۱۰)	ہو سکتے ان کے درجات بہت بلند ہیں۔

عموماً نبی کی اولاد نبی ہوتی ہے لیکن چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کو ختم کرنا تھا اس لئے اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادگان کو زندگی نہیں دی بلکہ انہیں بچپن میں فوت کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی وفات پر صدمہ ہوا کفار نے آپ کو لاولد اور ابتر کے طعنے دیئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر کر دیا کہ یہ سب کچھ برداشت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ختم نبوت کے فیصلے میں تبدیلی گوارہ نہیں ہو سکتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اور آپ سے براہ راست فیض لینے والے صحابہ کرام جب نبی نہیں ہو سکتے تو وہ شخص کیسے نبی ہو سکتا ہے جو آپ سے چودہ سو سال دوری کی نسبت رکھتا ہے جس کے نہ ایمان کی ضمانت ہے نہ اخلاق کی گارنٹی۔ اگر قادیانی حضرات نے واقعی ایک نئی اور الگ ملت کی بنیاد نہیں ڈالی ہے تو انہیں چاہئے کہ وہ اس دین اور ملت کی طرف لوٹ جائیں۔ جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر آئے ہیں۔ جس دین میں حضور اکرم نور مجسم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کی بعثت کا تصور نہیں ہے۔ ایک ایسے شخص کی خاطر جس کا کلام متناقض اور متضاد جس کی ہر پیش گوئی غلط اور جھوٹی' جس کی زندگی کفار کی چاپلوسی' بزدلی اور جھوٹ کا مرقع

اور جس کی باتیں جوامع الکلم اور پیش گوئی حق وصداقت' جس کی زندگی افتخار رسل اور جس کا وصال اللہ کے اشتیاق سے عبادت ہے۔ہم انتہائی درد کے ساتھ قادیانی حضرات سے یہ کہتے ہیں کہ ایمان ایک قیمتی دولت ہے اس دولت کو اس شخص پر لٹا کر ضائع نہ کریں جس کی نبوت تو کجا ایمان بھی ثابت نہیں ہے۔ آؤ جعلی اور وضعی نبوت کو چھوڑ کر صرف اس کی نبوت پر قناعت کر لو جس کی نبوت ہر قسم کے شک وشبہ سے بالا دلائل سے مبرہن اور آئندہ بعثت کے ختم ہونے کی علامت ہے۔وہ نبی جو کوثر کا مالک لواء کا حامل اور انبیاء کا خاتم ہے اسے چھوڑ کر کسی کذاب مفتری اور کفر رسیدہ شخص کو نبی مان لینا ہرگز نجات کا راستہ نہیں ہے پس اے راہ نوردان شوق! اگر تم واقعی حق کی تلاش رکھتے ہو تو آؤ قادیان کو چھوڑ کر مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ آؤ۔

معزز قارئین کرام: اللہ رب تبارک وتعالیٰ کا بڑا لطف واحسان ہے اور حضور ختم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نظر عنایت کہ مجھ جیسے حقیر انسان نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر قلم اُٹھایا اور جو حق جانا وہ تحریر کیا اب فیصلہ آپ کو فرمانا ہے کہ میں اس کاوش میں کس حد تک کامیاب رہا ہوں۔اللہ رب العزت میری اس کاوش کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں قبول فرما کر مجھے دنیا وآخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے اور آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔آمین یارب العلمین

﴿مصادر و مراجع﴾

۱۔ القرآن الکریم + کتب تفاسیر (البحر المحیط، فتح القدیر، ضیاء القرآن، تفہیم القرآن، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر ابن کثیر، تبیان القرآن، تفسیر القرطبی، تفسیر مظہری)

۲۔ کتب احادیث نبویہ۔ (بخاری، مسلم، ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، مسند احمد، کنز العمال)

۳۔ فتح الباری، عمدۃ القاری ۴۔ زرقانی جلد ۵ ۵۔ تحریک ختم نبوت

۶۔ احکام شریعت ۷۔ فتاویٰ عالمگیری ۸۔ فتاویٰ رضویہ

۹۔ ضیائے حرم دسمبر ۷۴ء ۱۰۔ دین مصطفےٰ ۱۱۔ الصارم المسلول

۱۲۔ خاتم النبیین ۱۳۔ المفردات فی غرائب القرآن

۱۴۔ لسان العرب ۱۵۔ کتاب الشفاء

۱۶۔ سیف چشتیائی ۱۷۔ ختم نبوت کے تقاضے



۱۸۔ اسلام اور قادیانیت ۱۹۔ عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت

۲۰۔ روزنامہ نوائے وقت ۱۰ جولائی ۱۹۹۰ء پندرہ روزہ لاہور ۲۳ جون ۱۹۹۰ء

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆